10/- 327

ادبی و فلمی دنیا کا سب سے زیادہ کثیر الاشاعت ماہنامہ جسے لاکھوں آدمی ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں

نمبر — ۱۲	فہرست مضامین دسمبر ۱۹۵۲	سال — ۱۴

شمع

دہلی

صفحہ	صاحب مضمون	مضمون
۹	یوسف دہلوی	راز و نیاز
۱۱	خبر نگار	فلمی اخبار
۱۵	عکس نگار	ستاروں کی تنہائیاں
۱۹	نمائندہ خصوصی	طلعت محمود کی خفیہ شادی
۲۳	تک جھانک	پردے کے پیچھے
۲۷	پرانے	بازگشت
۳۱	بشیر بدر	میرے گاہک
۳۳	اقبال مجید	چھاگل
۳۹	جلال ملیح آبادی	ترکِ الفت
۳۹	اخگر مشتاق	فکر و فن
۴۱	فاروق احمد	غلطی
۴۵	صہبا بانو بیگم	موجِ صہبا
۴۵	درد اندوری	کیا گذری
۴۷	کرشن گوپال عابد	جلن
۵۲	راز آوارہ	بیانِ آرزو
۵۳	ساغر جعفری	حدیثِ شوق
۵۵	یوسف ستان	محبت
۶۱	گوہر کریمی	گوہر پارے
۶۱	عشرت قادری	نیند آئی
۶۳	یوسف دہلوی	بزمِ شمع
۷۹	نیوز ایڈیٹر شمع	پرچھائیاں
۸۳	یونس دہلوی	کسوٹی
۸۴	ادریس دہلوی	مختصر فلمی تبصرے
۸۷	ایڈیٹر معمہ	شمع معمے

قیمت سالانہ

[illegible]

فی کاپی

10/-

صفحات ۱ تا ۱۲، ۱۵ تا ۱۷، ۱۹، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۷۹ اور ۸۷ پر شائع ہونے والی تصاویر شمع کے اپنے فوٹوگرافروں کی کھینچی ہوئی ہیں اور ان کا حق اشاعت محفوظ ہے نیز شمع میں شائع ہونے والے کسی بھی مواد کو کہیں اور چھاپنے کے لئے باقاعدہ تحریری اجازت لینی ضروری ہے

شمع میں شائع ہونے والے تمام ادبی یا نیم ادبی مواد میں نام مقام واقعات اور ادارے قطعی فرضی ہوتے ہیں اور حقیقی افراد مقامات واقعات یا اداروں سے ان کی کوئی مطابقت محض اتفاقیہ ہے جس کے لئے ایڈیٹر پبلشر یا مصنف پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی

مدیر

یوسف دہلوی

مدیر معاون

یونس دہلوی

Nizami Book Agency
IV-F 14/5, Nazimabad, Karachi

کیا سر میں خشکی کا ہونا
اتنا خطرناک ہے؟

نئی اسٹانڈرڈ انسائیکلوپیڈیا کے مطابق خشکی کھوپڑی کا ایک متعدی مرض ہے جس سے شفایابی بہت مشکل ہے اور جس کا نتیجہ گنجاپن ہوتا ہے۔

لیکن اس کو روکا جاسکتا ہے اگر

رجسٹرڈ Godrej
گودریج ہیئر ٹانک

کو متواتر استعمال کیا جائے کیونکہ اس کے اجزاء میں "جی-۱۱" شامل ہے جو جراثیم کشی میں مشہور عالم ہے اور امریکہ اور یورپ میں یہ بہت کامیاب رہا ہے کھوپڑی کے لئے بالکل بے ضرر ہے ٹھنڈا اور تازگی بخش ہے۔

ہندوستان میں اپنی قسم کا واحد ہیئر ٹانک ہے

گودریج سوپس لمیٹڈ

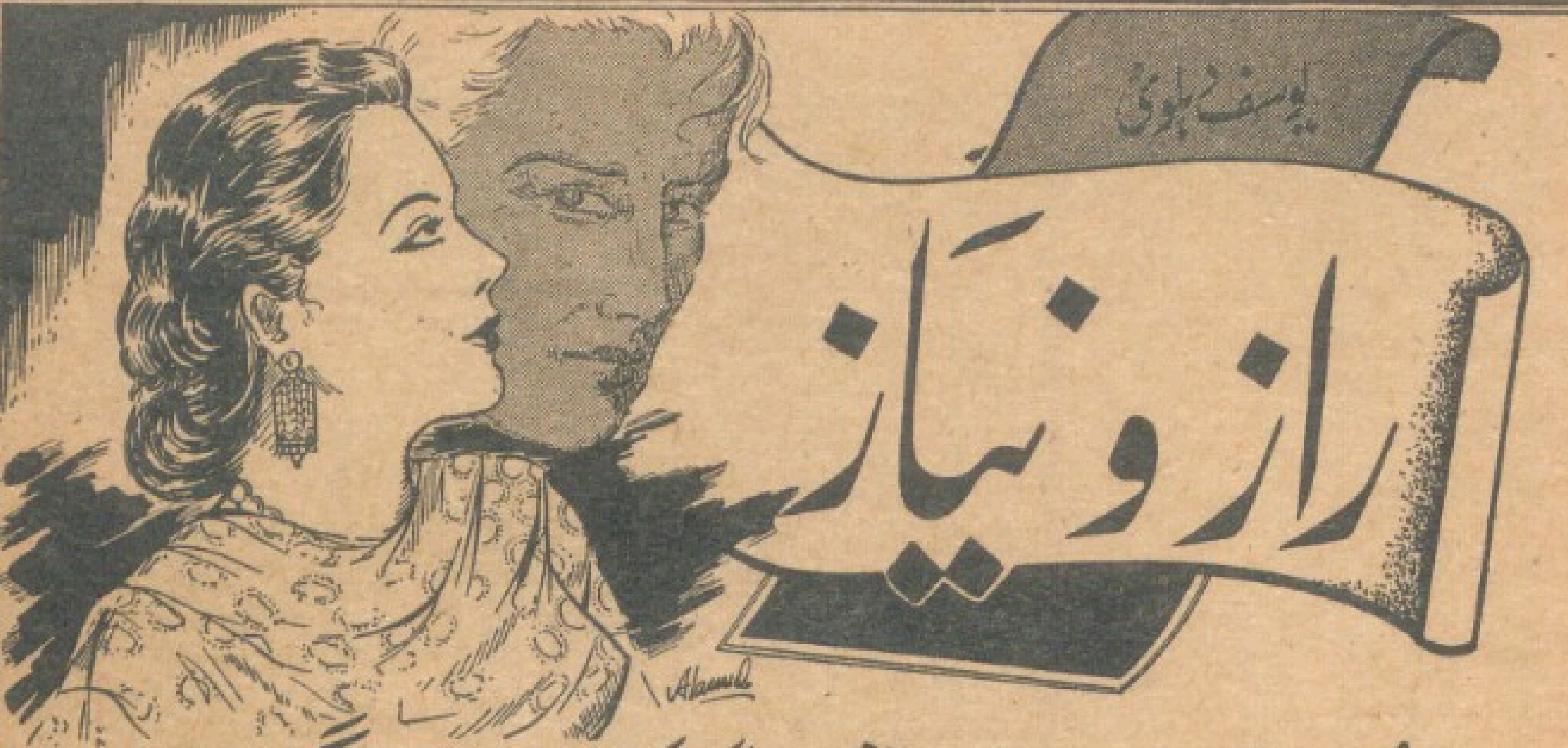

حکومتِ پاکستان اب ہندوستانی فلمیں منگانے کی اجازت نہیں دے گی

پاکستانی عوام اب صرف پاکستانی فلمیں دیکھ سکیں گے: بین المملکتی تہذیبی اتحاد کا خاتمہ

اگر کوئی ملک اپنی صنعت کو فروغ دینے کے لئے غیر ملکی مال پر پابندیاں لگاتا ہے تو اس ملک کا یہ اقدام ہر لحاظ سے قابلِ قدر ہے اور کوئی بھی ہوشمند اس کی مخالفت نہیں کر سکتا —— ہندوستان اور پاکستان کی تقسیم عمل میں آنے کے بعد ان ممالک کی فلم انڈسٹری کی کیفیت بالکل جداگانہ ہے حالانکہ تقسیم کے قبل دونوں ملکوں میں بمبئی اور لاہور دو بڑے فلمی مرکز سمجھے جاتے تھے۔ اب جبکہ اکثر فنکار لاہور سے بمبئی چلے آئے ہیں اور بمبئی کے بعض فنکار لاہور پہنچ گئے ہیں۔ تو بادی النظر میں یہ تبدیلی کوئی بڑی تبدیلی معلوم نہیں دیتی مگر حقیقت ہے کہ تقسیم کے بعد بمبئی کی فلمی صنعت پہلے سے بہت چمک گئی ہے اور لاہور کی مارکیٹ قریب قریب ٹھنڈی ہو چکی ہے پاکستان میں اچھی فلمیں تیار نہ ہونے پر ابھی گذشتہ تین چار ماہ کی بات ہے کہ پاکستان کے بعض چوٹی کے فلمساز، ڈائرکٹر اور تقسیم کار ہندوستان تشریف لائے اور یہاں کے فلمی اراکین سے مشاورت کے بعد ان لوگوں نے حکومتِ ہند کو ایک اور چھ فلموں کی آمد و درآمد پر رضامند کر لیا تھا چنانچہ جیسا کہ ہم کسی گذشتہ شمارے میں لکھ چکے ہیں ہمارا اور دوسرے فلمی بہی خواہوں کا خیال تھا کہ حکومت پاکستان بھی اپنے فلمی وفد کے فیصلہ کا احترام کرے گی۔ اور وہ فلموں کی آمد و درآمد کا یہ تناسب قبول کرے گی۔ کیونکہ اس معقول تصفیہ کے رد کئے جانے کے امکانات بہت کم تھے —— مگر ایک تازہ اطلاع سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت پاکستان نے ہندوستانی فلموں کی درآمد کے جھگڑے کو بالکل ہی ختم کر دیا ہے اور اس نے ہندوستانی فلموں کے داخلہ کو مغربی پاکستان میں آئندہ کے لئے بند کر دیا ہے۔ مغربی پاکستان میں لاہور فلموں کا اہم کاروباری مرکز ہے مشرقی پاکستان کو چھوڑ کر جہاں ابھی یہ پابندی عائد نہیں ہے، یہ کہنا پڑے گا کہ اس قانون کے نافذ ہونے کے بعد کراچی میں بھی ہندوستانی فلمیں پیش نہیں ہوں گی۔ پاکستان کے سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ حکومت نے یہ فیصلہ فلمی مشاورتی کمیٹی کی سفارشات پر کیا ہے جس کا خیال ہے کہ اس پابندی کے بعد پاکستانی صنعت کی ترقی کے امکانات پیدا ہو جائیں گے گویا پاکستان کی فلمی صنعت کی موجودہ ناکامی کی بڑی وجہ بھارتی فلمیں ہیں جنھیں پاکستانی شوق سے دیکھتے ہیں، اور پاکستان کی فلمیں وہ کامیابی حاصل نہیں کر پاتیں نیز کمیٹی مذکور کے بعض اراکین کا یہ کہنا ہے کہ بھارتی فلموں کی بندش کے بعد پاکستانی سرمایہ دار جو اب اس صنعت میں روپیہ لگانے سے ہچکچاتے ہیں، صنعتِ مذکور کے لئے جب اتنے امکانات دیکھیں گے تو لامحالہ تجوریوں سے رقمیں نکالیں گے —— پاکستان کی فلمی مشاورتی کمیٹی کے اراکین کی یہ قیاس آرائیاں ممکن ہے کسی وقت حرف بحرف ثابت ہوں، یہ امر واقعہ ہے کہ پاکستان کی موجودہ فلمی پوزیشن ہرگز اس پابندی کی متحمل نہیں ہو سکے گی۔ کیونکہ حکومت پاکستان کا یہ فیصلہ ابھی کاغذات تک محدود ہے کہ پاکستان کے بعض فلمی حلقے ابھی سے حکومت کو یہ قانون واپس لینے پر زور ڈال رہے ہیں اور اسے فلمی اداروں کے لئے "تباہی" اور "بربادی" کے نام سے منسوب کر رہے ہیں۔

ہندوستانی فلمیں اس وقت پاکستانیوں کی تفریح کا واحد ذریعہ ہیں اگر ان کی نمائش وہاں روک دی گئی تو یہ فلمی مشاورتی کمیٹی کے اراکین کا وہاں کے عوام کے

نام نہاد ہندوستانی فلمی وفد کے ممبران نیویارک میں اقوام متحدہ کی ۳۹ منزلہ عمارت میں اس عمارت کا ماڈل دیکھ رہے ہیں۔ دائیں سے بائیں: آر اچر بجی، پریم ناتھ، بینا لائے، کے ایم مودی، گوہر، مسز ایلین مودی، جان میکارتھی، چندولال شاہ، سوریہ کماری، اروندھتی مکرجی اور نرگس (فوٹو برائے شمع: پیش کردہ دفاتر اقوام متحدہ)

ساتھ کتنا بڑا ظلم ہوگا؟ پاکستان کے فلمی بہی خواہوں اور مشاورتی کمیٹی کے اراکین کو چاہئے تو یہ تھا کہ پاکستانی صنعت فلم سازی کی موجودہ بیماری کی صحیح تشخیص کرتے اور مناسب دوا ڈھونڈتے۔ وہ جب اس سوجھ بوجھ کا ثبوت بہم نہیں پہنچا سکے تو انہوں نے ہندوستانی فلموں کو دھر لیا ـــــ حالانکہ پاکستان کی فلمی صنعت کو زندہ کرنے کے لئے ضرورت تھی کہ وہ پہلے حسب ذیل تجاویز پر عمل کرتے:

(۱) ہر کس و ناکس کے ہاتھوں فلمسازی کے ذریعے ملک کا سرمایہ برباد کرنے کی بجائے چند چوٹی کے ماہرین کے ہاتھوں یہ کام سونپا جاتا

(۲) بہترین فن کار اور صنعت کار مہیا کئے جاتے۔

(۳) حکومت اچھے فلم ساز اداروں کو خاطر خواہ سہولتیں اور امداد بہم پہنچاتی۔

ہم تفصیلات میں نہیں پڑتے ہمارا دعویٰ ہے کہ ان چند بڑے نکات پر آج بھی عمل کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ پاکستان میں اچھی فلمیں تیار نہ ہوں اور جب وہاں معیاری فلمیں بننے لگیں گی تو سرمایہ دار بھی اس میں خود بخود سرمایہ لگانے پر آمادہ ہو جائیں گے اور جب معیاری پاکستانی فلموں میں اضافہ ہوگا تو غیر ملکی فلموں کے لئے میدان آپ تنگ ہو جائے گا ایسے موقع پر اگر پاکستانی حکام ایسا قانون نافذ کریں تو یہ ملکی ترقی کا باعث ہوگا، ورنہ موجودہ صورت حالات میں تو اس سے پاکستان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا اور نہ عوام کے ذوق کی تکمیل ہی ہو سکے گی کیونکہ "شمع" ایسے نپے تلے فلمی جرائد کے باقاعدہ مطالعہ سے عوام کا فلمی ذوق کافی بلند ہو چکا ہے اور گھٹیا اور ادنے درجے کی فلمیں وہاں کسی دااموں بھی نہیں کھپ سکیں گی یہ حقیقت ہے کہ آج مشاورتی کمیٹی جس علاج پر تکیہ کرنا چاہتی ہے وہ موجودہ حالات میں اس کے لئے کسی صورت بھی سودمند ثابت نہیں ہوگا۔ بہتر ہے کہ وہ اپنے فیصلہ پر جلد از جلد نظر ثانی کرے۔

بلند ارادے

خدا کے فضل و کرم سے شمع کا ہر قدم کامیابی کی طرف بڑھ رہا ہے، اور ہر شمارہ پہلے سے زیادہ مقبول ہو رہا ہے، پھر بھی ہم پروانوں کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے اور شمع کو بہترین بین الاقوامی رسائل کی صف میں جگہ دینے کے لئے ترقی کی نئی تجاویز بنا رہے ہیں۔ نئے سال یعنی جنوری ۱۹۵۳ کے شمارے سے آپ کا شمع ایک نئی طرز اور ایک نئے حسن کے ساتھ پیش کیا جائے گا اس کے لئے منتظر رہئے جنوری سے شمع میں آپ اپنے دل پسند فلمی ستاروں کی پہلے سے بھی زیادہ تصاویر پائیں گے، جس کے لئے شمع نے بمبئی میں مزید فوٹو گرافر مقرر کئے ہیں فلمی دنیا کے حالات بے نقاب کرنے میں کوئی بھی اخبار شمع کا مقابلہ نہیں کر سکتا، پھر بھی ہم اپنے بمبئی کے خبر نگاروں کی پہلے ہی بہت بڑی تعداد میں اضافہ کر رہے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ فلمی لوگوں کی کرتوت سے آپ کو روشناس کرا سکیں۔ افسانوں اور نظموں کو بھی نئے ڈھنگ سے پیش کیا جائے گا اور شمع معمے تو ہر ماہ انعام میں اضافہ کرتے ہی ہیں جنوری میں پیش کئے جانے والے شمع معمہ نمبر ۲۱ میں پچاس ہزار روپے پیش کئے جائیں گے اور پہلے انعام میں ایک موٹر حاصل کرنے کا موقع بھی آپ کو دیا جائے گا۔

ہمیں افسوس ہے کہ چند غیر معمولی حالات کے پیش نظر شمع کا جشن صد ہزاری جو نومبر ۱۹۵۲ میں منانا تھا، ملتوی کیا جا رہا ہے۔ ہماری کوشش تھی کہ کسی ذریعے سے دہلی سے باہر کے پروانوں کو بھی اس جشن میں شرکت کے لئے بلا سکیں، مگر یہ انتظام ممکن نہ ہو سکا اور ہمیں یہ جشن کچھ عرصے کے لئے ملتوی کر دینا پڑا جس کیلئے ہم پروانوں سے معذرت خواہ ہیں

شیام کی بیوہ تاجی اپنے مرحوم شوہر کو بھول کر گناہ کی زندگی بسر کرنے لگی

آصف، سریش، چیتن آنند اور دیگر کئی لوگ رومانی شکنجے میں

چیمبور سے میرین ڈرائیو پر رہائش منتقل کرنے کا پس منظر

ہر قیمت پر سٹار بننے کے لئے تاجی کے شرمناک ہتھکنڈے

ےسے بیچ ہن رن سعار س لڑائی پڑی "

(شمع کے اپنے نمائندے سے)

بمبئی:

کا بھائی اداکار انور حسین پولیس کے نرغے میں پھنس گیا، اور جب بڑے بھائی اختر

س کی امداد کے لئے نرگس کو موقعہ پر پہنچ کر انور حسین کی مدد کرنی پڑی جس کے

(شمع کے اپنے نمائندے سے)

بمبئی:

فلمی احباب کو یہ عام شکایت رہی ہے کہ وہ مرحوم فلمی فنکاروں کی یاد کو اس حد تک اپنے دل سے مٹا دیتے ہیں کہ ان کی یاد میں منعقد کئے گئے جلسوں میں شرکت کو بھی اپنی شان کے خلاف سمجھنے لگتے ہیں۔ چندر موہن، کے۔ ایل۔ سہگل، شیام اور دیگر مرحوم فنکاروں کی برسی منانے کے لئے جتنے بھی جلسوں کا انعقاد کیا گیا ہے، ان میں بہت ہی کم فلمسٹاروں کی شمولیت، اس بات کا واضح ثبوت ہے ——— یہ صورت حالات یقیناً افسوسناک بھی ہے اور فلمسٹاروں کی بے رخی اور کم عقلی کی مظہر بھی! لیکن اس سے کہیں زیادہ بے حیائی اس طرف کا مظاہرہ اس وقت ہوتا ہے جب کسی مرحوم فلمسٹار کی بیوہ اپنے خاوند کو بالکل بھلا دے اور اس کی حسین یاد کے سہارے زندگی بسر کرنے کی بجائے گناہ کی زندگی بسر کرنے لگے۔ شیام کی بیوہ تاجی میرین ڈرائیو کے ایک فلیٹ میں آج کل جس قسم کی شرمناک زندگی گذار رہی ہے، اس سے یہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ شیام اس کے دل و دماغ سے حرف غلط کی طرح مٹ چکا ہے ——— اور وہ اپنی بوڑھی جوانی کی امداد سے، ہر قیمت پر سٹار بننے کے لئے طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کر رہی ہے۔ پتہ چلا ہے کہ پروڈیوسر کے آصف، اداکار سریش، پروڈیوسر ڈائرکٹر چیتن آنند، صادق پروڈکشنز کے پروڈکشن انچارج پیسی بلیموریا اور دیگر کئی لوگ تاجی کے رومانی شکنجے میں پھنس چکے ہیں۔ ایک عینی شاہد کے بیان کے مطابق، تاجی کو مغل اعظم میں رول دینے کے بعد، ڈائرکٹر کے آصف کو تاجی کے فلیٹ اور موہن سٹوڈیوز (جہاں مغل اعظم کی شوٹنگ ہو رہی ہے) میں تنہائی کے وقت اس سے پیمان وفا پر اپنے ہونٹوں کی مہر ثبت کرتا ہوا بھی دیکھا گیا ہے۔

(بائیں حصے میں سطروں کے آخر:) لڑکے ایک سائیکل پر بیٹھے ہوئے دادر مین روڈ سے گذر رہے تھے، حالاں کہ ایک ۔۔۔ اب تک ۔۔۔ کے سپاہی نے ان دونوں کو پکڑ لیا اور ان کو پولیس سٹیشن لے جانے کی کوشش ۔۔۔ اور اس نے پولیس کے سپاہی کو سٹوڈیو کے اندر گھسیٹ کر مارنا پیٹنا

بتایا گیا ہے کہ پروڈیوسر ڈائرکٹر چیتن آنند بھی اپنے آئندہ فلم میں رول دینے کا وعدہ دے کر تاجی سے گھڑی دو گھڑی کے لئے دل بہلا چکا ہے۔ اداکار سریش تاجی کے نئے شکاروں میں سے ایک ہے کیونکہ کہا جاتا ہے کہ پیسی بلیموریا نے تاجی سے اپنے تعلقات کو میرین ڈرائیو کی سیر اور ضروری اشیا کی خرید تک ہی محدود رکھا جسے تاجی نے کبھی پسند نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنے دل بہلاوے کے لئے نوجوان اور مضبوط جسم رکھنے والے سریش کو منتخب کیا۔ باخبر اصحاب کا کہنا ہے کہ اس نے سٹار بننے کے لئے سب سے پہلے ثریا کی امداد چاہی مگر کچھ ہی دنوں بعد کئی رومانی فلموں کی ہیروئن وجے لکشمی نے اپنی مثال دیتے ہوئے اسے سمجھایا کہ سٹار بننے کے لئے کچھ نہ کچھ "قربانی" کی ضرورت ہوتی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ تاجی نے فی الفور وجے لکشمی کی نصیحت پر "عمل" کرنے کا فیصلہ کیا لیکن چیمبور میں شیام مرحوم کے ذاتی بنگلے کے سامنے شیام کے لنگوٹیے دوست اداکار اوم پرکاش کا بنگلہ تھا اور وہاں رہتے ہوئے اس کے لئے وجے کی نصیحت پر عمل کرنا ناممکن تھا۔ اس نے اس نے چیمبور سے میرین ڈرائیو پر رہائش منتقل کرنا مناسب سمجھا اب میرین ڈرائیو کے فلیٹ میں تاجی بالکل آزاد ہے۔ اور دن رات وجے لکشمی کی نصیحت پر "عمل" کر رہی ہے۔ یاد رہے کہ تاجی شیام سے پہلے بھی ایک شخص سے شادی کر چکی تھی جس نے اس کی بعض حرکتوں سے ناراض ہو کر اسے چھوڑ دیا تھا۔

فلمی اخبار

تازہ ترین فلمی اطلاعات

دسمبر ۱۹۵۲

میری خفیہ شادی اور ناکام محبت کے افسانے جھوٹے ہیں

چوری چھپے محبت کرنا بہت بڑا گناہ ہے

غلط خبروں کی تردید کے لئے شیاما کی شمع سے درخواست

نمائندے سے)

بمبئی:

فلمی فضا کچھ اتنی رومان آفرین ہوتی ہے کہ یہاں ہر ایک محبت کی پینگ بڑھانا شروع کر دیتا ہے۔ ان میں سے کچھ
سچے ہوتے ہیں کچھ کاروبار کی حیثیت رکھتے ہیں اور شہرت حاصل کرنے کے لئے لڑائے جاتے ہیں۔
کئی ماہ سے اداکارہ شیاما کی ایک مشہور غیر مسلم ہیرو سے محبت کی کہانی فلمی حلقوں میں گونج رہی تھی کہ یکایک
ہفت روزہ پرچوں نے شیاما کی شادی کی خبر شائع کر دی۔ لوگوں کا کہنا ہے شیاما کی آزاد خیالی اور ایک

شیاما: میں کنواری ہوں

سے محبت کے پیش نظر شیاما
شیاما کی مرضی کے خلاف
دین نامی ایک نوجوان سے

نام نہاد ہندوستانی فلمی وفد کے ممبران نیویارک میں اقوام متحدہ کی ۳۹ منزلہ عمارت بمبئی کے قاضی مرگھے کے
اچر بچو پریم ناتھ، بینا رائے، کے ایم مودی، گوہر، مسز ایلن مودی، جان میکار کر دی۔ لوگوں کا یہ بھی کہنا
کی بڑی بہن گلزار اور بہنوئی
ساتھ کتنا بڑا ظلم ہوگا، پاکستان کے فلمی بہی خواہوں اور مشاورتی کمیٹی نے روکنے کے لئے ایڑی چوٹی کا
زور لگایا مگر شادی ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔ شیاما اور
اس کے بھائی لطیف نے ایک ملاقات میں ان
بے بنیاد، جھوٹی اور لغو خبروں کی تردید کرنے
کے لئے ادارہ شمع سے درخواست کی ہے۔

شیاما نے بتایا کہ وہ محبت کو برا
نہیں سمجھتی لیکن چوری چھپے محبت کرنا بہت بڑا
گناہ تصور کرتی ہے غیر مسلم ہیرو سے اکی محبت کی کہانی بالکل غلط ہے، وہ ہر کسی سے بہت ہی بے تکلفی سے گفتگو کرتی ہے۔ اس لئے ممکن ہے
کچھ لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہو۔ شیاما نے مزید بتایا شاہ دین پاکستان میں رہتا ہے اور اس کا بہت ہی قریبی رشتہ دار ہے اور مذہباً بھی یہ
شادی حرام ہے۔ کل کی معمولی ایکسٹرا گرل شیاما آج کی مقبول ترین ہیروئن ہے اور ماہم کے پرانے مکان سے اٹھ کر شیاما بنگلہ (۹، گورنمنٹ
روڈ، کھار بمبئی) میں منتقل ہو گئی ہے اس کے پاس کم و بیش ۲۲ فلموں کے کنٹریکٹ ہیں۔

شیاما نے تھری سٹار موویز کے نام سے ایک فلم کمپنی بنائی ہے جس کی پہلی فلم "راج گڑھ" ہوگی۔ اس کا ہیرو اور ہدایت کار پہلے ہی
تھا جس سے یہ رومان منسوب ہے لیکن اب ہدایت کاری جے راج کے سپرد ہے۔ آج تک کوئی بھی ایکٹریس فلم لائن میں کامیاب نہیں ہو سکی ہے
ڈر ہے کہیں شیاما اسی جگہ نہ پہنچ جائے جہاں سے ترقی کر کے وہ ہیروئن بنی ہے۔

کر سکے گی۔ اب ہدایت کار سہگل اس سوچ میں ہے کہ کس طرح
اس سے پیچھا چھڑائے۔

پاکستانی اداکارہ نجمہ کی شادی

والد کی مرضی کے خلاف اپنی پسند کے تقسیم کار کا انتخاب

(شمع کے اپنے نمائندے سے)

لاہور:

معلوم ہوا ہے کہ اداکارہ نجمہ نے اپنے والد کی مرضی

کے خلاف اپنے پرانے ساتھی
تقسیم کار ملک باری سے
شادی کر لی ہے۔ کچھ دنوں
سے ان دونوں کے رومان
کی خبریں سنی جا رہی تھیں
جن کی نجمہ کی طرف سے تردید کی گئی تھی۔

نرگس کے بھائی انور حسین پر ایک پولیس کانسٹبل سے مار پیٹ کا الزام

انور حسین کو پولیس کے نرغے سے نکلنے کے لئے اپنی بہن نرگس سے سفارش کرانی پڑی

(شمع کے اپنے نمائندے سے)

بمبئی:

باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ نرگس کا بھائی اداکار انور حسین پولیس کے نرغے میں پھنس گیا، اور جب بڑے بھائی اختر کے بیچ میں پڑنے سے بھی معاملہ رفع دفع نہ ہو سکا تو اس کی امداد کے لئے نرگس کو موقعہ پر پہنچ کر انور حسین کی مدد کرنی پڑی جس کے بعد جاکر کہیں اس کی گلو خلاصی ہوئی۔

واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں کہ دو لڑکے ایک سائکل پر بیٹھے ہوئے دادر مین روڈ سے گذر رہے تھے، حالاں کہ ایک سائکل پر دو اشخاص کا بیٹھنا جرم ہے۔ وہاں پر ڈیوٹی کے سپاہی نے ان دونوں کو پکڑ لیا اور ان کو پولیس سٹیشن لے جانے کی کوشش کرنے لگا، جب کہ رنگ محل سٹوڈیو میں سے ایک شخص نکلا اور اس نے پولیس کے سپاہی کو سٹوڈیو کے اندر گھسیٹ کر مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔ سٹوڈیو کے پھاٹک پر بہت سے لوگ اکٹھے ہوگئے اور پولیس کانسٹبل کو پٹتا ہوا دیکھتے رہے۔ اتفاق سے اس طرف سے گھاٹ کوپر پولیس سٹیشن کا ایک وائرلیس بردار شراب بندی دستہ ادھر سے گذر رہا تھا اور اتنی بھیڑ بھاڑ دیکھ کر لوگوں کو ہٹاتے ہوئے سٹوڈیو میں داخل ہونے پر انہوں نے پٹتے ہوئے سپاہی کو چھڑا لیا۔ پوچھ گچھ کرنے پر پتہ چلا کہ سپاہی کو مارنے والا اداکار انور حسین تھا۔ پولیس کے دستے نے فوراً تگم روڈ پولیس سٹیشن پیغام بھیج کر پولیس کی مزید کمک منگالی جس کے بعد انہوں نے دونوں سائکل سوار لڑکوں اور انور حسین کو ایک پولیس سپاہی کو مارنے پیٹنے کے الزام میں گرفتار کر کے تھانے لے جانا چاہا۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت تک تو اختر حسین ان لڑکوں کے رویہ کو درست بتا رہا تھا، مگر بعد میں جب اس نے خود کو گرفتاری کے قریب دیکھا تو مدد کے لئے اختر حسین اور دلیپ کمار کو بلایا جو اتفاق سے وہاں موجود تھے، مگر پولیس نے ان کی سفارش سننے سے انکار کر دیا۔ تب انور حسین کو اپنی بہن نرگس کی امداد لینی پڑی، اور اس نے آکر پولیس والوں کو سمجھایا کہ میرا بھائی تو بڑا شریف آدمی ہے، آپ کو کچھ دھوکہ ہوا ہوگا۔ معلوم ہوا ہے کہ آخر کار نرگس کے سمجھانے بجھانے پر پولیس والے صرف دونوں لڑکوں کو لے کر چلے گئے۔ عینی شاہدوں کا بیان ہے کہ انور حسین کا گرفتاری کے پیش نظر چہرہ بالکل اتر گیا تھا، اور وہ اپنے کئے پر واقعی پشیمان ہو رہا تھا۔

انور حسین:..... شریف آدمی ہے۔

واقعات کچھ بھی ہوں، انور حسین کو ایسی غنڈہ گردی سے دور رہنا چاہیئے۔ معلوم ہوا ہے کہ ویسے بھی ان دنوں انور حسین کے چلن کچھ اچھے نہیں ہیں، اور وہ اپنے فرصت کے ساتھی ہر ہفتہ بدلتا رہتا ہے۔ اور ان دنوں وہ پارسی اداکارہ نرگس ربادی عرف شمی کے ساتھ دیکھا جاتا تھا۔ خود شمی گذشتہ دنوں تک سریش کے گلے کا ہار سمجھی جاتی تھی —— اف، یہ گٹھ جوڑ!

مختصر یہ کہ....

★ آمد و رفت: ۱۴۔۱۰ افراد پر مشتمل نام نہاد فلمی وفد کے ۱۳ ممبران ہالی وڈ سے واپس آگئے ہیں۔ فلم سار نگی سودی راشنہ میں لندن ٹھیر گئے ہیں۔ گیتا بالی اور کیدار شرما گناہ کی فلم بندی کے لئے کولہا پور ہو آئے۔ شیکھر، کامنی کوشل اور پران آنسو کی شوٹنگ کے لئے کچھ دن بمبئی سے باہر رہے۔ نوتن، آغا، اور ناصر خاں بیس دن کی فلم بندی کے لئے دہرہ دون جا رہے ہیں۔ موسیقار نوشاد اپنے بیمار لڑکے کے ساتھ تین ماہ کے لئے بنگلور گیا ہے۔ ہدایت کار صادق شباب کی فلم بندی کے لئے پنچ گنی جانے والے ہیں اور ہدایت کار ستی، دلیپ کمار، نمی کے ساتھ "اڑن کھٹولہ" کے لئے اگت پوری اور پنچ گنی جا رہے ہیں۔ بینا رائے اور پریم ناتھ ورما فلمز کی تصویر "عورت" کے لئے کولہا پور روانہ ہوگئے۔ نرگس، راج کپور، پران اور وجے لکشمی "آہ" کی فلم بندی کے لئے اگت پوری کے نزدیک ولسن بندھ گئے ہیں۔

★ مزاح کار گوپ کی سابق اداکار بیوی لتیکا اب دوسرے بیٹے کی ماں بن گئی ہے۔ پاکستانی اداکار ثنیا ماد لاری اور شوہر مسعود پرویز ایک بچے کی پیدائش سے مسرور ہیں۔

★ نمی کی عقل ڈاڑھ نکل رہی ہے جس کی تکلیف کے باعث اس نے اپنی فلموں کے لئے کام ملتوی کر رکھا ہے۔

★ نیویارک میں سینما سے متعلق ایک ایجاد کی نمائش کی گئی ہے جس کا نام سنیراما رکھا گیا ہے۔ اس کا گولائی لئے ہوئے پردہ سینما کے عام پردے سے چھ گنا بڑا ہوتا ہے اور اس پر تین مختلف مشینوں سے روشنی ڈال کر ایک منظر پورا کیا جاتا ہے۔ جلد ہی یہ ایجاد دنیا بھر میں مقبول ہو جائے گی، کیونکہ سنیراما دیکھنے والوں کو یہ محسوس ہوتا ہے جیسے وہ منظر کے اندر ہی بیٹھے ہوئے ہوں۔

ٹاٹا ایگریکو آلات

سخت، مضبوط، اور بیحد پائدار ہوتے ہیں، انہیں اونچے کاربون فولاد سے تیار کیا جاتا ہے، کھدائی کا کام عمدگی سے انجام دینے کے لیۓ تیز اور نوکیلے ہوتے ہیں، آزمائش کے ہر معیار پر پورے اُترنے والے ایگریکو بہترین ہوتے ہیں جو آپ خرید سکتے ہیں

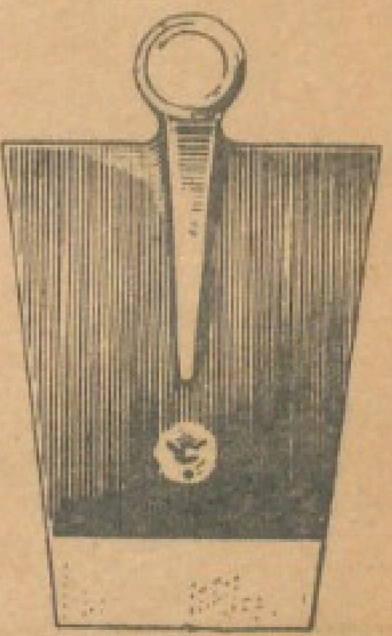

یو پی پھاوڑہ

ہر قسم کی زمین کے لیۓ

ایگریکو

کار آمد ہوتے ہیں

دی ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل
کمپنی لمیٹیڈ
سیلز آفس
۲۳ بی نیتاجی سوباش روڈ
کلکتہ۔ ۱
شاخیں
بمبئی، مدراس، ناگپور، احمد آباد، سکندر آباد
وزیانگرم کنٹونمنٹ، جالندھر کنٹونمنٹ اور کانپور

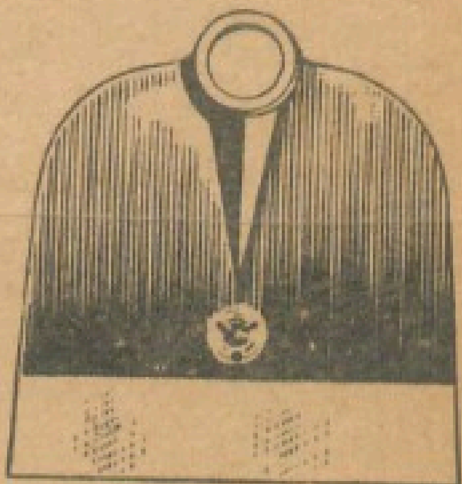

بمبئی پھاوڑہ

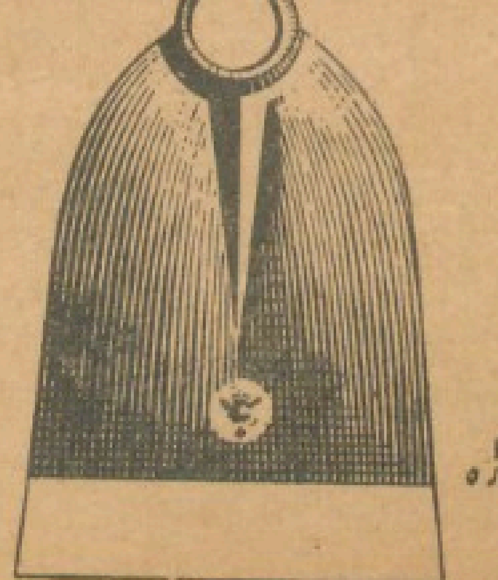

ایگری پھاوڑہ

AG 3418

عکس
رمانی
ب بندی
ناعت
ہے۔
پہنتے ہی خیت
چند یا کھویا
تماشائے میں
ایشائ
پیش خیمہ
یں گی۔

اداکارہ ریحی
صبح اُٹھ کر
گھر سے باہر
جانے سے
پہلے، لپ سٹک
کا فراخ دلی
سے استعمال کرتی
ہے

ٹاٹا ایگریکو آلات

سخت، مضبوط، اور بیحد پائدار ہوتے ہیں، انہیں اونچے کاربن
فولاد سے تیار کیا جاتا ہے، کھدائی کا کام عمدگی سے انجام
دینے کے لیئے تیز اور نوکیلے ہوتے ہیں، آزمائش
کے ہر معیار پر پورے اُترنے والے ایگریکو
بہترین ہوتے ہیں جو آپ خرید سکتے ہیں

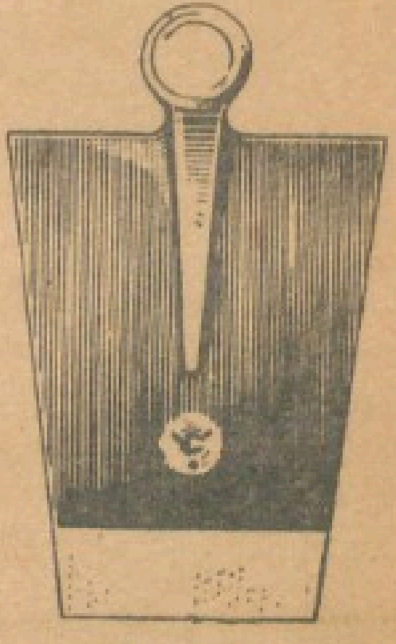

یو پی پھاوڑہ

ہر قسم کی زمین کے لئے

ایگریکو

کار آمد ہوتے ہیں

دی ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل

کمار

انکلے

یکھ رہا ہے،

چھوٹا بھائی، ناصر خاں

سے

دل چسپ بات

شوٹنگ سے فراغت پاکر
گیتا بالی
(درمیان میں) جسونت سے رمی
کھیل رہی ہے
دیکھنے والوں میں (دائیں سے بائیں) اس
کی بہن ہری کیرتن سر پر ہاتھ
رکھے بیٹھی ہے، اداکار
وجے لکشمی نے فوٹو گرافر سے مونہہ چھپا لیا ہے
اور رشید چائے میں
محو ہے۔

سب کی نظروں سے دور، یہ رومانی
فلمی جوڑہ بمبئی کی شراب بندی
کے باعث چائے پر ہی قناعت
کر رہا ہے۔
یہاں، آپ **اشوک کمار** اور **نلنی جیونت**
کو ایک دوسرے میں کھویا
ہوا دیکھ سکتے ہیں
ان دونوں کی یہی تنہائیاں شاید
نلنی کی طلاق کا پیش خیمہ
بنیں گی۔

ہم نے کہا تھا نا، کہ
کامنی کوشل اب شیکھر سے
آنکھ مچولی کھیل رہی ہے؟
یہاں کامنی کے سنگھار کے لئے شیکھر آئینہ
لئے بیٹھا ہے، جب کہ
شوہر سود علیحدہ بیٹھے خاموش
دیکھ رہے ہیں۔

BK/76
فسٹ
کلاس
برکلے
BERKELEY
۲ پیسہ فی سگرٹ • ۵ آنے میں دس ۱۰
علاوہ مقامی ٹیکس جو حسابتاً عاید ہو
WILLS'S
Berkeley
CIGARETTES

پلے بیک سنگر طلعت محمود کی خفیہ شادی کا بھید کھل گیا

ایک عیسائی لڑکی کو مسلمان کر کے نکاح کرنے کی اطلاع طلعت نے اپنے باپ کو بھی نہیں دی

محبوبہ سے شادی کے کچھ عرصہ بعد ہی دل بھر جانے پر اُسے کلکتہ چھوڑ دیا گیا

وفاشعار بیوی کی اپنے حقوق کے لئے جدوجہد: شمع کے لئے خصوصی بیان

(شمع کے خصوصی نامہ نگار سے)

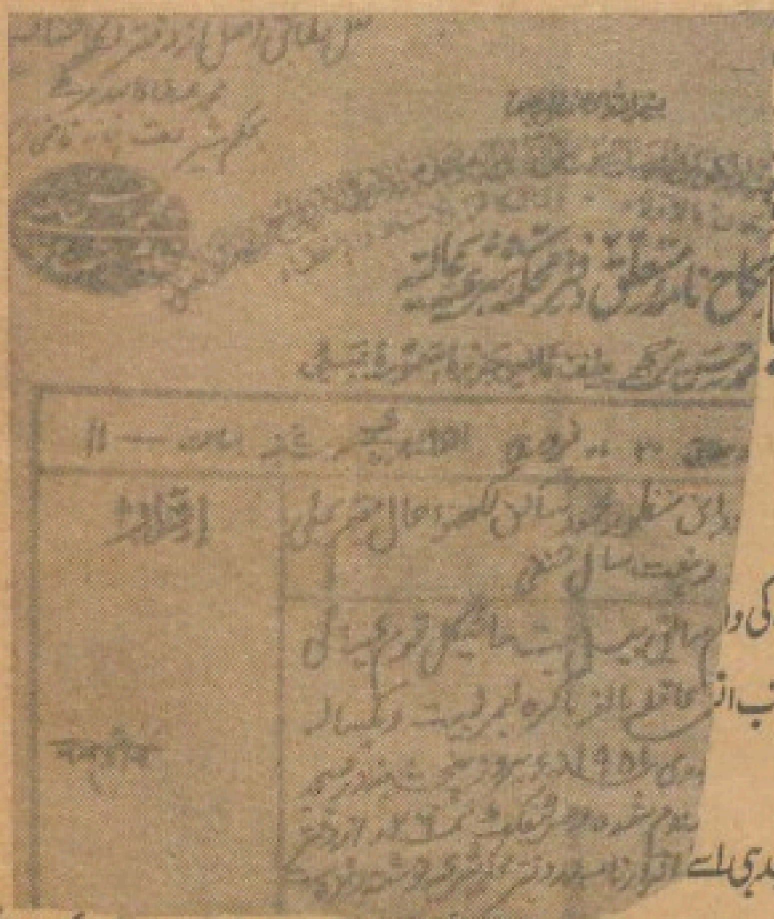

والد تک سے بھی چھپا رکھا ہے۔ (نیچے) طلعت محمود کی وفاشعار بیوی نسرین (سابق نام: بیل لینیکا ملک) کی تازہ ترین تصویر

فلمی دنیا میں یا اس سے باہر بھولی بھالی لڑکیوں سے شادی کرکے، کچھ ہی دن میں انہیں ٹھکرا دینے کی وا[قعات] کوئی نئی نہیں —— مگر جب یہ ظاہر ہو کہ شادی کی ہی اسی لئے گئی تھی کہ کچھ دن بعد "بیوی" کو ٹھکرا دیا جائے، تب ان[سانی] ہمدردی اور نفرت کے جذبات برانگیختہ ہو جاتے ہیں۔

فروری ۱۹۵۱ء میں ایک عیسائی لڑکی کو مسلمان کرکے پلے بیک طلعت سنگر محمود نے اس سے شادی کی، اور چند ماہ بعد ہی اسے اس کی ماں کے پاس کلکتہ چھوڑ آیا، کبھی اپنے گھر نہ بلانے کے لئے۔ طلعت محمود کی بدنیتی کا پتہ اس سے چلتا ہے کہ شادی خفیہ طور سے کی گئی، اور اپنے قریبی رشتے داروں یہاں تک کہ والد صاحب کو بھی اطلاع نہیں دی گئی۔ اِن دنوں طلعت محمود کی بیوی اس کے پاس بمبئی آکر زبردستی اس کے گھر رہ رہی ہے اور واپس جانے سے انکار کرتے ہوئے اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے سینہ سپر ہے۔ پچھلے دنوں، طلعت محمود کی سخت ہدایات کے خلاف کہ وہ کسی سے نہ ملے، نہ گھر سے باہر جائے اور نہ کسی کو اپنا فوٹو دے، شمع کا ایک خصوصی نمائندہ طلعت کی بیوی نسرین (سابقہ نام: بیل لینیکا ملک) کا بیان اور فوٹو حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے، آیئے آپ اس کی دکھ بھری کہانی اسی کی زبانی سنئے:

میں کلکتہ میں ایک عرصے سے رہتی تھی اور وہیں سے ہدایت کار نتن بوس کے اسسٹنٹ جواد حسین کو جانتی تھی۔ جواد حسین نے مجھے بمبئی آنے کا مشورہ دیا، اور میں اپنی ماں کے ساتھ جون جولائی ۱۹۴۸ء میں بمبئی چلی آئی۔ جہاں کچھ دن بیکار رہنے کے بعد میں نے "مشعل" کے بنگالی ترجمہ "سمر" میں کام کیا، چونکہ طلعت محمود بھی ان دنوں کلکتہ میں کچھ کامیاب نہ تھا، جواد حسین نے اُسے بھی بمبئی بلایا اور ۱۹۴۹ء میں طلعت بھی بمبئی آگیا۔ میں اور میری ماں ان دنوں باندرہ (بمبئی) میں جواد حسین کے گھر پر بی "خرچ ادا کرنے والے مہمان" کی حیثیت سے رہتے تھے، اور وہیں طلعت محمود بھی رہنے لگا۔ جوں جوں دن گزرتے گئے، طلعت مجھ سے گھل مل گیا،

اور کئی بار اس نے مجھ سے درخواست کی کہ میں اس سے شادی کروں، مگر میری ماں میری شادی کسی اور جگہ کرنا چاہتی تھیں۔ کسی نہ کسی طرح طلعت نے میری والدہ کو رضامند کر لیا کہ وہ میری شادی طلعت کے ساتھ کر دیں، طلعت نے مجھ سے وعدے کئے کہ میری زندگی وہ پرمسرت بنائے گا اور مجھے اس سے شادی کرنے میں کوئی جھجک نہ ہونی چاہئے۔

یوں تو ہماری شادی سول میرج ہونی چاہئے تھی، مگر طلعت نے مجھے یقین دلا دیا کہ اس کے والدین نے اُسے اجازت دے رکھی ہے کہ میں جس سے چاہوں شادی کرلوں، بشرطیکہ وہ مسلمان ہو جائے، چونکہ میرا خیال تھا کہ طلعت مجھے واقعی اپنی بیوی بنا کر رکھے گا، میں نے یکم فروری ۱۹۵۱ء کو اسلام قبول کر لیا، اور ۲۰ فروری ۱۹۵۱ء کو ہمارا نکاح ہو گیا۔ ۱۹۴۹ء اور ۱۹۵۱ء کے دوران میں ہم کھار (بمبئی)

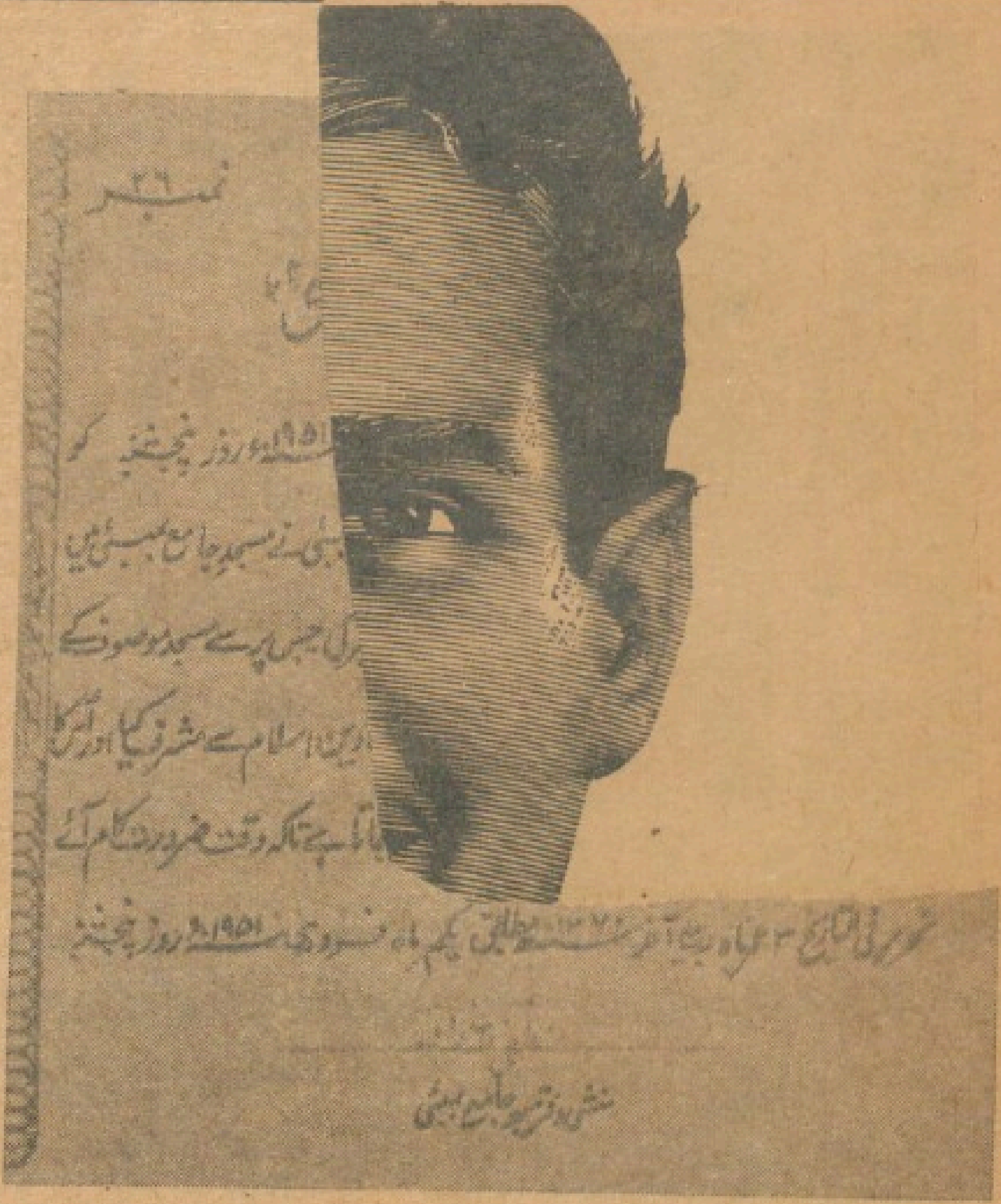

مس پل لتیکا ملک یکم فروری کو مسلمان ہوئی، اور اس کا اسلامی نام نسرین رکھا گیا اور یہ دیا ہوا فوٹو اس سرٹیفکیٹ کا ہے جو اسے قبول اسلام پر مسجد جامع، بمبئی نے عطا کیا۔

میں ایوا گرین ہوٹل، ولا پارلے، کرافورڈ مارکیٹ اور جوہو اینگر کیبنس پر مختلف جگہوں پر رہتے رہے۔

میں طلعت محمود کے ساتھ شادی کے بعد کوئی دس دن ہی رہی ہوں گی کہ ۱۳ مارچ یا اس کے لگ بھگ ہی، وہ مجھے اور میری والدہ کو کلکتے لے گیا۔ جہاں طلعت تو اپنے بڑے بھائی حیات محمد کے ہاں ٹھیرا، اور مجھے میری والدہ کے گھر اس کے ساتھ ہی رہنے کو کہا۔ دوسرے دن طلعت مجھے اپنے بھائی کے گھر لے گیا، جہاں اپنے بھائی اور بھابی سے میرا تعارف کرایا۔ تین دن بعد، طلعت بمبئی میں انکم ٹیکس ادا کرنے کے بہانے واپس چلا گیا، اور مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اپنی ماں کے پاس ہی کلکتہ میں ٹھیروں اور وہ مجھے بمبئی پہنچ کر بلالے گا۔ یہ میرے لئے بڑے تعجب اور دکھ کی بات تھی۔ طلعت نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ رہائش کے لئے مکان کا انتظام ہوتے ہی بلالے گا، حالانکہ میں اس سے اصرار کرتی رہی کہ جوہو کا وہ مکان جہاں ہم شادی سے پہلے رہتے تھے، وہاں رہنے میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے

اس کے بعد سے آج تک طلعت نے مجھے نہیں بلایا

ہماری شادی کی مسرتیں صرف دس دن کی تھیں جن کے بعد طلعت نے مجھے بھلا دینے کی ہر ممکن کوشش کی۔ جب میں نے خود بھی اسے لکھا کہ میں اس کے پاس بمبئی آنا چاہتی ہوں اس نے مجھے منع کر دیا۔ میں اس کا رویہ ذرا بھی نہ سمجھ سکی۔

اکتوبر ۱۹۵۱ء میں طلعت 'رتن دیپ' کے گانے ریکارڈ کرانے کے لئے ۲۰ اکتوبر سے یکم نومبر تک کے لئے کلکتہ آیا، مگر میرے پاس ٹھیرنے کے بجائے وہ گرانڈ ہوٹل، کلکتہ میں ٹھیرا۔ اس نے مجھے خرچ کے لئے کچھ روپے بھی دیئے۔ اس بار پھر مجھے یقین تھا، کہ مجھے اپنے ساتھ بمبئی لے جائے گا۔ مگر مجھے پھر صدمہ ہوا جب اس نے مجھے اور انتظار کرنے کے لئے کہا۔ اس نے مجھے یقین دلایا کہ وہ مجھے بمبئی ضرور بلالے گا۔ مجھے بعد میں پتہ چلا کہ وہ کرافورڈ مارکیٹ پر جس کمرے میں وہ مستقل طور سے رہتا تھا، وہ اس نے چھوڑ دیا ہے اور بائیکلا میں کہیں مہمان کے طور سے رہنے لگا ہے، میری حیرانی کی کوئی انتہا نہ تھی

اپریل ۱۹۵۲ میں طلعت اپنی بہن کی شادی کے لئے لکھنؤ گیا۔ مجھے اس شادی کے لئے بلایا تک نہیں گیا۔ غالباً وہیں طلعت نے اپنے والدین کو شادی کی اطلاع دی ہوگی اور انہوں نے اسے پسند نہیں کیا ہوگا، کیونکہ اس کے بعد مجھے محسوس ہوا جیسے کسی نے میرے کلیجے میں چھری بھونک دی ہو۔ طلعت نے میرے خطوں کا جواب دینا بند کر دیا، جب میں نے اسے یاد دلایا کہ اس نے مجھے بمبئی بلانے کا وعدہ کیا تھا تب بھی اس کی خاموشی برقرار رہی۔ آخر میں نے بے شرم بن کر اسے یہاں تک لکھ دیا کہ اگر اس نے مجھے نہیں بلایا تو میں خود بمبئی آجاؤں گی۔

اس کے جواب میں طلعت نے مجھے لکھا کہ وہ ہماری شادی کے متعلق کسی کو بتانا نہیں چاہتا اور نہ ہی مجھے کسی کو بتانا چاہئے کہ میں اس کی بیوی ہوں۔ مجھے کسی کو بتائے بغیر یہ دکھ تنہا برداشت کرنا تھا چند خط اور لکھنے کے بعد، ۲۰ ستمبر ۱۹۵۲ کو میں خود ہی اپنی والدہ کے ساتھ بمبئی چلی آئی، جہاں جوہو کے لکڑی کے مکان کے مالک یوسف نے یہ سمجھتے ہوئے کہ طلعت

نے مجھے وہاں رہنے کے لئے بھیجا ہے، مجھے چابی دے دی اور طلعت کے نام بل بنایا۔ اسی شام میں طلعت کے گھر گئی۔ اس نے مجھ پر سوالات کی بوچھاڑ کردی کہ میں بمبئی کب اور کیوں آئی، اور پھر مجھے اپنے گھر سے نکال دیا اور جوہو واپس جانے کو کہا۔ اسی رات گیارہ بجے وہ مجھ سے اور میری والدہ سے ملنے جوہو آیا، اور میرا جو سامان اس کے گھر پر تھا، مجھے واپس دے گیا۔

طلعت محمود نے مجھے بتایا کہ نہ وہ مجھے اپنی بیوی کی حیثیت سے رکھنا چاہتا ہے، نہ ہی اس کے پاس مجھے طلاق دینے کے لئے دس ہزار روپے ہیں۔ اس نے مجھ سے کہا کہ اگر میں طلاق لے کر واپس کلکتہ چلی جاؤں تو وہ مجھے مہر کی رقم آہستہ آہستہ کر کے ادا کر دے گا۔ ورنہ اگر میں بمبئی میں ہی رہی تو وہ میری زندگی تباہ کر کے چھوڑے گا۔ ایک ہفتہ تک وہ مجھ سے ملنے بھی نہیں آیا۔ اس کے بعد میں بائیکلا جا کر، اس کے پیروں پر پڑ گئی، اور اس کے ساتھ رہنے کی درخواست کی کہ وہ مجھے سڑکوں پر بھٹکنے کے لئے نہ چھوڑے۔ میری ماں بھی مجھے طلعت کے رحم و کرم پر اور خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے اس کے پاس چھوڑ گئیں۔ اور خود جوہو واپس چلی گئیں۔ میری آنکھوں تلے اندھیرا چھا گیا، میری آس ٹوٹ گئی، میرے لئے جینا محال ہو گیا، طلعت کے علاوہ اس دنیا میں میرا پرسان حال کوئی نہیں، اور طلعت اب بھی دوستوں اور رشتہ داروں سے یہی کہتا ہے کہ اس نے مجھ سے شادی نہیں کی میرے پاس انصاف حاصل کرنے کے لئے روپیہ نہیں ہے اور طلعت کے رشتے دار بھی میری کوئی شنوائی نہیں کرتے۔

نہ جانے اب میری قسمت میں کیا لکھا ہے — مجھے خدا پر بھروسہ ہے وہی میری بگڑی بنا سکتا ہے، اور وہی میرا سہاگ اور میری مسرت مجھے واپس دے سکتا ہے۔

نسرین طلعت محمود

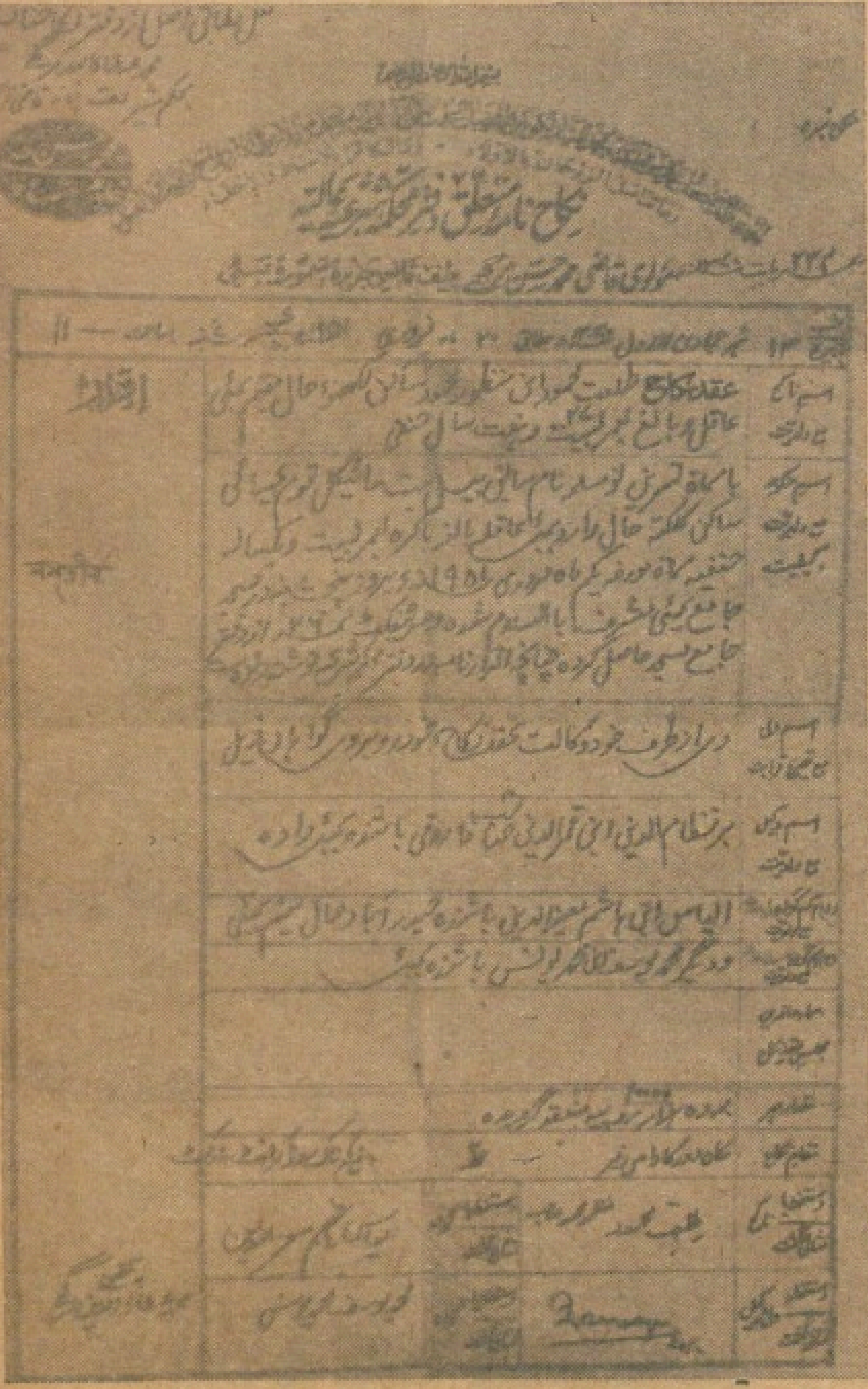

نسرین ملک نے ۲۰ فروری کو طلعت محمود سے شادی کی کیا اس نکاح نامہ کا فوٹو دیکھنے کے بعد بھی طلعت اس شادی سے انکار کر سکتا ہے؟ معلوم ہوا ہے کہ طلعت یہ نکاح نامہ تلف کر دینے کی پوری کوشش کر رہا ہے

بیگم نسرین طلعت محمود اپنے مذہبی، اخلاقی اور سماجی حقوق منوانے کے لئے لڑ رہی ہے، جبکہ طلعت محمود اس شادی سے ہی انکاری ہے، حالانکہ نسرین کے قبول اسلام و نکاح دونوں کا اندراج مسجد جامع بمبئی اور قاضی مرگھے کے ریکارڈ میں موجود ہے معلوم ہوا ہے کہ نسرین کے قبول اسلام اور طلعت سے شادی کے سرٹیفکیٹ بمبئی سے باہر طلعت کے بھائی کے قبضے میں ہیں اور طلعت ان کو ضائع کرا دینے کی کوشش کر رہا ہے، مگر شمع کا خصوصی نمائندہ ان کاغذات کی تصاویر حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ یہ تصاویر شمع اس مضمون کے ساتھ پیش کر رہا ہے، تاکہ پروانے خود دیکھ سکیں کہ بیگم نسرین محمود کا بیان کہاں تک درست ہے۔

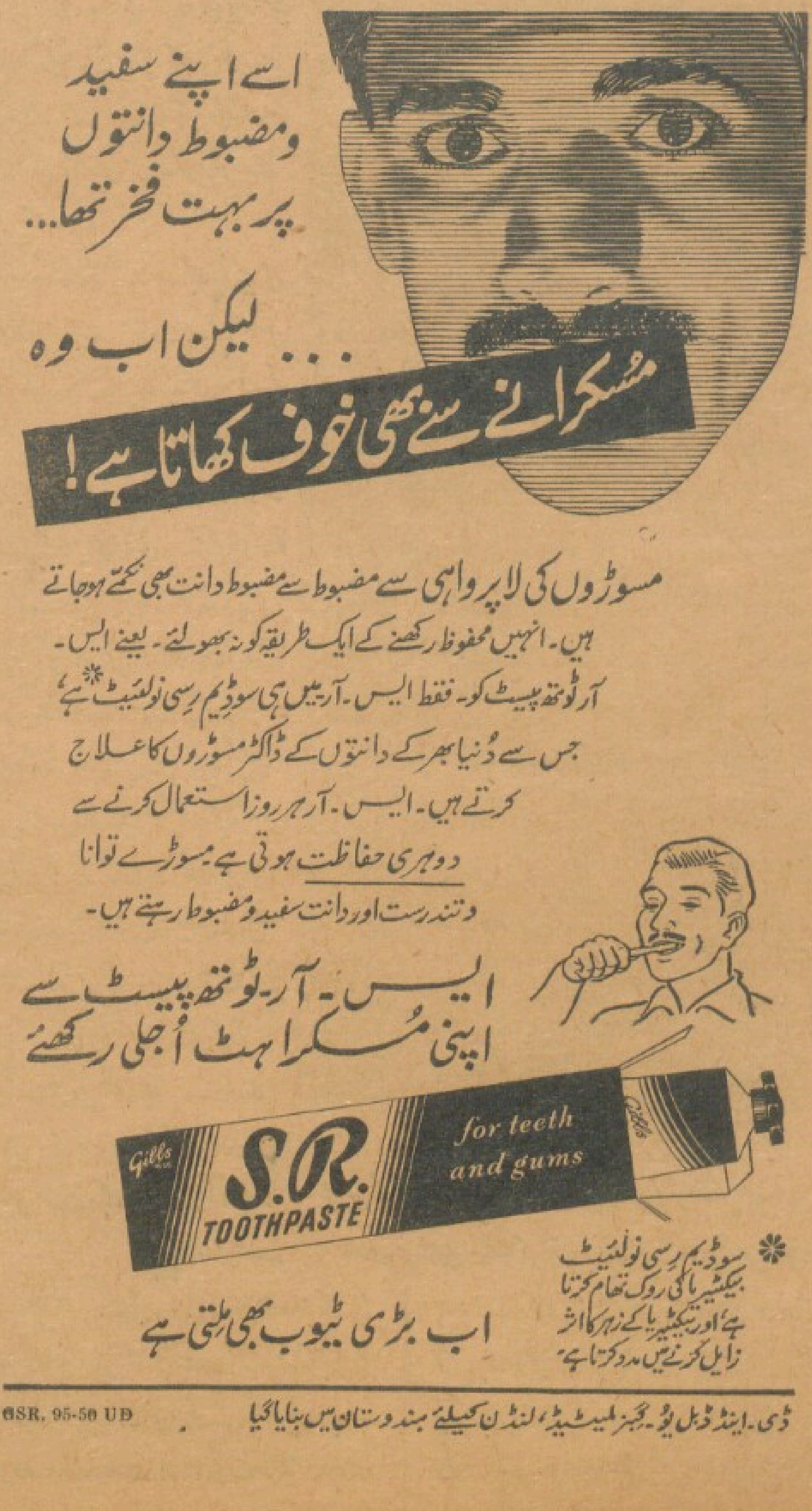
اسے اپنے سفید
و مضبوط دانتوں
پر بہت فخر تھا...
... لیکن اب وہ
مُسکرانے سے بھی خوف کھاتا ہے!
مسوڑوں کی لاپرواہی سے مضبوط سے مضبوط دانت بھی نکمّے ہوجاتے ہیں۔ انہیں محفوظ رکھنے کے ایک طریقہ کو نہ بھولئے۔ یعنے ایس۔ آر ٹوتھ پیسٹ کو۔ فقط ایس۔ آر میں ہی سوڈیم رِسی نولیئیٹ* ہے' جس سے دُنیا بھر کے دانتوں کے ڈاکٹر مسوڑوں کا علاج کرتے ہیں۔ ایس۔ آر ہر روز استعمال کرنے سے دوہری حفاظت ہوتی ہے۔ مسوڑے توانا و تندرست اور دانت سفید و مضبوط رہتے ہیں۔
ایس۔ آر۔ ٹوتھ پیسٹ سے
اپنی مُسکراہٹ اُجلی رکھیئے
Gibbs
S.R.
TOOTHPASTE
for teeth
and gums
* سوڈیم رِسی نولیئیٹ بیکٹیریا کی روک تھام کرتا ہے اور بیکٹیریا کے زہر کا اثر زایل کرنے میں مدد کرتا ہے۔
اب بڑی ٹیوب بھی ملتی ہے
GSR. 95-50 UD
ڈی۔ اینڈ ڈبلیو۔ گبز لمیٹیڈ، لنڈن کیلئے ہندوستان میں بنایا گیا

تانک جھانک

پردے کے پیچھے

نلنی جیونت اشوک کمار کی خاطر اپنے شوہر سے طلاق لے لیگی

نگار اپنے شوہر یوسف سے جھگڑ کر مغل اعظم کے دربار میں

اشوک کمار اور کلدیپ کور کے خلاف انکم ٹیکس کی تحقیقات

طلاق

نلنی جیونت اور اشوک کمار کا در پردہ رومان اس قدر لوگوں کی زبان پر چڑھ چکا ہے کہ فلم انڈسٹری کا ہر کارکن اس میں دلچسپی لینے لگا ہے۔ اشوک کمار اور نلنی جیونت دونوں شادی شدہ ہیں ــــ اشوک کمار کی بیوی ایک غیر فلمی شخصیت ہے۔ اور نلنی، ہدایت کار ویریندر ڈیسائی کی بیوی ہے، لیکن یہ راز کسی سے چھپا ہوا نہیں ہے کہ نلنی اور ویریندر کی گھریلو زندگی انتہائی تلخ ہے۔

ایک حالیہ اطلاع سے پتہ چلتا ہے کہ دن رات کے جھگڑوں سے بڑھ کر نلنی اور ویریندر کے تعلقات اب ایسے مرحلے پر آگئے ہیں جہاں دونوں کی طلاق ہی اب بہترین حل دکھائی دیتا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ۲۲ اور ۲۳ اکتوبر کی درمیانی رات کو ایم اینڈ ٹی سٹوڈیو میں فلم "شعلے" کی فلم بندی ہو رہی تھی اور ہدایت کار چوپڑہ کو اداکار اشوک کمار سے کام لینا تھا مگر اشوک کمار نے کہلوا بھیجا کہ اگر اس کے بغیر ہی اس رات کی شوٹنگ ہو سکے تو اسے چھٹی دے دی جائے، اور چوپڑہ نے اشوک کو اجازت دے دی کہ وہ اس روز نہ آئے۔ پتہ چلا ہے کہ اسی شب کوئی ساڑھے گیارہ بجے سٹوڈیو میں نلنی کے شوہر ویریندر ڈیسائی نے آکر اشوک کو پوچھا، مگر اسے بتا دیا گیا کہ آج اشوک نہیں آئے ــــ اس پر ویریندر نے گھبراہٹ میں ہر سٹوڈیو میں جا کر اشوک کو تلاش کرنا شروع کر دیا، لیکن کہیں اس کا پتہ نہ چل سکا۔

معلوم ہوا ہے کہ ویریندر ڈیسائی اشوک کو اس لئے تلاش کر رہا تھا کہ نلنی رات گھر سے کچھ کہے سنے بغیر ہی غائب تھی، اور دوسری صبح ساڑھے سات بجے کے قریب واپس آئی۔ کہا جاتا ہے کہ ویریندر ڈیسائی نے نلنی سے بہت سوال کئے مگر اس نے کوئی جواب نہیں دیا، آخر ویریندر نے صاف صاف کہہ دیا کہ میں جانتا ہوں تم رات بھر اشوک کمار کے ساتھ تھیں، جس پر نلنی نے غصے میں اپنے شوہر کو ڈانٹتے ہوئے کہا کہ آخر تم کو اشوک کے نام سے چڑ کیوں ہے۔ آخر ایک عورت، جس کا شوہر اسے خوش نہیں رکھ سکتا، کیا کر سکتی ہے۔

پتہ چلا ہے کہ یہ تو تو میں میں ہوتے ہوتے بات بڑھ گئی اور دونوں طرف سے طلاق کی دھمکیاں دی گئیں جس کے بعد نلنی کار میں بیٹھ کر باندرہ چلی گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ ۲۴ اکتوبر کو دلیپ کمار دونوں میاں بیوی کو سمجھانے لگا لیکن انہوں نے کچھ نہ سنی اور آخر اس نے نلنی سے کہا کہ اگر تم اب اپنے شوہر کے گھر نہیں رہ سکتیں تو چل کر میرے گھر رہو۔

بعد کی ایک اطلاع سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ نلنی بہت جلد طلاق کی درخواست عدالت میں دینے والی ہے کہ اس کا شوہر اس سے اچھا سلوک نہیں کرتا، اس لئے وہ علیحدگی چاہتی ہے ــــ دیکھئے اب یہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

نلنی جیونت: طلاق؟

ایک، دو، تین ——— تین بہنیں جنہیں آپ جاننا چاہیں گے: (دائیں سے بائیں) چنچل، مدھوبالا اور الطاف

جھگڑا

نلنی اور اس کے شوہر ویریندر ڈیسائی کے جھگڑے کی خبر کے بعد ایک اور فلمی اداکارہ کا اپنے ہدایت کار شوہر سے جھگڑا ہو جانے کی خبر ملی ہے، اور اس بار ان کے مسلمان ہونے کے باعث اگر یہاں تک نوبت پہنچی تو شاید طلاق آسانی سے ہو جائے اور عدالت میں جانے کی نوبت نہ آئے۔

جیسا کہ شمع پہلے بھی لکھ چکا ہے، (شمع: اگست ۱۹۵۲) ہدایت کار یوسف اور اداکارہ نگار کی شادی کچھ کامیاب ثابت نہیں ہو رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یوسف نگار کو ایک پاکدامن بیوی بنا دینا چاہتے ہیں اور فلمی دنیا سے اس کا تعلق ختم کر دینے کے حق میں ہیں، جب کہ نگار اداکاری چھوڑ دینے کے حق میں نہیں ہے۔

ان دنوں ہدایت کار یوسف اپنی نئی تصویر "کلاکار" کی تیاریاں کر رہے ہیں جس میں ہیرو وہ خود ہوں گے۔ نگار کو یہ امید ہو چکی معلوم دیتی ہے کہ وہ یوسف کی ہر فلم کی ہیروئن ہوگی۔ مگر اس فلم میں ہیروئن کا تین گنا کردار ہوگا، اور اس کے لئے یوسف کی یہ خواہش ظاہر ہوئی ہے کہ یہ رول نمی ادا کرے۔

معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ ۱۵، اکتوبر کو یوسف سے کسی نے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنی بیوی کو باہر کام کرنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ جس پر یوسف کو بے حد تعجب ہوا، اور اگلے دن وہ مدھوکر سٹوڈیو پہنچا جہاں "مغل اعظم" کی شوٹنگ ہو رہی تھی۔ پتہ چلا ہے کہ وہاں ساؤنڈ ریکارڈنگ کے کمرے کے باہر سے یوسف نے نگار کی آواز سنی، جو وہاں "مغل اعظم" میں ایک کردار کر رہی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ یوسف کو اب یہ یقین ہو گیا ہے کہ نگار اس کی پیٹھ پیچھے کیا کیا گل کھلاتی ہے، اور اب وہ یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس نے نگار کو پارسا بنا دیا ہے۔

اطلاع ملی ہے کہ اسی شام گھر پر نگار اور یوسف کا خوب جھگڑا ہوا جس میں نگار نے یوسف کو یہ بتا دیا کہ اگر تم مجھے اپنی فلموں میں کام نہ دو گے تو میری زندگی دوبھر ہو جائے گی، اس لئے میں پہلے ہی سے اپنے لئے کوشش کر رہی ہوں تاکہ وقت ضرورت کام آئے۔

تحقیقات

پچھلے سال سے، حکومتِ ہند نے فلمی ستاروں، فلم سازوں اور دوسرے فلمی کارکنوں کے خلاف انکم ٹیکس کی تحقیقات تیز تر کر دی ہے۔ یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ بہت سے فلمی ستارے فلم سازوں سے ایک فلم میں کام کرنے کے لئے ایک ایک دو دو لاکھ روپے طلب کرتے ہیں، لیکن ان میں سے صرف پندرہ یا بیس ہزار روپے ہی معاہدے میں دکھائے جاتے ہیں، بقیہ رقم بغیر رسید دئے لی جاتی ہے۔ بیچارہ فلم ساز مشہور ایکٹروں اور ایکٹریسوں کو اپنی تصویریں لینے کے لئے ان کے یہ نخرے برداشت کرنے کے لئے مجبور ہے۔ یہ فلم سٹار اس طرح بغیر رسید لی ہوئی رقم پر انکم ٹیکس ادا نہیں کرتے اور یہ رقم "بلیک" کہلاتی ہے۔

آج کل حکومت ہند کا محکمہ انکم ٹیکس ان فلمی ستاروں کی "سیاہ" (بلیک) آمدنی پر ٹیکس وصول کرنے کی پوری کوشش کر رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اشوک کمار پر نوے ہزار روپے ٹیکس لگایا گیا ہے۔ اداکاروں میں اشوک کمار ہی ایسا شخص ہے جس پر اتنا زیادہ ٹیکس لگایا گیا ہے۔

یہ ہر شخص کو معلوم ہے کہ جس وقت اشوک کمار کچھ دنوں کے لئے یورپ گیا تھا تو وہ ۲۲ فلموں میں کام کر رہا تھا واقف کاروں کا اندازہ ہے کہ ان دنوں اشوک کمار فی فلم ۲ لاکھ روپے طلب کر رہا تھا۔ اس طرح اس کی آمدنی اندازاً ۴۴ لاکھ روپے ہوئی ہوگی، مگر اس میں سے سیاہ آمدنی کو علیحدہ کر کے جو رقم حکومت کو بتائی گئی ہے وہ تقریباً ۱۲ اور ۱۵ لاکھ کے درمیان ہے۔

اشوک کمار اپنے معاہدے ایک سیکرٹری کے ذریعے کرتا ہے۔ یہی سیکرٹری اشوک کی آمدنی، خرچ وغیرہ کا حساب

رکھتا ہے۔ اور اس نے ایک ماہر قانون کی مدد سے اپنی آمدنی کا حساب بنا کر محکمہ انکم ٹیکس کو پیش کیا ہے، جس میں ٹیکس لگانے کے لئے بہت کم آمدنی دکھائی گئی تھی۔ مگر اس کے باوجود، انکم ٹیکس کے محکمہ نے اس کے حسابات کی بنیاد پر ہی اسے بڑی عمدگی سے جھوٹا ثابت کر دیا، اور دھوکہ پکڑ لیا۔

معلوم ہوا ہے کہ حسابات وصول ہونے کے بعد اسے بار بار انکم ٹیکس کے دفتر بلایا گیا، جہاں اس کے بیانات لئے گئے۔ آخری بار اسے ۲۰ ستمبر کو بلایا گیا تھا۔ پتہ چلا ہے کہ جب بار بار پوچھ گچھ کرنے پر بھی اشوک کمار نے انکم ٹیکس والوں کو یہی بتایا کہ اسے اس سے زیادہ آمدنی نہیں ہوئی ہے تو پھر محکمہ والوں نے اسے یہ ثابت کر دکھایا کہ اس کے حسابات درست نہیں ہے، کیونکہ کچھ اخراجات اس نے نہیں دکھائے ہیں، اور ظاہر ہے کہ ان اخراجات کے لئے روپیہ آیا ہو، ابھی نہیں دکھایا ہے۔ اس کے بعد اس پر تقریباً نوے ہزار روپیہ ٹیکس لگایا ہے، جس پر وہ اپیل کرنے کے متعلق غور کر رہا ہے

انکم ٹیکس سے کلدیپ کو بھی پریشان ہے۔ کچھ عرصہ ہوا کلدیپ نوٹ دگنے کرنے والوں کے پھندے میں پھنس کر سوا لاکھ روپے لٹوا بیٹھی تھی، جس کے بعد اسے اتنا صدمہ ہوا تھا کہ وہ دو تین دن تک بستر سے اٹھ تک نہ سکی تھی۔ بعد میں اس نے پولیس میں رپورٹ درج کرائی، اور اس رقم کا بڑا حصہ برآمد کر لیا گیا تھا۔ مگر اب محکمہ انکم ٹیکس کلدیپ کے متعلق تحقیقات کر رہا ہے، اور کلدیپ انہیں کوئی اطمینان بخش جواب نہیں دے سکی ہے۔

انکم ٹیکس والوں کی پہلی الجھن تو یہ معلوم کرنا ہے کہ کلدیپ کی آمدنی کے ذرائع کیا ہیں۔ کلدیپ کو اپنے شوہر سے علیحدہ رہتی ہے۔ اور جس طرح وہ اپنے مرد دوستوں میں گھل مل کر رہتی ہے۔ اسے کوئی خوددار شوہر پسند نہیں کر سکتا۔ اس لئے یہ امکان تو درست معلوم نہیں دیتا کہ اس کا شوہر کلدیپ کو کچھ رقم دیتا ہو۔

پچھلے دو سال میں کلدیپ نے تقریباً ۳۵ فلموں میں کام کیا ہے، جن کی آمدنی (سیاہ آمدنی کے علاوہ) ہر فلم کے لئے اندازاً دو ہزار روپے ہوتی ہے۔ اس طرح اس کی دو سال کی آمدنی ستر ہزار سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ اس نے ان دو سالوں میں صرف تیس ہزار روپے کی آمدنی پر ٹیکس دیا ہے۔ اس رقم میں سے بہت کچھ تو اس نے ایک مقدمہ میں خرچ کر دی (جس میں اس پر ایک لڑکی کے اغوا میں مدد کرنے کا الزام تھا) اور ایک کار خریدی جس پر آٹھ ہزار روپے کے قریب خرچ آئے۔

اندازہ ہے کہ اس طرح کلدیپ کے پاس بیس ہزار روپے بچے، جو دو سال میں گھر کے خرچ میں ختم ہو گئے ہوں گے اور اس طرح اس کی ذاتی ضروریات یا دگنے کرنے کے لئے اس کے پاس کوئی رقم نہیں بچنی چاہئے تھی۔

کلدیپ کی پچھلے سال کی آمدنی کے متعلق انکم ٹیکس والوں نے ابھی کچھ معلومات نہیں حاصل کی ہیں، مگر پچھلے سال فلمی کاروبار میں بحران کے باعث اس کی آمدنی یقیناً کم رہی ہوگی کیونکہ اداکاروں کے "نرخ" کم ہو گئے ہیں، تصویروں کی تعداد بھی کم ہو گئی ہے اور بہت سے فلم ساز اداکاروں کے روپے دبا بیٹھے ہیں۔ اندازہ ہے کہ اگر کلدیپ کو اس سال اپنے تمام فلم سازوں سے رقم وصول ہو بھی گئی ہو تب بھی اس سال کی آمدنی تیس ہزار روپے سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ پھر کلدیپ کے پاس دوگنا کرانے کے لئے اتنی رقم کہاں سے آئی؟ اس سوال کے دو ہی جواب ہیں: یا تو "سیاہ آمدنی" یا پھر آمدنی کا وہ ذریعہ جو ہر جوان عورت کے لئے کھلا ہوتا ہے بشرطیکہ وہ گناہ و عذاب کو کچھ نہ سمجھتی ہو۔ کہا جاتا ہے کہ محکمہ انکم ٹیکس کے بار بار تقاضوں کے باوجود کلدیپ انہیں کوئی اطمینان بخش جواب نہیں دے سکی ہے اور اگر اب بھی وہ محکمہ کو مطمئن نہ کر سکی تو اسے چھپائی ہوئی آمدنی کا نوگنا ٹیکس بطور جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔

▼ امریکہ جانے والے ہندوستانی فلمی "وفد" کے ممبران امریکی فوجی اکاڈمی کے باہر، جہاں سے ویسٹ پوائنٹ کے میدان اور پہاڑ دیکھے جا سکتے ہیں۔ (فوٹو، امریکن انفارمیشن)

آپ کو

دہری غذائیت
کی ضرورت ہے
اچھی صحت برقرار رکھنے کیلئے

خود کو تندرست، توانا، اور چست بنائے رکھنے کیلئے آپ کو ایسی غذائیت کی ضرورت ہے جو آپ کے ضائع شدہ نسیجوں کی دوبارہ تعمیر اور روزانہ صرف ہونے والی توتوں کو بحال کرے، اسکاٹس ایملشن کی خوراک جس میں ٹانک کی خصوصیات ہیں آپ کی روزمرہ کی خوراک میں ایک بیش بہا اضافہ ثابت ہوگی۔

بیماریوں کی مزاحمت

یوں آپکی صحت عام طور پر اچھی کیوں نہ ہو مگر بیماری کا ایک ہی حملہ آپکو ہفتوں کیلئے بیکار کرسکتا اور آپکے کام اور مستقبل کو شدید نقصان پہنچا سکتاہے، اس لیئے بے پروائی سے کام نہ لیجئے بلکہ روزمرّہ اسکاٹس ایملشن کا استعمال جاری رکھ کر اپنے اندر بیماریوں کی مزاحمت کرنیوالی قوت بڑھایئے۔ ڈاکٹر لوگ ۷۹ سال اوپر سے اس کی سفارش کرتے آئے ہیں۔

۱- اسکاٹس ایملشن خالص مچھلی کا تیل ہے، یعنی بہترین قدرتی غذائی ٹانک جس میں وٹامن ڈی ہوتا ہے اسکاٹس کا ایک بڑا چمچہ ہڈیوں کی تعمیر کرنے کے معاملے میں دودھ کے چار گلاس کے برابر ہے۔
۲- اسکے اندر وٹامن اے آپ کو چھوت اور بیماریوں سے محفوظ رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ مچھلی کے تیل کی کوئی اور قسم اسکاٹس ایملشن سے بڑھ کر زود ہضم نہیں۔

SCOTT'S Emulsion
اسکاٹس ایملشن
جس کا ہر چمچہ صحت افزا ہے

ڈسٹری بیوٹرس
امپیریل کیمیکل انڈسٹریز (انڈیا) لمیٹیڈ
کلکتہ کوچن مدراس نیو دھلی بمبئی کانپور
S.3436

ملاقات

محترمی:

میں اداکارہ کامنی کوشل کے بہت قریبی حلقوں میں ہوں اور میں نے ہمیشہ اس امر پر تعجب کیا ہے کہ آپ کو اس کے متعلق اتنی درست اور نجی حیثیت کی اطلاعات کیسے مل جاتی ہیں فلمی اخبار (شمع: نومبر ۱۹۵۲) میں آپ نے اس کے متعلق یہ خبر شائع فرمائی ہے کہ وہ ابھی تک دلیپ کمار سے ملا کرتی ہے اس سلسلے میں ایک دل چسپ اطلاع آپ تک پہنچانا چاہتا ہوں:

۲۴ ستمبر کو اندھیری کے ماڈرن سٹوڈیوز میں جگا نجر کی شوٹنگ کے لئے کامنی کوشل آئی تھی۔ جب معمول سود صاحب اس کے ساتھ تھے شوٹنگ ختم ہونے پر وہ اپنی سُرخ رنگ کی اولڈز موبائیل کار میں گھر واپس جا رہی تھی کہ اس نے یکبار پر ڈرائیور سے گاڑی جوہو کی طرف موڑنے کو کہا۔ معلوم ہوا ہے کہ سود صاحب کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ آسے اوم پرکاش اور بلراج ساہنی سے مل کر شوٹنگ کے لئے اوقات اور تاریخیں مقرر کرنی ہیں۔ پتہ چلا ہے کہ بلراج ساہنی کے مکان پر اتر کر کامنی نے ڈرائیور کو ہدایت کر دی کہ صاحب کو چھوڑ کر جلدی واپس آجاؤ، اور کچھ دیر بعد جب کار واپس آگئی تو کامنی باندرہ پہنچی جہاں دلیپ کمار پہلے ہی اُس کے انتظار میں گھر پر بیٹھا تھا۔ معلوم ہو سکا ہے کہ رات کے ساڑھے آٹھ بجے تک دونوں نے گھل مل کر خوب باتیں کیں۔ اور الوداع کے وقت دونوں کی آنکھیں آنسوؤں میں ڈوبی ہوئی تھیں....

ش، ک، م

بمبئی

صفائی؟

محترمی:

اتفاقاً آپ کا.... پرچہ خریدا.... آپ نے مہتہ ہے

بازگشت

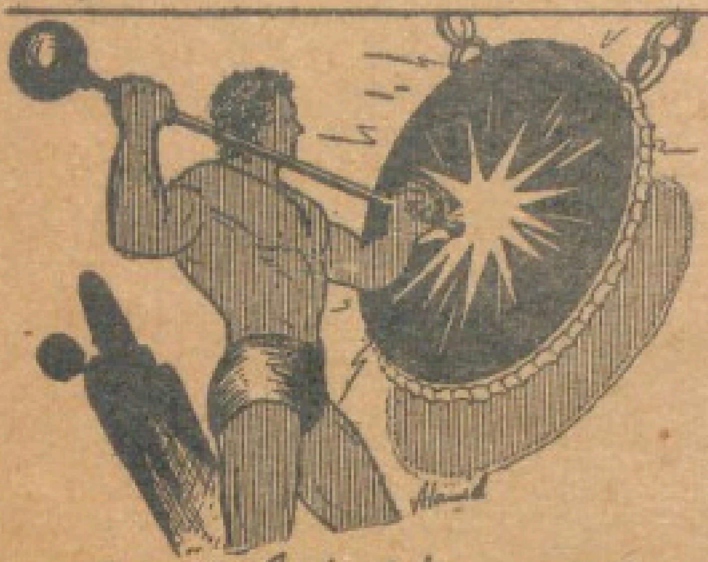

اس عنوان کے تحت مدیران شمع کے نام آئے ہوئے کچھ خطوط یا ان کے اقتباسات ہر ماہ پیش کئے جائیں گے۔ ضروری نہیں کہ مدیران شمع خط لکھنے والوں کے خیالات سے متفق بھی ہوں۔ خط بھیجتے وقت اپنا پورا پتہ لکھئے ورنہ خط شائع نہ ہو سکے گا

ہر ایک کے خلاف لکھا کرتے ہیں.... "تجارت" کے عنوان سے جو مضمون (شمع نومبر ۱۹۵۲: پردے کے پیچھے) لکھا ہے، اس سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ خدا کے فضل و کرم سے آپ دونوں بھائیوں (؟) کو شعر کہنا سکھا سکتا ہوں مدھوک صاحب کو بھی آپ لوگ غلط جان کر بدنام کر رہے ہیں۔ میں صرف فلمی ہی شاعر نہیں ہوں بلکہ ادب میری زندگی کی جان ہے۔

یہ تمام واقعہ آپ نے سراسر غلط لکھا ہے۔ کیا آپ اس وقت موجود تھے، اور اگر نہیں تھے تو اس طرح آپ کو بدنام کرتے ہوئے شرم نہیں آئی۔ میں نے آج تک جتنے بھی گانے لکھے، وہ سب طرز پر لکھے۔ میں ان شاعروں میں سے نہیں ہوں جو چرا کر یا خرید کر گانا بیچتے ہیں کبھی ملاقات ہوئی تو برملا گفتگو کروں گا.... آپ نے تو اپنا بن کر میرے سینے میں باتوں کے زہریلے نشتر چبھو دیئے ہیں۔

جس شاعر کا آپ نے ذکر کیا وہ کوئی شاعر نہیں تھا بلکہ ایک سکول سے نکلا ہوا نااہل لڑکا ہے جو متھرا سے بھاگ آیا تھا۔ لیجئے میں اس کا نام بھی بتا دیتا ہوں اس کا نام تیواڑی ہے۔ وہ اسی طرح ہر سٹوڈیو میں جا کر دوسروں کے گانے اپنے بتاتا ہے اس نے کئی شاعروں کے ساتھ یہ سلوک کیا۔ مجھ سے نہ رہا گیا، آخر کار میں نے مارا۔ اب تک تو اس نے سٹوڈیو میں قدم رکھا نہیں ہے، اور اگر پھر بھی ایسی حرکت کرے گا تو....

برائے کرم آپ ایسی خبریں سن کر شائع نہ کیا کیجیے، ورنہ کوئی آپ کی اچھی طرح خبر لے گا.... آپ کو فلمی شاعری سے کیا واسطہ آپ اپنا رسالہ نکالئے۔ میری تقدیر میرے ساتھ ہے.... زیادہ کیا لکھوں۔ فقط

حسرت جے پوری

بمبئی　　　　آر۔ کے فلمز

★ شمع کے اپنے نمائندے کی بھیجی ہوئی اس خبر کے متعلق حسرت صاحب اس ایک ہی خط میں پہلے لکھتے ہیں کہ یہ "سراسر غلط ہے" اور پھر اس نئے شاعر کا نام تک لکھتے ہوئے تسلیم کرتے ہیں کہ "آخر میں نے مارا"۔ اور اس نئے شاعر کے ساتھ ساتھ شمع کے مدیران کو بھی دھمکی دیتے ہیں کہ "کوئی آپ کی اچھی طرح خبر لے گا"۔

، مدیران

کچا چٹھا

محترمی:

.... ذاتی طور پر میں نہ تو کچا چٹھا کے حق میں تھا اور نہ مخالف۔ حق میں اس لئے نہیں کیونکہ یہ پرائیوٹ

زندگی کے متعلق ہوتا تھا اور آپ کا قلم ہمیشہ آرٹ پر ہی تنقید کرتا ہے اور پھر اس سے کسی کی دل آزاری بھی ہوتی تھی.... اس کا دوسرا رُخ قدرے صاف بھی ہے اور وہ ہے آج کل کے نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کا اندھا دھند اس فلمی لائین میں جانے کا شوق۔ "کچا چٹھا" کے تحت ان کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی سبق ہوتا تھا۔

آپ پروانوں کی رائے کو دیکھ کر جو قدم اٹھائیں گے میں اس کو خوش آمدید کہوں گا۔

انل کمار

مراد نگر

دو لاکھ روپے کا نوٹ

محترمی:

عادل رشید کا افسانہ "دو لاکھ روپے کا نوٹ" (شمع، اکتوبر ۱۹۵۲) ہمارے معاشرہ کی دکھتی ہوئی رگ پر ایک کاری نشتر ہے۔ میں افسانے کے مرکزی خیال سے گھنٹوں لطف اٹھاتا رہا۔ بڑی فنکارانہ خوبی یہ ہے کہ افسانے میں کرداروں کے نفسیاتی پہلو بھی نظر انداز نہیں کئے گئے ہیں میری طرف سے "شمع" اور عادل رشید کو مبارک باد....

نثار احمد

دہلی

محترمی:

....آخری سطور پڑھتے پڑھتے میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے.... چند سال قبل میں اس طرح سرمایہ داروں کے گھر کے چکر لگاتا پھرا تھا اور آخر میں میرے بھی ایک دوست رائے ہی نے مجھے تین دن کے فاقے کے بعد کھانا کھلایا اور میری مدد پانچ روپے کے نوٹ سے کی تھی۔ لیکن افسوس کے وہ اب اس دنیا میں نہیں....

مجھے اس کہانی پر کسی کی حقیقت کا شبہہ ہوتا ہے....

عاصم

برن پور

محترمی:

عادل رشید اپنے افسانے میں ایک جگہ لکھتے ہیں کہ "روپیہ اگرچہ خدا نہیں ہے، مگر خدا سے کم بھی نہیں ہے"۔... نعوذ باللہ یہ تو سراسر کفر بکنا ہوا....

اظہر حسین

کلکتہ

جلن

محترمی:

چونکہ کرشن گوپال عابد کے ناول جلن کی ایک قسط "شمع" میں ہر ماہ شائع ہوتی ہے، اس لئے پروانے اس کو بہت شوق سے پڑھتے ہیں۔

"جلن" کی ساتویں قسط (شمع: اگست ۱۹۵۲) میں لکھا گیا ہے کہ "مگر ابھی ماں کی حالت سدھری نہ تھی اس لئے کلب تو کیا اس نے کالج جانا بھی بند کر رکھا تھا"

....اور نویں قسط (شمع: اکتوبر ۱۹۵۲) میں راج کی تعریف میں کہا گیا ہے "آج تک اس نے کوئی لیکچر مس نہیں کیا"۔

اگر "آج تک" کا تعلق شروع سے ہے جب وہ کالج میں داخل ہوا تھا تو یہ غلط ہے۔ کیونکہ پہلے آ چکا ہے کہ اس نے ماں کی بیماری کے باعث کالج جانا بھی بند کر رکھا تھا۔

محمد اسلم

راولپنڈی

اختراع

محترمی:

شمع (اکتوبر ۱۹۵۲) میں معمہ ۲۹ کے ٹوکن کی عبارت کا آخری جملہ "میں ایڈیٹر شمع کے ہر فیصلہ کا پابند رہوں گا" قابل داد ہے "پابند رہوں گا" کس کی اختراع ہے؟ کاتب کی یا منیجر قانونی کی؟

غوث الدین سلطان

حیدرآباد دکن

★ کاتب کی

قسمت

محترمی:

اگرچہ شمع معمے حل کرنے اور ان میں انعام حاصل کرنے کا زیادہ تر دارومدار عقل و فہم پر ہے، پھر بھی میں یہ سوچے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس میں قسمت کا بھی ایک بڑا ہاتھ ہے، ورنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ شمع معمہ نمبر ۲۵ میں تو دو غلطی والے پہلا انعام پینتیس ہزار روپے حاصل کریں، اور شمع نمبر ۲۸ میں دو غلطی والوں کو صرف ایک روپیہ آٹھ آنے ہی بٹ جائیں، اور وہ بھی انعام میں اضافہ کرنے کے بعد!.... یا شمع معمہ نمبر ۲۷ میں تو ایک غلطی بھیجنے والے گیارہ ہزار پانچ سو روپے فی کس پائیں اور شمع معمہ نمبر ۲۸ میں محض دو روپے پندرہ آنے ہی انہیں ملیں۔

پھر بھی میرا خیال ہے، کہ شمع معمہ نمبر ۳۰ اور نمبر ۳۱ میں کوئی نہ کوئی خوش نصیب پورا پہلا انعام پانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ میں دعا کر رہا ہوں کہ وہ خوش نصیب میں ہی بن سکوں....

مجید احمد

کراچی

اس خرید کے لئے روپیہ فراہم کرنے میں آپ کی مدد کر سکتے ہیں

شمع معمے دہلی

ہر ماہ ہزارہا روپے کے انعامات

S.M.A/10

آپ جہاں کہیں بھی ہوں ...
ہمالیہ
بُکے سنو
استعمال کیجئے
کیونکہ یہ ہندوستانی آب و ہوا کیلئے خاص کر کے بنایا گیا ہے
چاہے کیسا بھی موسم ہو۔ آپ ہندوستان میں کہیں بھی ہوں۔ ہمالیہ بُکے سنو آپ کی جلد کو زیادہ خوبصورت و ملائم رکھے گا۔ اس کی خوشبو بھی دلآویز ہے۔
اِراسمِک کا ایک اور عمدہ پراڈکٹ

HBS 6A-X30UD
اراسمک کمپنی لیٹیڈ لنڈن کے لئے ہندوستان میں بنایا گیا

بشیر بدر

میرے گاہک

جو شے ملتی نہیں وہ مانگتے ہو
خدا کے واسطے یوں مت ستاؤ
محبت سیم و زر سے چاہتے ہو
محبت چاہتے ہو اور ہماری ؟
محبت چیز بازاری نہیں ہے
یہ وہ شے ہے جو رازِ زندگی ہے

مرے گاہک محبت چاہتے ہو
تم اپنے نوٹ لے سکتے ہو جاؤ
محبت کو گہر سے چاہتے ہو
یہ نادانی ہے، نادانی تمہاری
یہ نوٹوں کی خریداری نہیں ہے
سرور و سازِ کیفِ نغمگی ہے

غلط ہے مجھ سے اُمیدِ محبت
مری ہستی تو تخلیقِ جفا ہے
اُبھارا مجھ کو میری بے بسی نے
میں ہوں غمناک ارماں کا فسانہ
یہاں سائے ہیں اور پرچھائیاں ہیں
جوانی میری وہ گنگا ہے گویا
مرے ان قہقہوں میں تیرتا غم
مرے دل کے اجالے بجھ گئے ہیں
محبت کے کنول مرجھا چکے ہیں
تمہارا وہم ہے مسرور ہوں میں
میں باغی ہوں جہانِ فتنہ خو کی
بھڑک جاتے ہیں یہ خوابیدہ شعلے
جلادوں کاش انسانوں کی بستی
بجھادوں کاش ان آقوں کی شمعیں
میں جن کی روشنی میں لٹ رہی ہوں

کہ میں ہوں ناشناسائے محبت
مرا آئین محرومِ وفا ہے
نکھارا مجھ کو دستِ بے کسی نے
گلِ پژمردہ، خوشبو سے بیگانہ
برہنہ سرہیاں، رعنائیاں ہیں
گناہوں کو ہر اک نے آکے دھویا
مزارِ آدمیت پر ہے ماتم
اُمیدوں کے ستارے بجھ گئے ہیں
مری دنیا کے گل کمھلا چکے ہیں
شرابِ عیش سے مخمور ہوں میں
میں پیاسی ہوں مظالم کے لہو کی
مرے پوشیدہ طوفاں کے بگولے
لٹیروں، چوروں، حیوانوں کی بستی
کہ جن کی روشنی میں لٹ گئی ہیں
دیارِ بے کسی میں مٹ رہی ہوں

مری بکواس سے گھبرا گئے ہو
مجھے آغوش میں چاہو تو لے لو
مرے گاہک! مرے محبوب وقتی
ابھی شب ہے، برائے پیش دستی

پٹکے بغیر کپڑے سفید اور اُجلے دھوتا ہے!
S. 180-50 UD

اقبال مجید

چھاگل

ایک دن آیا جب ساون کی پھواروں میں کاشانۂ صبو کا ایک کمرہ تازے تازے پھولوں سے سجایا گیا۔ اور مہکتے ہوئے یاسمین کے پھولوں میں ایک لجائی ہوئی کنواری سرخ جوڑے میں لپیٹ کے بٹھال دی گئی۔

لوگ سمجھتے تھے کہ نواب صبو آفندی کی چار گھوڑوں والی مخصوص بگھی اب شہر کے اس بازار میں نظر نہ آئے گی جہاں کے باسی مصر کی لاچار خادماؤں کی طرح چلنے ایک رات کے آقاؤں کا انتظار کیا کرتے ہیں۔ جہاں خوبصورت اور نازک گلدانوں میں سجے ہوئے بے رنگ اور اداس پھول گھٹی ہوئی فضاؤں میں سسکا کرتے ہیں ——— لیکن نواب صبو آفندی کی بگھی اب بھی بازار کے اسی موڑ پر نظر آتی تھی جہاں اگروے آئی ہوئی ایک دبلی پتلی سی رقاصہ حسینہ نے شہر کے بیشتر حصوں میں شگوفے بکھیر رکھے تھے۔ نواب صاحب کی نباض نگاہوں نے اسے اپنی ملکیت جس رات بنایا وہ رات آکاش کی بلندیوں سے کندن برساتی رہی۔ کوٹھی کے کونے کونے سے گھی کے چراغ لو لگاتے رہے جشن اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ ختم ہوا۔ اور نواب تخلیہ میں چلے گئے ——— جہاں چاندی کی روپہلی کرنوں میں حسینہ کی خمار آگیں نگاہیں نواب آفندی کو نشہ پلاتی رہیں حسینہ رقص کرتی رہی نواب آفندی جھومتے رہے یہاں تک کہ بالاخانہ کی کھڑکیوں پر لہراتے ہوئے خوبصورت پردوں کی اوٹ سے آخری رات کی سرمئی سیاہی ڈوبتی نظر آنے لگی تو نواب اپنی حویلی واپس چلے آئے۔

لیکن اب نواب آفندی کے گھر ایک چاند سی دلہن آئی تھی جس نے گھونگھٹ ہٹنے پر سب سے پہلی بار نواب آفندی کو اپنے قریب پایا تھا اور یہی وجہ تھی کہ اس کی کائنات کے ذرے ذرے میں نواب آفندی ہی بسا تھا۔ وہی اس کا مالک تھا وہی اس کا دیوتا تھا اور وہی اس کی زندگی کی سب سے بڑی پونجی بھی ——— بیگم آفندی یہ نہیں جانتی تھی کہ اس کی اس پونجی کا حصے دار کوئی اور بھی ہے اور اس دیوتا پر آرتی اتارنے والی کوئی جوگن اور بھی ہے ——— لیکن ایک دن آیا جب آفندی کو اپنی ہی پونجی اپنے لئے بے مصرف اور فاتی معلوم ہونے لگی اور اپنا دیوتا اسے راکشس کے روپ میں ڈھلتا نظر آنے لگا۔ رات کے بھیانک سناٹے میں جب وہ نواب آفندی کے تصور کے ساتھ اپنی خواب گاہ میں سفید ریشم کی باریک جالیوں کی اوٹ سے انگڑائی لے کر ایک طویل سانس لیتی تو باہر باغ کی سوکھی ہوئی جھاڑیوں میں پھڑپھڑاتی ہوئی ہوائیں چیخا کرتیں ——— "بیگم آفندی یہ رات بھی گذر جائے گی۔ یہ جالیاں یونہی سرسراتی ہیں

نواب صبو ایک رقاصہ کی دولت اندھا دھند لٹا رہا تھا اور رقاصہ صرف اس لئے خاموش تھی کہ کہیں عورت کی وفاداری پر ٹھیس نہ لگ جائے .... اور جب نقد روپیہ لٹ گیا تو نواب نے زیورات پر ہاتھ صاف کئے

گی — یہ اندھیرے تیرے ارمانوں کو یونہی ڈستے رہیں گے! اُٹھ! امغدونیہ کی تتلی ہواؤں کی طرح، شراب کے جام سے ابلتے ہوئے جھاگ کی طرح اور اس طرح بڑھ کے نواب کو اپنے سینے سے لگا لے کہ دیوتا وجد میں آجائیں، یہ اندھیرے نور برسانے لگیں —"

آخر کار ایک رات یہی ہوا۔ نواب صبوآفندی ڈیڑھ بجے رات کے حسینہ کے یہاں سے واپس آیا۔ اور جب وہ کمرے کے اندھیرے میں سائے کی طرح حرکت کرنے لگا تو بیگم آفندی اٹھی اور بڑھ کر نواب کو اپنے سینے سے لگا لیا۔ پر وہ یہ نہ جان سکی کہ دیوتا وجد میں آئے یا نہیں، اندھیروں نے نور برسایا یا نہیں۔ بس وہ نواب کو پوری طاقت سے اپنے سینے سے لگائے رہی اور اس کی دبی دبی سسکیاں اندھیرے میں ابھرتی رہیں۔

بیگم کے آنسوؤں نے نواب صاحب کے رویے میں کچھ تبدیلیاں ضرور پیدا کیں۔ اور اس نے زیادہ تر وقت بیگم کی دلجوئی میں گذارنا شروع کیا۔ گو کہ پہلے پہل اسے ایک خلش ایک الجھن سے محسوس ہوئی لیکن پھر وہ عادی ہو گیا۔ دن کے مختلف اوقات کو ختم کر کے وہ حسینہ سے صرف شام کو تین گھنٹوں کے لئے ملتا تھا۔ وہ یہ جانتا تھا کہ بیگم کو اس سے والہانہ محبت ہے اور اس کا جواب اگر اسے نہیں ملے گا تو پھر محبت اور حکومت کرنے والا دل ٹوٹ جائے گا۔ اسے بیگم کی محبت کی قدر تھی، مگر حسینہ جس طرح اس کی زندگی میں داخل ہوئی تھی وہ اسے اتنی آسانی کے ساتھ جدا نہ کر سکتا تھا۔ وہ خاندانی نواب تھے۔ اس لئے حسینہ سے یوں چھٹکارہ پالینے کے خیال کو اپنی خودداری پر چوٹ سمجھتے تھے، اور اسی جذبے کے تحت وہ حسینہ سے ملتے رہے — وہ ہر روز شام کو صرف تین گھنٹے کے لئے حسینہ سے ملتے حسینہ ان کے سامنے انھیں مسحور کن اداؤں کے ساتھ ایک حسین رقص کرتی، اپنے ہاتھوں سے شراب پلاتی۔ اور نواب آفندی اس کے ملائم بالوں سے کھیلتے ہوئے اسے دوسری شام کا منتظر بنا کر چھوڑ آتے۔

بیگم آفندی کو معلوم ہو چکا تھا کہ نواب صاحب کی شام کہاں گذرتی ہے اسی لئے ایک دن نواب صاحب کے جانے سے پہلے بیگم آفندی نے انھیں اپنی جڑاؤ چھاگل جس کے دو نگ نکل گئے تھے مرمت کیلئے دی۔ نواب صاحب ان چھاگلوں کو لے حسینہ کے یہاں چلے گئے — حسینہ انھیں اپنے لئے نواب صاحب کا تحفہ سمجھی اور نواب صاحب کے بغیر کچھ کہے مسرت کے ساتھ انھیں اپنے ہاتھوں میں لے کر کہنے لگی

"چھاگلیں بہت خوبصورت ہیں نواب صاحب۔"

"اور قیمتی بھی ہیں —" نواب مسکرائے۔

"اچھا بہت قیمتی ہیں" حسینہ شرارت سے بولی "مجھ سے بھی قیمتی؟"

"کیوں؟"

"یہ میرے پیروں میں اچھی لگتی ہیں نا؟" حسینہ انھیں اپنے پیروں میں پہناتے ہوئے بولی۔

"نانا پہنو نہیں!" نواب نے بڑھ کے حسینہ کے ہاتھ سے چھاگلیں لے لیں۔

"بیگم کی چھاگلیں ہیں۔" وہ بولے "اگر تمہیں پسند ہیں تو اور بن جائیں گی۔ ارے اس سے اچھی بن جائیں گی — بس!"

"لیکن مجھے یہی پسند ہیں۔"

"دوسروں کی چیزیں نہیں دے سکتا حسینہ۔" نواب آفندی کچھ رنجیدہ ہو کر بولے — اور نہ معلوم کیوں اس شام رقص نہ ہوا، ساز نہیں ابھرے، جام نہیں چھلکے، حسینہ کے نازک ہونٹوں میں جذباتی پھڑپھڑاہٹ نہ ہوئی اس کے بالوں میں نواب کی انگلیاں نہ سرسرائیں بلکہ نواب سنار کی دوکان سے نگینی کو سست رفتاری سے لے کر گھر واپس آگیا

بیگم آفندی نے دیکھا اس کے قدم آج زمین پر سیدھے نہیں پڑ رہے ہیں۔ اس کی آنکھیں ہمیشہ کی طرح چڑھی نہیں ہیں۔ اور وہ چھاگلیں بن چکی ہیں، لیکن بیگم آفندی نے اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی محسوس کیا کہ نواب صاحب کسی ذہنی پریشانی میں مبتلا ہیں، ان کی طبیعت کچھ مضمحل ہے اور وہ کچھ اداس ہیں۔ نواب صاحب کی اس پریشانی کا موجب بیگم آفندی نے اپنے کو سمجھا، اور وہ خود بھی فکرمند ہو گئی۔

رات کو نواب اپنی مسہری پر اگر خاموشی سے دراز ہو گئے وہ کسی گہری فکر میں آنکھیں بند کئے غوطے کھا رہے تھے، وہ چپکے سے ان کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔ ساری حویلی میں ایک اداسی سی چھائی ہوئی تھی، گھر کے سارے نوکروں میں بھی اس اداسی کی ایک لہر دوڑ چکی تھی — بیگم آفندی نواب صاحب کے پاس کافی عرصہ تک خاموش ایک عجیب پیچ و پیش میں بیٹھی رہی۔ اور پھر کچھ سوچ کر اس نے آہستہ سے اپنا ہاتھ نواب صاحب کی پیشانی پر رکھ دیا — نواب نے دھیمے سے آنکھیں کھول دیں۔ بیگم نے کمرے کی خاموشی توڑ دی۔

"آپ کی طبیعت کچھ ناساز ہے؟"

"نہیں تو —" نواب نے مختصر سا جواب دے کر کروٹ لینا چاہی کہ بیگم آفندی نے اس کی باہوں کو اپنی طرف کھینچ لیا۔

"بات کوئی ضرور ہے۔" اس نے نواب صاحب کے پریشان بال سنوارے اور لاچاری سے بولی۔ "آپ کو میرے سر کی قسم مجھ سے تو نہ چھپائیے۔" اور پھر نواب صاحب کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہنے لگی "آپ کو مجھ پر اعتماد نہیں۔ کیا میں آپ کے غم میں شریک

نہیں ہو سکتی؟"

"کاش ایسا ہی ہوتا" نواب صاحب نے اسے غور سے دیکھا۔

"ایسا ہی ہوگا!"

"تم مجھے یقین دلاتی ہو؟"

"یقین کیجئے ——! آپ کو میری زندگی کے سفر میں میرے ساتھ رہنا ہے۔ کیا میں آپ کی زندگی کی لغزشوں پر آپ کا سہارا نہیں بن سکتی؟"

"ٹھیک ہے۔" نواب صاحب نے چھت کی طرف ٹکٹکی باندھے ہوئے کہا —— "مجھ سے ایک لغزش ہوئی ہے —— لیکن اب میں اسے لغزش نہیں سمجھتا ——" اور پھر نواب آفندی نے ایک جھٹکے کے ساتھ اپنا سر بیگم کی گود میں ڈال دیا۔

"بیگم ——" وہ گھٹی ہوئی آواز میں بولے —— "آخر کس طرح میں اتنی آسانی کے ساتھ حسینہ سے قطع تعلق کروں —— انسان کو اپنی زبان کا پاس ہونا لازمی ہے۔ آج اس نے تمہاری چھاگل مجھ سے مانگی —— تمہاری چیز تھی میں نے انکار کر دیا۔"

"حسینہ" بیگم زیر لب بڑبڑائی۔ اور اس کا دماغ سن ہو گا وہ خاموش رہی۔

دن گذرتے رہے اور ایک دن بیگم آفندی نے اپنی طبیعت کی ناسازگی کی بنا بتا کر نواب صاحب سے مجرے کی فرمائش کی اور اس تقریب کے ادا کرنے کے لئے حسینہ کو ہی منتخب کیا نواب صاحب نے پہلے تو کچھ آنا کانی کی لیکن جب بیگم نے نواب صاحب کو یہ یقین دلایا کہ حسینہ اس گھر میں ایک مہمان کی حیثیت سے ٹھیرے گی اور اسے کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے پائے گی تو نواب صاحب راضی ہو گئے —— نواب صاحب کے چار گھوڑوں والی شاندار بگھی پر حسینہ کو لایا گیا۔ کاشانۂ صبور کے آہنی پھاٹک پر بیگم آفندی نے اس کا شاندار استقبال کیا۔ رات کو محفل گرم ہوئی۔ محلہ کی تمام معزز بیگمات شامل ہوئیں اور جب ناچ دگانا ختم ہو گیا اور حسینہ واپس ہونے لگی تو بیگم آفندی نے اسے اپنے کمرے میں بلایا —— نواب صاحب بھی برابر ہی بچھی ہوئی کرسی پر دراز تھے۔ حسینہ کمرے کے اندر ادب سے داخل ہوئی ——

"تسلیمات عرض ہے بیگم صاحبہ"

"خوش رہو" بیگم آفندی قدرے مسکراتے ہوئے بولیں۔ "تمہاری آواز خوب ہے۔ ہمیں تمہارا گانا بہت پسند آیا۔"

"شکریہ بیگم صاحبہ" وہ ادب سے جھکی۔

"لو یہ اپنا انعام ——" بیگم آفندی نے انھیں چھاگلوں کو حسینہ کی طرف بڑھا دیا حسینہ کا شوق سے بڑھا ہوا ہاتھ یک بارگی رک گیا۔ اور وہ کچھ ہچکچاتے ہوئے بولی "یہ.... یہ چھاگلیں! بیگم صاحبہ —— یہ!"

"کیوں؟ —— تمھیں پسند نہیں؟"

"لونڈی کی کیا مجال جو یہ سمجھے۔" وہ گھبراتے ہوئے بولی۔

"تو پھر ہمارے خلوص میں کوئی شک؟"

"ہرگز نہیں۔ اگر سرکار انھیں اپنے سر سے سات بار نچھاور کر کے بھی بخشیں تو بندی اسے سر آنکھوں سے لگائے گی۔"

"نہیں —— تو مجھے خوشی ہوئی ——"

جب حسینہ مع تحفہ کے واپس چلی گئی تو بیگم آفندی نے کنکھیوں سے نواب صاحب کی طرف دیکھا، ان کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں ابھر آئی تھیں اور نگاہیں فرش پر جھکی ہوئی تھیں —— نواب صاحب پر کافی رات تک ایک سکتہ کا سا عالم طاری رہا بیگم آفندی ساری رات اپنی خواب گاہ میں کروٹیں بدلتی رہی

دوسری شام نواب صاحب حسینہ سے ملنے گئے۔ معمول کے خلاف حسینہ گھر پر موجود نہ تھی مکمل ایک گھنٹہ انتظار کرنے پر بھی نواب صاحب حسینہ سے نہ مل سکے دوسری شام بھی حسینہ انھیں نہ ملی اور چوتھی شام جب وہ ان سے ملی تو اپنے سر میں درد ہونے کا بہانہ کر کے زیادہ دیر باتیں کرنے سے انکار کر دیا —— نواب صاحب ایک نئی الجھن میں مبتلا ہو گئے۔ حسینہ کی اس یکا یک بے اعتنائی نے انھیں بہت دکھ پہنچایا۔ اور جس کا قصوروار انھوں نے بیگم آفندی کو ٹھیرایا۔ بیگم کی خاموش لیکن کاری ضرب نے نواب اور حسینہ دونوں کو تڑپا دیا تھا حسینہ کی اس بے رخی نے جو کہ نواب کے خیال میں بیگم کی وجہ سے وجود میں آئی تھی نواب کو دونوں سے سرکش بنا دیا۔ نواب غصے میں بیگم آفندی اور حسینہ دونوں سے انتقام لینے پر اتر آیا۔ اس نے حسینہ کے مقابلے پر آئی ہوئی رقاصہ سے پینگ بڑھائے، نواب کے ملاقاتیوں کی زبان پر اس کی نئی داشتہ کے چرچے ہونے لگے۔ وہ حسینہ کو جلانے کے لئے متواتر اسے دکھا دکھا کر اس کے مقابل کے کوٹھے پر جانے آنے لگا۔ لیکن حسینہ خاموش رہی جیسے نواب اس کی زندگی میں آنے والا کوئی انسان ہی نہیں تھا۔

نواب رات رات بھر کے بعد نشے میں دھت کاشانۂ صبور میں داخل ہوتا۔ گھر کے ملازم اسے سہارا دے کر بستر تک لاتے اور بیگم آفندی کی زخمی سسکیاں اسے لوری دے کر سلا دیتیں۔

چند ہی مہینوں میں نواب صبور آفندی کی ساری دولت لٹ گئی بیگم آفندی

کیا آج آپ نے میکلینس سے اپنے دانت صاف کئے تھے؟

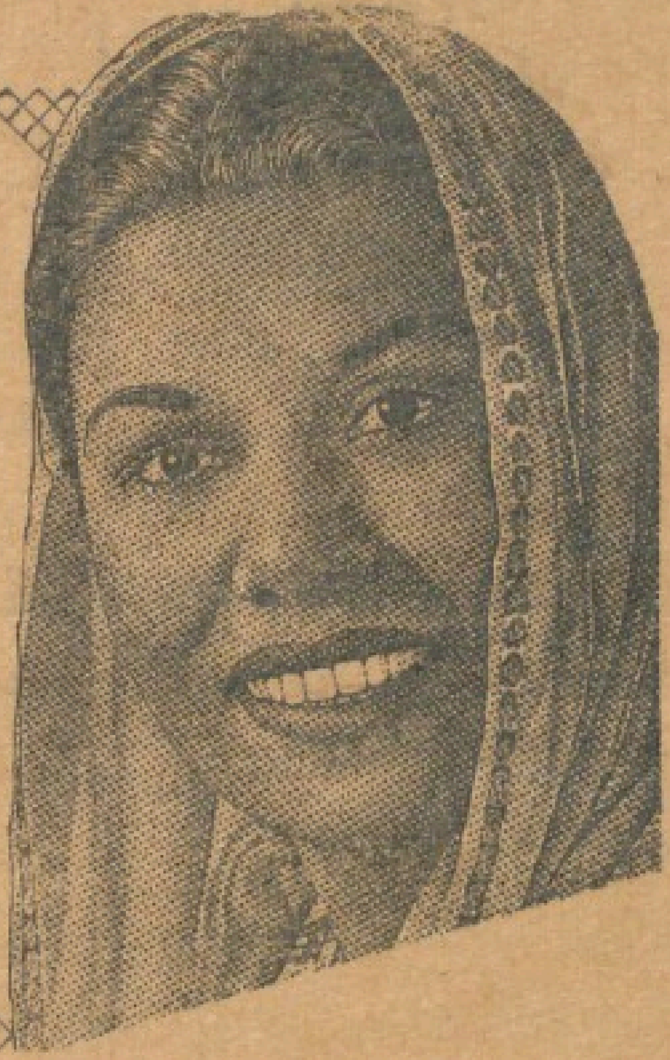

"...مجھے بچپن ہی سے میکلینس
ٹوتھ پیسٹ کی عادت ڈالی گئی
تھی، اور پچھلی مرتبہ جب میں نے
اپنے دانت ڈاکٹر کو دکھائے تو
اس نے ان کی صفائی اور
تندرستی کو دیکھ کر مجھے
مبارکباد دی تھی۔

جی ہاں! دیکھئے انہوں نے اپنے ٹوتھ پیسٹ کا کتنا اچھا انتخاب کیا ہے اور اس دلکش مسکراہٹ کے ذریعہ وہ اپنے چمکدار دانتوں کی نمائش پر کس قدر خوش ہیں۔ میکلینس پراکسائیڈ ٹوتھ پیسٹ نہ صرف دانتوں کو سفید بناتا ہے بلکہ مسوڑھوں کو مضبوط اور تندرست رکھنے کے ساتھ ساتھ سانس کو بھی خوشگوار رکھتا ہے۔ آپ بھی آج ہی سے میکلینس کی عادت ڈال لیجئے۔ اور میکلینس پراکسائیڈ ٹوتھ پیسٹ کا آج ہی سے استعمال شروع کر دیجئے۔ ہر روز — دن میں دو مرتبہ۔

اب بڑے سائز میں مل سکتی ہے، اور کفایت والے غیر معمولی بڑے سائز میں بھی

دانتوں کو زیادہ سفید بناتا ہے

مکمل معلومات کے لئے :- جے، ایل، موریسن سن اینڈ جونز (انڈیا) لمیٹڈ
پوسٹ بکس نمبر ۵۲۷، بمبئی ۱ پوسٹ بکس نمبر ۳۸۶ کلکتہ پوسٹ بکس نمبر ۱۳۷۰ مدراس

MTY-12 U

کے سینے میں دبی ہوئی اس میٹھی سی کسک نے آہستہ آہستہ اس کے ایک پھیپھڑے کو اپنا شکار بنا لیا۔ ڈاکٹروں نے اسے دق بتائی، وہ چھ ماہ تک موت اور زندگی کے درمیان ایڑیاں رگڑتی رہی اور جس دن اس نے انتہائی کرب اور جاں کنی کے عالم میں دم توڑا اسی دن نواب صاحب کی حویلی پر قرقی آ گئی اور بیگم آفندی کے جنازے کے ساتھ ساتھ نواب صبوآفندی کی جاہ و حشمت کا بھی جنازہ نکل گیا۔

وقت گردش کرکے اپنا دوسرا رخ لئے ناچ رہا تھا اور نواب صبو آفندی پھٹے حالوں ایک دیوانے کی طرح اس ناچ کو دیکھ رہا تھا۔

ایک دن حسینہ نے اپنی بگھی پر ٹھنڈی سڑک پر گذرتے ہوئے نواب صبوآفندی کو دیکھ لیا۔ گو کہ نواب کے بدن پر قیمتی تنذیب کے انگرکھے کے بجائے ایک پھٹا ہوا میلا اور چیکٹ کرتا تھا۔ چہرے پر ویرانی برس رہی تھی۔ بالوں میں گرد اٹی تھی اور ننگے پیر چلنے سے ایڑیوں میں جگہ جگہ سے شگاف پیدا ہو گئے تھے جس میں زمین کی کیچڑ بھر گئی تھی۔ لیکن پھر بھی حسینہ نے اسے پہچان لیا۔ اس نے بگھی رکوا دی۔

"نواب صاحب" وہ انھیں حیرت سے سر سے پیر تک دیکھتے ہوئے بولی۔

"کون ہیں آپ؟ معاف کیجئے میں نے پہچانا نہیں"

"مجھے حسینہ کہتے ہیں جسے آپ کی غلامی کا شرف حاصل ہے"

"میری غلامی؟"

"جی نواب صبوآفندی کی غلامی"

"اوہ۔ پر میں تو نواب نہیں —— اور اگر میں بھول نہ رہا ہوں تو شائد آپ کنیز بھی نہیں، مجھے تو آپ کسی بڑے گھرانے کی شریف خاتون نظر آتی ہیں ——"

"آپ نے مجھے واقعی نہیں پہچانا نواب صاحب" وہ انتہائی سنجیدگی سے بولی —"میرے اندر کی عورت حقیقت میں ایک شریف خاتون ہے ——" اور یہ کہتے ہوئے اس کی حسین آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ وہ عاجزی سے بولی۔ "میرے ساتھ چلئے —— خدا کے لئے مجھے ایک بار موقع دیجئے"

نواب چپ رہا اور حسینہ نے اسے اپنی انتہائی منت اور سماجت سے منا لیا اس کی بے لوث عقیدت نے نواب صاحب کو ایک بار پھر نواب صبوآفندی کے روپ میں ڈھال دیا۔ اور ایک بار پھر اس کے تمام دکھ کہیں بہت دور کھو گئے —— اس کی راتیں پھر شراب میں ڈوبنے لگیں۔ اس کے دن پھر محفل رقص و سرود میں رنگنے لگے۔

وقت کے دوسرے ناچ نے نواب صبور کو اس وقت بھی آنکھوں کی روشنی نہ بخشی تھی وہ ایک رقاصہ کی دولت ادھا دھند لٹا رہا تھا۔ اور رقاصہ صرف اس لئے خاموش تھی کہ کہیں عورت کی وفاداری پر ٹھیس نہ لگ جائے، کہیں لونڈیوں کی ذات پر نمک حرامی کا دھبا نہ آ جائے۔ دولت لٹتی رہی۔ عورت کھلونے کی طرح ٹوٹتی اور ٹوٹتی رہی اور رقاصہ کے دل میں چھپی ہوئی شریف خاتون کی سسکیوں کو ترنم خیز سازوں کی جھنکاروں نے کبھی نہ ابھرنے دیا۔ اور جب نقد روپیہ لٹ گیا تو نواب نے زیورات پر ہاتھ صاف کئے

"یہ ہار پچاس ہزار کا ہے، پر آپ سے قیمتی نہیں —— بخوشی لے جائیے"

ہار کوڑیوں کے مول بک گیا۔ شراب چلی رقص ہوا اور نواب کا جھریوں دار ہاتھ پھر حسینہ کے آگے پھیل گیا۔

"یہ جڑاؤ کنگن پینتالیس ہزار کے ہیں —— نواب صاحب انھیں میں نے بہت عزیز سمجھا، لیکن آپ کی بات مجھے اس سے بھی زیادہ عزیز ہے ——"

کنگن بک گئے اور بازار کی سب سے اچھی کلاسیکی رقص کرنے والی رقاصہ مشتری بائی کی کوئی اچھوتی فرمائش پوری ہو گئی —— اور نواب نے پھر اپنا جھریوں دار ہاتھ حسینہ کی طرف پھیلا دیا۔

"یہ ٹیکہ میری ماں کی نشانی ہے" حسینہ اپنے آنسوؤں کو پیتے ہوئے بولی۔ "نواب صاحب مجھے اس میں بھی کوئی عار نہیں ——" اور یہ کہتے ہوئے اس نے نواب صاحب کے پھیلے ہوئے ہاتھ پر ٹیکہ رکھ دیا جیسے کوئی ہارا ہوا جواری اپنی سب سے آخری پونجی داؤں پر لگا دیتا ہے۔ لیکن حسینہ دوسرے داؤں کی طرح یہ داؤں بھی ہار گئی

نواب کا ہاتھ پھر پھیلا۔ اس بار حسینہ نے اس کے سامنے سیف کھولا جس میں سونے کی دو جڑاؤ چھاگلیں اور ایک نتھ باقی رہ گئی تھی۔

"یہ نتھ اور بچی ہے نواب صاحب ——" وہ گردن جھکائے مری ہوئی آواز میں بولی۔

"اور یہ چھاگلیں؟"

"نواب صاحب!" وہ سارے بدن سے کانپ گئی —— "یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ بیگم صاحبہ کا تحفہ۔ میں انہیں کسی قیمت پر نہ دوں گی"

"کیوں؟" نواب کے ماتھے پر شکن آگئی۔ "یہ تمہارے دوسرے زیوروں سے تو قیمتی نہیں ہیں۔"

"قیمت! ان کی قیمت تو میں جانتی ہوں نواب صاحب — یہ بہت قیمتی ہیں۔! اپنے ان زیوروں کو میں نے عورت بیچ کر پایا تھا۔ لیکن ان چھاگلوں نے مجھے وہ عورت دوبارہ واپس کی ہے۔" حسینہ کی آنکھوں سے بے تحاشہ آنسو بہنے لگے۔ "نواب صاحب" اس نے بڑھ کر ان کی گردن میں دونوں بانہیں ڈال دیں اور اپنا آنسوؤں سے بھیگا ہوا چہرہ ان کے سینے پر رگڑتے ہوئے بڑبڑانے لگی "ان چھاگلوں میں میرے غلیظ حسن کا پرتو نہیں۔ بلکہ ایک بیوی کا اپنے شوہر کے ساتھ وفاشعاری کا عظیم جذبہ ہے۔ اس میں عورت کا خلوص اور محبت کی جھلکیاں ہیں — وہ تڑپ اٹھی "نواب صاحب! ایک عورت اپنی آنکھوں کے سامنے ان پاکیزہ جذبوں کو نیلام ہوتے نہ دیکھ سکے گی — میں انہیں نہ جانے دوں گی — میں اب وہ عورت نہ بکنے دوں گی۔"

"تیرا دماغ خراب ہے۔" نواب تیزی کے ساتھ چیخا۔ اس کے مونہہ سے شراب کا بھبکا آیا۔ اس نے ایک دم آگے بڑھ کر بہت تیزی کے ساتھ حسینہ کو ایک جھٹکا دے کر الگ دھکیل دیا۔

"نواب صاحب — نہیں نہیں!!" وہ چیخ کر نواب سے پھر چمٹ گئی۔ "انہیں نہ لے جایئے خدا کے واسطے نواب صاحب! انہیں نہ لے جایئے — میری زندگی لے لیجئے لیکن انہیں ہاتھ نہ لگایئے" نواب نے متعدد بار اپنے کو حسینہ سے چھڑانے کی کوشش کی لیکن وہ پاگلوں کی طرح نواب کو اپنی باہوں میں بھینچے رہی۔ اور دیوانہ وار بڑبڑاتی رہی۔

"میں اپنی زندگی دے سکتی ہوں پر یہ چھاگلیں نہیں دے سکتی۔ نواب صاحب میری زندگی لے لیجئے — لیکن یہ!"

اور نواب کے جھریوں دار ہاتھ کی سخت گرفت نے یکبارگی حسینہ کا گلا دبوچ لیا۔

وہ مر گئی — مگر اس کے اندر چھپی ہوئی دوسری عورت نے دوامی زندگی حاصل کر لی

اسی رات شہر میں سب سے اچھا کلاسیکی رقص کرنے والی رقاصہ مشتری بائی گولی سے اڑا دی گئی۔ اور جب قاتل پکڑا گیا تو اس نے پھانسی کے پھندے کو مسکراتے ہوئے اپنے ہاتھ میں لے کر صرف اتنا ہی کہا۔

"مشتری بائی! تیرے سیٹھ کی لائی ہوئی ستر ہزار کی چھاگل میری چھاگلوں کے مقابلے میں نقلی تھیں۔ بالکل جھوٹی — اور اندھی مجھے افسوس ہے کہ تو بھی میری طرح دھوکہ کھا گئی —!"

شمع معمے ہر ماہ ہزاروں روپے کے انعامات ایمان داری سے تقسیم کرتے ہیں۔

جلاؔل ملیح آبادی

ترکِ اُلفت

دل تری یاد پہ ناراض بھی مجبور بھی ہے
تیری فرقت میں کچھ افسردہ بھی مسرور بھی ہے

کیا کروں دل کو، اسے چین نہیں تیرے بغیر
ورنہ گلزار بھی ہے، بادۂ انگور بھی ہے

کچھ تو یہ بات تھی، تم پاسِ وفا کر نہ سکے
اور کچھ زہرہ جبینوں کا یہ دستور بھی ہے

بات کیا یہ تو نہیں، تم سے بہت دور ہیں ہم
دل ہے پہلو میں، مگر جیسے بہت دور بھی ہے

دل کو کیا کہیے! کہ تھا ترکِ ملاقات پہ شاد
اور اب ترکِ ملاقات پہ رنجور بھی ہے

ترکِ الفت کی قسم آپ نے کھائی ہے جلاؔل
آپ کہتے ہیں! مگر دل کو یہ منظور بھی ہے

اخگرؔ مشتاق

فِکر و فن

اللہ رے دم سیرِ چمن شوخیِ رفتار
ہر لوچ میں ہے موجِ مے ساغرِ سرشار

کیا پوچھتے ہو شامِ الم دل کی کشاکش
مرنے پہ بھی راضی نہیں جینے سے بھی بیزار

یا ایک جھلک ایک نظر ایک تبسم
یا ساتھ لیے جاؤ مری حسرتِ دیدار

ہر چند ابھی کل ہی چھٹا ہم سے نشیمن
ہوتا ہے یہ محسوس ہیں برسوں کے گرفتار

کیا اس کو خبر، اس کی جدائی میں کسی کے
نالے بھی جگر سوز ہیں نغمے بھی شرربار

سنتے ہیں کھٹکنے لگا دنیا کی نظر میں
اخگرؔ، وہی اک شعلہ نوا شاعرِ بیدار

خطرہ
اندھیرے میں
تاک میں رہتا ہے
اور جب آپ دیکھ سکتے ہیں تب محفوظ ہیں
اندھیرے میں ہر قدم کسی سنگین امکانی خطرے یا اس سے بھی بدتر خطرے یا زخم کی طرف ایک قدم ہے۔
ایک ایوریڈی ٹارچ جس میں ایوریڈی بیٹری بھری ہو آپ کو کسی دھوکے کے بغیر چمکتی روشنی دیتا ہے۔ آپ کو اور آپ کے اہل خاندان کو اندھیرے کے خطروں سے محفوظ رکھتا ہے۔
آپ بالکل محفوظ ہیں جب آپ بھروسہ کرتے ہیں
EVEREADY
TRADE-MARK
ایوریڈی ٹارچ اور سیل پر
ایوریڈی بیٹریاں تازہ ہوتی ہیں اور عرصہ تک کام دیتی ہیں وہ استعمال کے دوران میں بھی طاقت بحال کر لیتی ہیں اس کا کوئی نعم البدل قبول نہ کیجئے بلکہ ہمیشہ بہترین چیز لینے پر اصرار کیجئے۔
نیشنل کاربن کا تیار کردہ
ٹارچ میں ایک فاضل بلب ہولڈر بھی نیچے کی سطح میں ہوتا ہے اسے دیکھ لیجئے اور ٹریڈ مارک کو بھی
نوٹ:۔ کیا کبھی آپ کو ایوریڈی ٹارچ کے ذریعہ کسی حیرت انگیز واقعہ کا تجربہ ہوا ہے؟ اس کے بارے میں پوسٹ بکس ۲۱۲۸، کلکتہ ۱ کے پتہ سے لکھئے، اور ممکن ہو تو تصدیقی تصویریں بھی بھیجئے، اگر ہم نے آپ کی کہانی قبول کر لی اور اسے ایوریڈی کی نشر و اشاعت کے لئے استعمال کیا تو اس کے صلہ میں ہم آپکو ۵۰ روپیہ ادا کرینگے جو کہانیاں قبول نہیں کی جائینگی انہیں واپس نہیں کیا جائیگا۔ تمام معاملات میں ہمارا فیصلہ ناطق ہوگا

فاروق احمد

غلطی

وہ وارڈ میں سے گذرتے ہوئے تیزی سے نئے مریضوں کو دیکھنے لگی۔ کیونکہ ڈاکٹر کے آنے سے پہلے وہ سارے نئے کیس دیکھ لینا چاہتی تھی۔ مریضوں کی کراہٹ اور اسٹاف کے قدموں کی چاپ سے وارڈ میں ایک مدھم سا شور تھا۔ وہ جلد جلد دیکھنے جارہی تھی۔

نمبر ۱۲ ——— ایپنڈ سنٹری ——— نمبر ۱۴ انٹرک ——— نمبر ۱۵ ——— آرتھرائی ٹس ——— نمبر ۱۷ یہاں آکر وہ رک گئی۔ اس پلنگ پر ایک نوجوان مریض تھا وہ اس کو بھی اسی طرح جلد جلد دیکھ کر بڑھ جانا چاہتی تھی لیکن وہ اسے بری طرح گھور رہا تھا یہی چیز اسے بے چین کردیتی تھی۔ وہ کسی کی گھورتی ہوئی نظریں کبھی برداشت نہیں کرسکتی تھی۔ وہ غصے سے تقریباً چیخ پڑی۔ کیا تکلیف ہے تم کو ——؟

مریض اس کے اس طرز عمل سے بوکھلا گیا: "جی —— جی ہاں۔ مجھے تکلیف ہے:"

اسے ایسا معلوم ہوا کہ وہ اس کا مذاق اُڑا رہا ہے "شٹ اپ" وہ دوبارہ چیخی اور آگے بڑھ گئی۔ اور دوسرے مریضوں کو دیکھنے لگی لیکن وہ اب بھی برابر بے چینی محسوس کررہی تھی اسے ایسا معلوم ہورہا تھا کہ مریض اب بھی اسے گھور رہا ہے۔ وہ بالکل بوکھلا گئی۔ اس کے لئے تو نروس ہونے کی بات ہی تھی وہ سب کچھ برداشت کرسکتی تھی۔ کوئی اسے بنائے، کوئی اس پر فقرا کسے۔ وہ کسی چیز کی پروا نہیں کرتی تھی۔ بلکہ کبھی کبھی اس کا جواب بھی دے دیتی تھی۔ لیکن کسی کا اس کو گھورنا بڑی تکلیف دہ چیز تھی۔ اس کا سکون ختم ہوجاتا جسم میں سنسنی سی ہوتی اور ہاتھ پاؤں تھرتھرانے لگتے۔ پچھلے سال ہی جب وہ عملی امتحان میں ایک سلائیڈ تیار کررہی تھی تو اس نے محسوس کیا کہ دور بیٹھا ہوا ممتحن اسے بہت دیر سے گھور رہا ہے۔ وہ اسی قدر بوکھلائی کہ متھلین بلو کی بوتل اس کے ہاتھ سے گر گئی اور سارا رنگ میز پر پھیل گیا۔ کتنی خفت اٹھانی پڑی تھی اس کو اس سے!!!؟ اور آج وارڈ میں یہ مریض اس کو گھور رہا تھا کم از کم وہ ایسا ہی سمجھ رہی تھی۔ وہ اپنا راونڈ جاری نہ رکھ سکی، اور ڈاکٹر کے آنے سے پہلے ہی وارڈ سے چل دی۔

دوسرے دن جب وہ وارڈ میں داخل ہوئی تو سب سے پہلے اس کی نظر پلنگ نمبر ۱۷ پر پڑی گئی۔ اس نے دیکھا کہ مریض آج پھر اسے گھور رہا ہے: "اُف مرے معبود۔ کیا میں اپنا کام جاری رکھ سکوں گی" وہ جھنجلا اٹھی۔ اور اسے آج چند کیس بھی لینا تھے۔ کیس تو اسے کل ہی مل جاتا اگر

اس مریض کی مسکراہٹیں دن بدن بڑھتی جارہی تھیں۔ اسے ایسا معلوم ہوتا کہ وہ اپنی مسکراہٹ میں کہہ رہا تھا "تم آگئے میرے محبوب !!!!" وہ چاہتی تھی کہ اس سے کوئی غلطی ہوجائے، کوئی ایک غلطی، تاکہ ایک زوردار تھپڑ مار کر وہ اس کا عشق ٹھنڈا کردے۔

وہ ڈاکٹر کے آنے تک ٹھیرتی۔ مگر ـــــ یہ دیدہ باز! ذلیل!! کمینہ!!!" وہ بڑبڑانے لگی اور وارڈ کے پاس کھڑی ہو کر ڈاکٹر کا انتظار کرنے لگی۔

اور ڈاکٹر کے آنے پر اسے چند کیس مل گئے۔ مگر اس کی پریشانی دوچند ہو گئی جب اس نے دیکھا کہ ان میں یہ مریض بھی شامل ہے۔ اور پھر وہ سوچنے لگی آخر ڈرنے کی بات کیا ہے۔ وہ بھی ان تمام مریضوں میں سے ایک معمولی مریض ہے۔ طب کے پانچویں سال کی طالبہ ایک معمولی مریض سے ڈر جائے" ہنہ" معمولی شخص ـــــ! حقیر ہستی ـــــ!! اور اسے محسوس ہوا کہ اس کا احساس کمتری جاتا رہا۔ اور وہ لمبے لمبے ڈگ بھر کے اس کے پاس گئی اور ہسٹری لینے لگی اس نے بہت ہی رعب سے پوچھا" تمہارا نام ـــ؟"

"جی میرا نام ظہیر ہے" مریض نے بڑے ادب سے جواب دیا۔

"اور عمر؟"

"جی ۲۵ سال۔"

"اور کام کیا کرتے ہو؟" اس نے تقریباً ڈانٹتے ہوئے پوچھا۔ آخر اسے اپنا رعب جو جمانا تھا۔

"جی میں نے اسی سال بی اے کا امتحان دیا ہے" مریض نے فخر سے کہا۔ کم از کم اسے تو ایسا ہی محسوس ہوا۔

"اوہ۔ واقعی بڑا کمال کر دیا!" وہ طنزیہ کہنے لگی۔

"شکریہ۔ ڈاکٹر صاحبہ" مریض مسکرا کر کہنے لگا۔

اور وہ پھر بوکھلا گئی: "شادی شدہ ہو؟" وہ جلد جلد ان ابتدائی چیزوں کو ختم کر ڈالنا چاہتی تھی۔

"نہیں" ۔ مریض پھر مسکرا دیا۔

اور وہ بوکھلا گئی: "کتنے بچے ہیں ـــــ؟؟" وہ ایک قہقہہ مار کر ہنسنے لگا۔ دسمبر کے ان سرد دنوں میں اس کی پیشانی پر پسینے کے قطرے نمودار ہو گئے۔ کسی نہ کسی طرح سے اس نے یہ ابتدائی سوالات ختم کر لئے۔ اور بھاگ کھڑی ہوئی۔ اسے ابھی مریض کا امتحان بھی کرنا تھا لیکن اس نے اس چیز کو کسی اور وقت کے لئے ملتوی کر دیا۔ اور وہ دوسرے مریضوں کو دیکھنے لگی۔ لیکن پھر بھی وہ محسوس کر رہی تھی وہ مریض برابر اسے دیکھے جا رہا ہے۔

ایکدم ایک نیا خیال اس کے دل میں پیدا ہوا" کیا وہ اس سے محبت کر رہا ہے؟؟" اس نے سوچا۔ بالکل یہی بات ہو گی اور پھر وہ مسکرا دی۔ ایک طنزیہ مسکراہٹ! ایک معمولی گریجویٹ اس کی محبت کے خواب دیکھ رہا ہے۔ اس کی محبت کے جو عنقریب ڈاکٹر ہو جائے گی۔ "ہنہ" وہ ہنس دی۔ خود اس کی کلاس کے کئی لڑکے اس کے لئے کتنے بے چین تھے۔ مگر وہ کیا پرواہ کرتی ہے کسی کی۔ محسن نے تو شادی کی درخواست بھی کر ڈالی تھی۔ لیکن اس کے ایک ہی تھپڑ نے نہ صرف اسے ہی سیدھا کر دیا تھا بلکہ دوسرے لڑکے بھی اس سے ڈرنے لگے تھے۔ اور یہ معمولی آرٹس کا گریجویٹ۔ وہ اس کی کیا پرواہ کرتی ہے۔ اس نے حقارت آمیز نظروں سے اسے دیکھ کر اپنے سر کو جھٹکا دیا" ہنہ" اور مریضوں کو دیکھنے لگی۔

دوسرے دن وہ اسی مریض کے پاس گئی اور بہت ہی سکون کے ساتھ اس کا معائنہ کیا۔ مریض اس کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے اب بھی مسکراتا تھا۔ مگر وہ کیا پرواہ کرتی اس کی۔ اور پھر بلا کسی پریشانی کے ہر روز وہ اپنے کیس دیکھا کرتی۔ اس مریض کو بھی۔ لیکن اس کی مسکراہٹیں دن بدن بڑھتی ہی جا رہی تھیں جب وہ اسے آتا دیکھ کر مسکراتا تو اسے غصہ آ جاتا اسے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنی مسکراہٹ میں کہہ رہا ہے" تم آ گئے میرے محبوب ـــــ!!! وہ جھنجلا اٹھتی۔ مگر وہ کیا کر سکتی تھی اس کا۔ مسکرانا تو کوئی قابل اعتراض بات بھی نہیں تھی۔ وہ چاہتی تھی کہ وہ کچھ کہہ دے۔ کوئی قابل اعتراض بات۔ کوئی غلط حرکت۔ تاکہ ایک ہی زوردار تھپڑ سے وہ اس کا عشق ٹھنڈا کر سکے۔ مگر ایسا ہوتا ہی نہیں تھا۔ بڑا ہوشیار تھا وہ۔ اپنے کو گرفت میں آنے ہی نہ دیتا تھا۔

اور جب وہ اسٹیتھسکوپ سے اس کے دل کی حرکت سنتی تو اسے آواز آتی۔

"دھک دھک، دھک دھک، الفت ہے، محبت ہے، تم سے، تم سے۔ دھک دھک۔"

اور وہ غصے میں آ کر آلہ اپنے کان سے نکال لیتی۔ کتنا بدمعاش ہے یہ! ہر طریقے سے اظہار محبت کی کوشش کرتا ہے حتیٰ کہ اس کے دل کی دھڑکنوں میں بھی وہی الفت اور محبت ـــــ اور اسے رونا آ جاتا۔

اور ایک دن وہ ڈاکٹر کے ساتھ راونڈ میں تھی تو ڈاکٹر نے کہا" مس ناہید آپ کے کیس کا کیا حال ہے۔"

وہ بہت ہی اکڑ کر مریض سے پوچھتی" کیوں۔ کیسا مزاج ہے۔"

وہ مسکرا دیا۔" اب حال ذرا ٹھیک ہے۔" اسے ایسا معلوم ہوا جیسے وہ کہہ رہا ہے" تمہارے چلے جانے کے بعد بڑا بے چین تھا۔ اب تم آ گئے۔ حال اچھا ہے۔" وہ جھنجلا اٹھی مگر کوئی اس کی بات سمجھتے ہی تو نہ تھے۔ ڈاکٹر بھی تو مریض کی یہ حرکت محسوس نہیں کر رہا تھا وہ غصے سے اپنے ہونٹ کاٹنے لگی۔

ڈاکٹر نے کہا" ہاں۔ اب آپ بہت جلد صحت مند ہو جائیں گے۔ اور آپ کو گھر جانے کی اجازت مل جائے گی۔"

"جی ـــ!" اور مسکرا کر وہ اسے دیکھنے لگا۔ اسے ایسا معلوم ہوا کہ وہ کہہ رہا ہے۔

اب کسے ضرورت ہے یہاں سے جانے کی تمہیں چھوڑ کر کیسے جا سکتا ہوں میں۔ میں تو یہیں ہوں گا۔ ہمیشہ! تا ابد!! ایک طویل اور لامتناہی عرصے تک!!!" اس کا چہرا سرخ ہوگیا اور غصے سے اس نے مٹھیاں بھینچ لیں۔

یہ چیزیں اس کے لئے وبالِ جان ہوگئی تھیں اس کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ۔ اف کتنی مصیبت میں گرفتار ہوگئی تھی وہ۔ ایک ناقابلِ برداشت تکلیف۔ ایک نہ ختم ہونے والی طویل روحانی اذیت۔ اور پھر ہر روز۔ ہر وقت وہی "تم آگئے مرے محبوب! تمہارے آجانے سے حال اچھا ہے!!"۔ الفت ہے ۔۔۔ محبت ہے ۔۔۔ تم سے ۔۔۔" وہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ جاتی۔ یقیناً اب وہ پاگل ہوجائے گی۔ خدایا! آخر وہ اب کیا کرے۔ اس مصیبت سے کیسے پیچھا چھڑائے؟؟ لیکن اس نے کیا کیا نہیں کیا اس کے لئے! اس نے تو خود کئی بار اسے جذبات دلائی تھی تاکہ اس سے کوئی حرکت سرزد ہوجائے۔ اور وہ تھپڑوں سے اس کی تواضع کرے۔ آخر کونسی چیز تھی جو اس نے نہیں کی۔ دیر تک اس سے مسکرا مسکرا کر باتیں کیں۔ معائنہ کرتے وقت کئی بار اس کے سینہ پر ہاتھ رکھ کر دل کی دھڑکنیں محسوس کرتی۔ حتیٰ کہ ایک مرتبہ تو سینہ دبا کر دیکھتے دیکھتے اس نے عمداً اپنے رخسار اس کے ہونٹوں سے بہت قریب کر دیئے تھے۔ تاکہ وہ اس کا بوسہ لے لے، اور پھر وہ تھپڑ مار مار کر اس کا بھرکس نکال دے اور ہاسپٹل سے ڈسچارج کروا دے۔

مگر کتنا ہوشیار تھا وہ۔ سب کچھ کرتا۔ سب کچھ کہتا۔ مگر کوئی چیز بھی قابلِ گرفت نہیں وہی "تم آگئے میرے محبوب!" "حال اچھا ہے!!" "الفت ہے۔ محبت ہے تم سے۔ دھک دھک" مگر جیسے ہاسپٹل کے سارے اسٹاف کے کان بہرے ہوگئے تھے۔ وہ اندھے ہوگئے تھے۔ کچھ سمجھتے ہی نہیں کچھ سنتے ہی نہیں۔ "ذلیل۔ کمینہ۔ پاجی"۔ مارے غصے کے وہ اسے گالیاں دینے لگی۔

اور پھر ایک دن ہاسپٹل جاتے ہوئے اس نے ارادہ کرلیا آج خواہ کچھ ہی ہو۔ خواہ وہ کوئی حرکت کرے نہ کرے وہ اسے ضرور ڈانٹے گی۔ تھپڑ مار مار کر بھرکس نکال دے گی اور اسے ڈسچارج کروا دے گی۔ جب وہ پرجوش حالت میں تیز تیز چلتی ہوئی اس کے پلنگ کے قریب گئی تو اس نے دیکھا کہ وہاں ایک لڑکی کھڑی ہے۔ مریض اسے دیکھ کر مسکرا دیا اور اس کا تعارف لڑکی سے کرانے لگا "یہ مس ناہید ہیں۔ فقط میری کی طالبہ۔ بہت اچھی ڈاکٹر ہیں" وہ خوش ہوگئی کہ آج موقع ہاتھ آیا اور اپنے ہاتھ زور زور سے رگڑنے لگی تاکہ کس کر ایک تھپڑ لگائے۔ مریض کہے جا رہا تھا "ان کی صورت میری مرحومہ بہن سے بہت ملتی ہے اس لئے میں ان کو بہت دیکھا کرتا ہوں"۔ اس کے رگڑتے ہوئے ہاتھ ایک دم رک گئے۔

(بقیہ صفحہ ۵۰ پر)

قسطوں پر

اپنی نئی سائیکلیں خریدیئے

خریداروں تک ۰۰۰۰ ۱۹۶ روپے کی سائیکلیں پہنچائی بھی جاچکی ہیں قیمتوں میں آخری کمی کی گئی ہے۔ اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیجئے۔

نادر پیشکش: ۲۵ فی صدی پہلے، اور باقی چھ ماہانہ قسطوں میں انگلستان کی سائیکلیں -/۱۸۰ روپے۔ ہند: -/۱۳۸

ہرکولیس: -/۲۲۰، بی ایس اے: -/۲۳۶، ریلے سپر: -/۲۴۰

ڈائنموسیٹ: -/۲۸

شرائط کے مطابق جلد از جلد پہنچائی جائے گی۔ بالکل نیا مال۔ اصلی پرزوں اور ڈنلپ ٹائر، ٹیوب اور گدی کی گارنٹی۔ اپنا پورا پتہ اور قریب ترین ریلوے سٹیشن کا نام تحریر کرتے ہوئے، فوراً اس پتہ پر لکھئے۔

Midland Trading Co. Ltd.,

Post Bag 1987, Bombay 1.

اپنے بچے کے لئے ایک نئی تین پہیہ سائیکل

روانی سے چلنے کے لئے مضبوط بنی ہوئی قیمت ۲۵ روپے سے کم کرکے صرف ۱۵ روپے کردی گئی ہے۔ فوراً آرڈر دیجئے، اور اپنے قریب ترین ریلوے سٹیشن کا نام ضرور لکھئے۔

Midland Trading Co. Ltd.

Post Bag 1987, Bombay 1.

کہیں بھی ، کبھی بھی

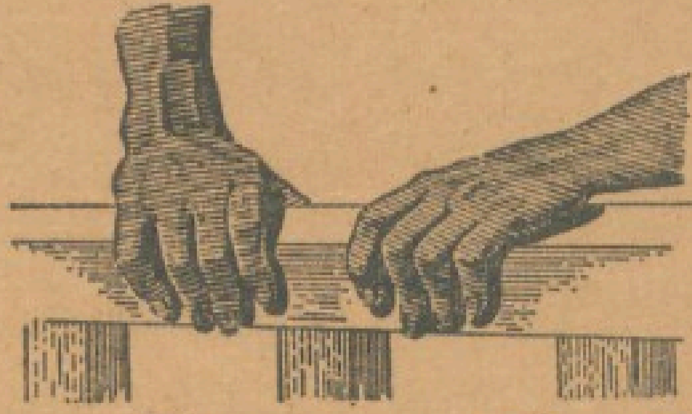

میل کے جراثیم آپ کے ہاتھوں کو لگ کر

جسم پر بھی پھیل سکتے ہیں

خطرہ مول نہ لیجئے

ہاتھ دھونے اور غسل کرنے کے لئے ہمیشہ

لائف بوائے صابن

استعمال کیجئے

یہ میل کے جراثیم سے آپ کی حفاظت کرتا ہے

L. 220-50 UD

صہبا بانو بیگم

موجِ صہبا

جوانی کے جذبات سے کھیلتی ہوں — تمہارے خیالات سے کھیلتی ہوں
ابھی ماہ و انجم ہیں میرے کھلونے — ابھی چاندنی رات سے کھیلتی ہوں
ابھی بے نیازِ ستم ہے مرا دل — ابھی میں عنایات سے کھیلتی ہوں
ابھی ہے نگاہوں میں رفتارِ عالم — ابھی انقلابات سے کھیلتی ہوں
تصور کی رنگینیاں کچھ نہ پوچھو — فریبِ ملاقات سے کھیلتی ہوں
شکستِ تمنا کا ماتم نہیں ہے — طلسمِ خیالات سے کھیلتی ہوں
مجھے ساز و مضراب سے واسطہ کیا — میں خود اپنے نغمات سے کھیلتی ہوں
خزاں میں بھی ہوتی نہیں دل شکستہ — چمن کی روایات سے کھیلتی ہوں

کہاں لے اُڑی ہے مجھے "موجِ صہبا"!
یہ کس کی ملاقات سے کھیلتی ہوں

درد اندوری

کیا گذری

محبت اور محبت کے طلب گاروں پہ کیا گذری — کوئی پوچھے کہ یوسف کے خریداروں پہ کیا گذری
گلستاں سے کوئی گذرا تھا لیکن کیا خبر اس کو — گلوں کے دل پہ کیا بیتی تھی اور خاروں پہ کیا گذری
سکوں کیسا تڑپنا اب تو مشکل ہو گیا ان کو — مسیحا کیا بتاؤں تیرے بیماروں پہ کیا گذری
مری بیتابیوں کو دیکھ کر کتنے پریشاں تھے — یہ تاروں ہی سے پوچھو رات بھر تاروں پہ کیا گذری
ترے میخانے کی اُجڑی ہوئی رونق یہ کہتی ہے — بتا ساقی کہ شب بھر تیرے میخواروں پہ کیا گذری
متاعِ زندگی دے کر کیا تھا عشق کا سودا — نہ پوچھ اے دوست الفت کے خریداروں پہ کیا گذری

وہ محو ناز کیا جانے خلش کیا ہے محبت کی
یہ اہلِ دل سے پوچھو درد کے ماروں پہ کیا گذری

"لکس ٹائلیٹ صابن سے مَیں اپنی جِلد کی
حفاظت کرتی ہوں" انُووا گُپتا کہتی ہے

یہ سفید اور خالص صابن،
جس کی خوشبو دِلکش ہے، آپ کی
جِلد کو بھی دِلکش بنائے گا!
فلمی سِتاروں کا حُسن بخش صابن

LTS. 335-X30 UD

اندرا اُسے پہلے کلب میں ملی تھی، پھر کالج میں ملی اور پھر تنہائیوں میں ایک دوسرے سے ملنے لگے ـــــ مگر اندرا اس کی نہ بن سکی ـــــ وہ اس کے عزیز ترین دوست کی بیوی بن گئی اور وہ کچھ نہ کر سکا۔ ہنی مون منانے کے لئے پرتھوی اور اندرا نے اس کا مسوری کا بنگلہ پسند کیا اور خود اس کی اپنی کار میں دونوں کے ساتھ مسوری آنا پڑا، اپنی تمناؤں اور آرزوؤں کے کچلے جانے کے بعد اپنے زخموں پر مزید نمک چھڑکنے کے لئے ـــــ!

اس گھٹی ہوئی مایوسیوں بھری زندگی سے گھبرا کر وہ مسوری سے واپس آنا چاہتا ہی تھا کہ وہاں کامنی آ گئی۔ کامنی جو اندرا کی بہن تھی۔ مگر اس سے کس قدر مختلف! کامنی ایک کنورا خواب تھی ایک مرمریں مجسمہ تھی جو اس کی زندگی میں بے پاؤں داخل ہوئی اور اُسے خوشی اور محبت کے نغموں سے بھر دیا۔ دونوں نے ایک دوسرے کا بن کر رہنے کے خواب دیکھنے شروع کر دیئے۔ اس کی بے ترتیب زندگی میں نفاست پھر سے آ گئی ـــــ کامنی اپنے کرموں سے اپنا سب کچھ نچھاور کر بیٹھی اور پھر ایک روز کلب میں اس نے شیل کو دیکھا جو کسی بڑے بہادر کی لڑکی تھی اور کالج میں اس کی ہم جماعت بھی چند ہی دن میں وہ اور شیل بے حد گھل مل گئے۔ ایک روز انہوں نے کالج کے ساتھیوں کے ساتھ پکنک کا پروگرام بنایا!

۱۱

"خوب" وہ مسکرایا ـــــ آج تو اچھی خاصی شاعری سوجھ رہی ہے۔

"شاعری ـــــ؟" نقرئی ہنسی اُبھری۔ "یہ شاعری نہیں راج جوانی کا جنون ہے ـــــ جوانی میں چند دن ایسے بھی آتے ہیں جب انسان دنیا کی گہما گہمی اور شور و غل سے اکتا کر سکون کی گود میں پناہ لیتا ہے۔ انسان تنہائی چاہتا ہے تاکہ کوئی اُس کے سپنوں میں مخل نہ ہو سکے۔ انسان عجیب عجیب باتیں سوچتا ہے اور آج ـــــ مجھے محسوس ہوتا ہے دنیا سے میں اُکتا چکی ہوں ـــــ (ہنسی) اُٹھو آگے ہو تمہارے ساتھ تو چلنا ہی پڑے گا ـــــ حالانکہ میں جانتی ہوں اس تکلف اور بناوٹی ماحول میں مجھے مسرت نہ مل سکے گی جس کی آج مجھے خواہش ہے مرد ایک بھوکا جانور ہے اور عورت ہر دوسری عورت سے حسد کرنے والی ایک گڑیا ـــــ ..... لیکن خیر .... میں تیار ہو کر ابھی آئی ـــــ"

وہ اندر چلی گئی اور وہ صوفے پر نیم دراز ہو کر سوچنے لگا۔ یہ عورت کتنی پُر اسرار ہے؟ اس کے کتنے رُخ ہیں؟ کون جانے اس کے دل میں کیا ہے اور زبان پر کیا؟

اور جب وہ آ گئی تو اس نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا اور خود اعتمادی پیدا کر کے کہا ـــــ "چلو ـــــ"

اور وہ سوچنے لگا اس چلو کو وہ کیا سمجھے؟ احسان یا محبت کی ایک جھڑک؟

شیل نہا دھو کر ایک خوبصورت گڑیا لگ رہی تھی۔ بناؤ سنگار سے مزین ریشمی ساڑھی میں ملبوس اسے دیکھ کر وہ ششدر رہ گیا۔ اتنا حسن ـــــ! اتنی خوب صورتی ـــــ!

"عورت کا نکھار اس کا بناؤ سنگار ہے ـــــ اس نے سوچا ـــــ اور اُس کے پہلو بہ پہلو چلتے ہوئے وہ اس بات کا فیصلہ کرنے لگا۔ "شیل کا وہ رُخ خوب صورت تھا یا یہ ـــــ؟"

جب وہ میموریل گارڈن پہنچے تو سب نظریں ان کی طرف اٹھ گئیں، جیسے

وہ سب ان کے آنے کا بے تابی سے انتظار کر رہے تھے، اس کے سینے میں غرور کا ایک جذبہ پیدا ہوا اور دوسرے لمحے اُسے محسوس ہوا جیسے وہ اپنے دوستوں میں بہت بلند ہے — بہت بلند —— اُس نے اردگرد ایسے دیکھا جیسے ان سب کو حقارت کی نگاہوں سے دیکھ رہا ہو۔

لیکچر کے دوران میں شیل اس کے ساتھ ہولی اور پروفیسر بھاٹیہ تاریخ کی روشنی میں مشہور مقامات کی سیر کراتا رہا۔ شیل کی نگاہوں میں ایک سکون تھا اور وہ خاموشی سے لیکچر سن رہی تھی۔ اور وہ اس خاموشی اور اس سے پیدا شدہ رعنائی کا تجزیہ کر رہا تھا۔ وہ اس کے تاثرات سے بالکل بے خبر ایک وحشی ہرنی کی طرح سر اُٹھائے آگے آگے چل رہی تھی اور وہ اس کے ساتھ کھنچا کھنچا سا چل رہا تھا۔

لیکچر کے اختتام پر سب سمندر کے کنارے آگئے۔ پک نک کا آغاز ہوا وہ دونوں باقیوں سے بے نیاز ریت کے ایک ٹیلے پر بیٹھ گئے۔ اس نے اپنا اوور کوٹ نیچے بچھا دیا اور شیل بازوؤں کا سرہانہ بنائے آسمان کی طرف موںہہ کرکے اس پر لیٹ گئی۔ دھوپ تیز ہو گئی تھی اور متواتر سورج کی طرف دیکھنے سے شیل کی آنکھیں نیم وا سی ہو رہی تھیں۔ اور پلکیں بار بار جھپک رہی تھیں اور اس کا چہرہ تمتما رہا تھا۔

اور راج ٹکٹکی باندھے اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا

دفعتہً وہ بیٹھ گئی اور اپنی لمبی لمبی پلکیں جھپکا کر ایک ثانیہ کے لئے اُسے دیکھا اور پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"کیوں؟" راج نے پوچھا۔

تم تو ایسے دیکھ رہے ہو جیسے میں ایک ٹافی ہوں —"

شرم کی لہریں اس کے چہرے پر ناچنے لگیں۔

اور تھوڑی دیر بعد جب سب مل کر چاء کے ساتھ سینڈوچیز کھا رہے تھے۔ وہ بالکل خاموش بیٹھا چند اَن ہونی سی باتیں سوچ رہا تھا —— آخر بار بار ایسا کیوں ہو جاتا ہے —کیوں —؟

شیل کی آنکھیں آج شرارت سے مُسکرا رہی تھیں ان میں وہ نطری شوخی عود کر آئی تھی جو اس کا خاصہ تھا۔ وہ چپکی نہ بیٹھتی اپنا حصہ کھا لینے کے بعد وہ دائیں بائیں کے حصوں پر جھپٹتی اور اس چھینا جھپٹی کے ساتھ اُس کے قہقہے بھی بلند ہوتے رہے۔

درمیان میں الاؤ جل رہا تھا۔ اردگرد دائرے کی صورت میں سب بیٹھے تھے سینڈوچیز اور ٹوسٹ آگ میں گرم کرکے کھا رہے تھے۔ نہ جانے کس وقت راج کی پلیٹ سے کسی نے ٹوسٹ اڑا لئے چنانچہ جب بے خیالی میں اُس نے ٹوسٹ اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو لڑکیوں کی طرف سے دبی دبی ہنسیاں پھوٹ پڑیں۔ اور دو پھک سے ایک پھوار اُٹھی اور شیل کی ہنسی اُتر گئی اور اُسے کھانسی آ گئی۔ اس نے چاء کا کپ رکھ دیا اور آنچل میں موںہہ دباتی اٹھ کھڑی ہوئی

اور لڑکیاں اُسے دیکھ دیکھ کر ہنسنے لگیں

مرد بھی ہنسنے لگے اور اس کا چہرہ شرم سے سُرخ ہو گیا۔ چند ثانیے وہ سر جھکائے وہیں بیٹھا چہرے کی خفت مٹاتا رہا پھر اکیلا ایک بجلی کے کھمبے کے سہارے کھڑا ہو کر دور سمندر کی لہروں کو دیکھنے لگا اس کا جسم شرم اور بے عزتی کے جذبات سے سُلگ رہا تھا اس نے اپنے پیچھے وہ قہقہے سنے جو اس کے ساتھیوں نے لگائے۔ ان قہقہوں میں ایک تحقیر تھی ایک آگ تھی، شعلے تھے جو اس کا دل و دماغ جلا رہے تھے۔ آج لڑکوں کو اس پر ہنسنے کا موقع ملا تھا ہمیشہ وہ اُن پر ہنستا آیا تھا۔ ان کی جہالت پر، ان کی صورتوں پر، ان کے بے ڈھنگے پن اور تنگ نظری پر اور آج وہی اس سے اس بات کا انتقام لے رہے تھے اور یہ سب شیل کی وجہ سے ہو رہا تھا اور وہ خود بھی ان سب کے ساتھ مل کر اس کے دماغ میں دہکتی ہوئی آگ کو ہوا دے رہی تھی۔

اس نے محسوس کیا شیل اُسے ایک کھلونا سمجھتی ہے ایک ایسا کھلونا جو جذبات و احساسات سے عاری ہو۔ جو ٹھوکروں کا عادی ہو — جو دل بہلانے اور پھر توڑ دینے کی چیز ہو۔

اس کی آنکھوں میں آنسوؤں کے دو قطرے جم گئے اور اسے اپنے ہونٹ کپکپاتے ہوئے محسوس ہوئے شیل سے وہ اتنا کیوں مرعوب ہو گیا ہے؟ کیوں؟ وہ ہمیشہ اسے تڑپا کر دور کھڑی اس کا تماشہ دیکھا کرتی ہے اور عجیب انداز سے اس پر اثر ڈالا کرتی ہے۔ آخر کیوں؟ آخر محبت کی وہ آگ جس میں اس کا دل سلگ رہا ہے اس پر کیوں اثر نہیں کرتی محبت آنکھوں کو جو چمک بخشتی ہے۔ دل کو جو دھڑکن بخشتی ہے ہونٹوں کو جو ملکوتی تابانی بخشتی ہے وہ اس نے ایک لمحے کے لئے بھی کبھی شیل میں نہیں دیکھی۔ آخر کب تک ایسا ہو گا؟ آخر کب تک وہ اس جذبات کو ہنسی کے چند جھکولوں سے بکھیرتی رہے گی؟ آخر کب تک اُسے سہنا ہو گا؟ آخر کب تک وہ نہ جھکے گی؟ — ....

جب پہلے پہل شیل نے مدن سے اس کے متعلق پوچھا تھا اُسے احساس ہوا تھا وہ جیت گیا۔ مگر اب وہ اپنے دل کی گہرائیوں میں محسوس کرنے لگا تھا کہ شیل اُسے کبھی جیتنے نہ دے گی۔ شیل وہ ملکہ ہے جو مردوں کو اپنے قدموں پر سرنگوں دیکھنے کی عادی ہے اس کا دل پتھر ہے اور کبھی نہیں دھڑکتا۔ اور اب وہ ہارتا جاتا ہے۔ آہستہ آہستہ جال میں الجھتا جا رہا ہے۔

اس نے اس خیال کو بھولنے کی کوشش کی - اور ایک پھیکی ہنسی اس کے ہونٹوں پر نمودار ہوگئی - اس نے بے پرواہی سے ہونہہ کہنے کی کوشش کی اور پیچھے مڑا - وہ سب اس سے بے نیاز اپنی عشرتوں اور قہقہوں میں محو تھے - ایک بار پھر اس کے دل کی انتہائی پہنائیوں میں کہیں اپنی شکست کا خیال سر اٹھانے کی کوشش کرنے لگا - مگر اس نے سختی سے اُسے دبا دیا اور شیل کے پاس آگیا -

شیل لڑکیوں سے علیحدہ ہو کر اس کی طرف چلی آئی اور اپنے خوبصورت ہونٹ بسور کر کہا - "ناراض ہوگئے - ؟"

"نہیں تو ـــ" اس نے زبردستی ہنسنے کی کوشش کی -

"چلو گھر چلیں" شیل نے ایک بار پھر پُر اعتماد لہجے میں کہا اور وہ چپ چاپ اس کے ساتھ چلا آیا

وہ دفعتہً رک گئی اور کہا -

"راج ! کس قدر مکمل رات ہے !"

راج آسمان کو دیکھنے لگا -

"جب تم مجھے ملے نہ تھے اور میں اکیلی رہتی تھی تو میں ایک ہلکا اندھیرا تھی اور اب دریچے سے چھن چھن کر آتی روشنی ـــ تمہارا کیا خیال ہے ؟"

وہ بے وقوفوں کی طرح ہنسنے لگا -

"چاند کس قدر دور ہے ؟ وہ چاند کو دیکھنے لگی -

راج اُسے دیکھتا رہا -

"میں کیسی لگتی ہوں ؟ وہ خاموشی سے ایک دم اکتا گئی -

"پھولوں کی شہزادی" راج اس کی طرف جھک گیا -

"او ـ ہو ہو ـــ" وہ رک رک کر ہنسنے لگا - "کاش تم مجھے ایک احمق گڑیا کہتے ـــ" وہ چپ ہوگئی ایک ہلکی سی افسردگی اس پر چھا گئی ـــ اور وہ دور خلاؤں میں دیکھنے لگی -

راج بھی چپ ہوگیا - وہ سوچنے لگا - کاش اس کے دماغ میں یہ تشبیہ پہلے سے آئی ہوتی اور وہ اُسے احمق گڑیا ہی کہتا ـــ مگر رقص، شام اور نغمات کا جو امتزاج اس عورت میں تھا وہ کبھی گڑیا بھی ہو سکتی تھی !

اور رات کو وہ بھول گیا کہ شیل اس سے کھیل رہی ہے شیل کے ساتھ ناچتے ہوئے اُسے ایک ہی جذبہ یاد رہا کہ شیل حسین ہے - اس کا جسم ایک آگ ہے جس کی ہلکی ہلکی آنچ میں وہ سلگ رہا ہے - اس کے جسم میں ایک نغماتی لذت ہے جس کے لئے وہ ازل سے پیاسا ہے اس کے ہونٹوں پر وہ آن چھوتی مسکراہٹ ہے جو حیات کا سرمایہ ہے اور اس کے بال جو اس کے کندھے پر پریشان ہوگئے ہیں وہ سہارا ہیں - جہاں زندگی سے اکتا کر وہ پناہ ڈھونڈنے آیا ہے -

اور اس کا ہاتھ شیل کی کمر کے گرد لرزتا رہا اور اس کے لمس سے اس کے جذبات مشتعل ہوتے رہے - اور اس کے جسم کے ہچکولوں سے اس کا جسم ایک عجیب لذت اخذ کرتا رہا -

اور جب رقص ختم ہوا اور وہ اس کے ساتھ باہر آگیا - پھولوں کے بھرے بھرے پودے جھکے ہوئے تھے اور صنوبر کے سائے جھول رہے تھے اور آسمان پر سرخ چاند کی مدھم نیلگوں کرنیں ناچ رہی تھیں -

..... نیلگوں سنگریزوں سے آہستہ آہستہ گرتا پانی بہت نیچے گر رہا تھا -

رات کو جب وہ بستر پر لیٹا تو اس نے پڑھنے کی کوشش کی - امتحان میں صرف تین مہینے باقی رہ گئے تھے اور پچھلے چند دنوں سے اس نے کالج کا ایک لیکچر بھی توجہ سے نہیں سنا تھا وہ ہمیشہ رات کو بھی مطالعہ کرنے کا عادی تھا - مگر ان دنوں مطالعہ تو جیسے بالکل ہی چھوٹ چکا تھا - اس کے دوست بھی آہستہ آہستہ اس کا ساتھ چھوڑتے جا رہے تھے - مدن، منوہر اور ٹیک اب شاذ و نادر ہی کلب آتے - امتحان کا بھوت کچھ اس بُری طرح ان کے دماغوں پر مسلط تھا کہ وہ بہت مختصر وقت اس کے ساتھ رہتے اور باقی وقت گول رہتے - پہلے پہل تو اس نے سوچا تھا وہ ذہین لڑکا ہے چند دنوں کی کمی پوری کرے گا، مگر اب اسے محسوس

ہونے لگا تھا وہ بہت پیچھے رہ گیا ہے۔ پروفیسر ودیارتھی نے آج اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا ——— راج! تم اپنے آپ کو تباہ کر رہے ہو اب بھی وقت ہے۔ سنبھل جاؤ میں تمہیں اپنے لڑکے کی طرح عزیز سمجھتا ہوں اور میری بہت سی توقعات تم سے وابستہ ہیں اور اگر تم اس سال کامیاب نہ ہو سکے تو میری روح کو شدید صدمہ پہنچے گا۔"

اور آج رات جب ضمیر کی آواز سے مجبور ہو کر اس نے کتابوں سے گرد جھاڑی تو اُسے محسوس ہوا کتابیں ایک بہت بھاری بوجھ کی طرح اس کے سینے پر حاوی ہو گئی ہیں اس نے وہ صفحے پڑھ ڈالے مگر متواتر کئی بار پڑھنے کے باوجود جب دماغ نے ان کا اثر لینا قبول نہ کیا تو اس نے اُکتا کر کتاب پھینک دی اُسے سب کچھ اجنبی اور عجیب سا محسوس ہو رہا تھا جیسے ایک مدت سے اُسے کتابوں سے کوئی واسطہ ہی نہ رہا ہو لٹریچر اس کا مرغوب مضمون تھا وہ تنقید نگاری میں خود بھی ایک مستند درجہ رکھتا تھا مگر جب تنقید کی کتاب کی لائنیں اس کی نظروں کے سامنے کالے دھبوں کی طرح پھیلنے لگیں تو اس نے ایک گھٹن سی محسوس کی۔

اور اس بے چینی کو دور کرنے کے لئے جو اس کے دل و دماغ پر حاوی تھی۔ اس نے ٹہلنا شروع کر دیا ——— لمبے لمبے ڈگ ——— ہاتھ میں سگریٹ ——— ہر پرانے سگریٹ سے نیا سگریٹ سلگتا ہوا۔ کمرے کے اس کونے سے اس کونے تک ——— اسے کیا کرنا ہوگا؟ اسے کیا کرنا چاہئے وہ طے نہ کر سکا۔

اس نے ایک بار پھر پڑھنے کی کوشش کی اور اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ اس نے کتاب رکھ دی۔ بیڈ سوئچ دبا کر روشنی گل کر دی اور رضائی میں منہ لپیٹ کر گزشتہ واقعات کا جائزہ لینے لگا

اور تب اس نے طے کر لیا کہ شیل اس کے لئے ایک سراب ثابت ہوئی ہے شیل کا خیال اسے ذہن سے پرے دھکیلنا ہوگا اُسے بھول جانا ہوگا ورنہ وہ اس امتحان میں کبھی پاس نہ ہو سکے گا۔

مگر دوسری صبح جب وہ کالج پہنچا تو پھر بہک گیا، اور اُسے رات کے وعدے کا پاس نہ رہا۔ ہزار کوشش کے باوجود معمول کے مطابق جب شیل کی کار کے آنے کا وقت ہوا وہ ویسے ہی گراؤنڈ کے ارد گرد منڈلانے لگا اور جب شیل کار سے اتری تو ویسے ہی اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی جیسے اس نے کوئی دولت پا لی ہو

کلاس لگنے میں پندرہ منٹ باقی تھے وہ دونوں ایک گلاب کے پودے کے پاس آ کھڑے ہوئے

"رات کلب میں آپ کا بہت انتظار رہا" شیل نے کہا۔

وہ چپ سا مبہوت سا اُسے دیکھتا رہا۔

"نہ جانے آپ سے یہ وارفتگی کا عالم کب جائے گا!" شیل ہنس پڑی ——— "آپ میرے سامنے ایسے کھڑے ہو جاتے ہیں جیسے میں نے آپ پر کوئی جادو کر دیا ہو"

"جادو ہی تو کیا ہے تم نے ———" اس نے کہنا چاہا "یہ جادو ہی تو ہے کہ میں دنیا کو، دوستوں کو، ماں کو، پڑھائی کو، کامنی کو حتیٰ کہ خود اپنے آپ کو بھی تمہارے لئے بھول بیٹھا ہوں ———"

مگر وہ کہہ نہ سکا۔

اور شیل نے مسکراتے ہوئے گلاب کا ایک پھول اس کے کوٹ کے کالر میں ٹانگ دیا

"آج شام کو آیئے گا ———" شیل نے اس سے وعدہ لے لیا ——— "اکٹھے کلب چلیں گے۔ آج سینچر ہے۔ خاص پروگرام ہوگا ———"

اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کرشن گوپال عابد کے جذباتی
ناول جلن کی بارہویں قسط
شمع جنوری ۱۹۵۳ میں پڑھئے

غلطی (بقیہ صفحہ ۴۳)

مریض لڑکی کی طرف اشارہ کر کے کہہ رہا تھا اور ڈاکٹر صاحبہ، یہ میری منگیتر ہیں ——— ان سے میری شادی ہونے والی ہے ——— "اسے محسوس ہوا کہ اس کے آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ کان بجنے لگے، سارا وارڈ گھومنے لگا۔ اسے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ آخر کیا کیا کہہ رہا ہے۔ وہ پلٹی اور فوراً وارڈ سے نکل آئی۔

ایک کمرہ میں جا کر وہ سسکیاں لے لے کر رونے لگی۔ آج ——— آج پہلی بار اسے معلوم ہوا کہ وہ خود اس سے محبت کرتی ہے۔

بڑا عقلمند ہے!
روزانہ اپنا شیو
سیون او کلاک بلیڈ
سے بناتا ہے

سیون او کلاک
سلاٹیڈ بلیڈ

عمدہ شیو کیا ہوا چہرہ آگے بڑھنے والوں کا امتیازی نشان ہے۔ لیکن ایسے چہرے کے لیے روزانہ شیو ضروری ہے اور شیو حجام سے کی جائے تو خرچ زیادہ ہوتا ہے

خوش نصیبی سے سیون او کلاک کے ذریعہ آپ روزانہ عمدہ شیو بہت کم خرچ میں بنا سکتے ہیں سیون او کلاک بلیڈ حد درجہ تیز ہوتے ہیں، عمدہ گھٹی ہوئی شیو بناتے ہیں زیادہ دنوں تک کام دیتے ہیں اور صحیح معنوں میں سستے ہوتے ہیں۔

جاذب چہروں والے کامیاب آدمیوں کی صف میں آپ بھی کھڑے ہو جائیے! سیون او کلاک بلیڈ سے روزانہ شیو بنائیے۔

7 o'clock

سیون او کلاک سلاٹیڈ بلیڈ

فی پیکٹ
۱۰ بلیڈ ایک روپیہ میں

53(1)ب

صنعت میں دولت

تقریباً پانچ صد صفحات پر مشتمل ہے جس میں سینکڑوں گھریلو دستکاریوں کو آسان اور عام فہم طریقہ پر بیان کیا گیا ہے۔ اس میں ایسے ایسے نسخے اور تجارتی فارمولے درج کئے گئے ہیں جو سو فی صدی کامیاب ثابت ہوئے ہیں ——— کتاب کی سب سے بڑی خوبی وہ بے شمار تصاویر اور خاکے ہیں جن کی مدد سے آپ ہر مشینری اور سانچے کو بخوبی عمل میں لا سکتے ہیں۔ ہماری اس کتاب کی دھوم گھر گھر مچی ہوئی ہے۔

قیمت صرف پانچ روپے

رہنمائے فوٹوگرافی

انسٹی ٹیوٹ آف فوٹوگرافی نیویارک امریکہ کے سند یافتہ ایک ماہر فوٹوگرافر کی لکھی ہوئی کتاب جس میں فوٹوگرافی کے بارے میں ایک ایک بات لکھی ہوئی ہے۔ ساتھ ساتھ فوٹو بھی دیے گئے ہیں تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو اس کتاب کو پڑھ کر ایک بچہ بھی جو صرف اردو پڑھنا جانتا ہے ایک ماہر فوٹوگرافر بن سکتا ہے۔

قیمت صرف دو روپے

صنعت و تجارت کے پوشیدہ راز

اس میں روپیہ کمانے کے سینکڑوں طریقے اور نئے نئے کاروبار کرنے کی بے شمار سکیمیں درج ہیں۔ تھوڑا پڑھا لکھا بھی اس کی مدد سے اپنی غریبی و مفلسی کو امیری سے بدل سکتا ہے۔ یہ کتاب عملی تجربات کے بعد ۲۵ سال کے عرصہ میں تیار ہوئی ہے۔

قیمت صرف تین روپے

آسان شارٹ ہینڈ

ہندوستان اور پاکستان میں سارے سرکاری دفتروں بڑے بڑے کاروباری اداروں اور اخباروں وغیرہ میں اردو اور ہندی اسٹینوگرافروں کی ضرورت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ آپ آج ہی ہماری کتاب "آسان شارٹ ہینڈ" منگائیے اور اردو شارٹ ہینڈ سیکھ کر اپنا مستقبل شاندار بنائیے۔

قیمت دو روپے آٹھ آنے

صنعت و حرفت کے قیمتی راز

سینکڑوں ایک سے ایک مجرب تجارتی فارمولے لاکھ لاکھ روپے قیمت کے پیٹنٹ نسخے، آسان دستکاریاں باعزت و پر منافع روزگار مفید ہنر عملی سکیمیں وغیرہ درج ہیں جن کی بدولت اگر آپ نوکری پر لگے ہوئے ہیں، تو فالتو وقت میں اپنی آمدنی کو دوگنا کر سکتے ہیں۔ اور اگر بے کار ہیں تو آزادی اور آبرو کے ساتھ روزی کمانے کے قابل بن سکتے ہیں۔ گورنمنٹ سے باقاعدہ رجسٹرڈ شدہ ہے۔

قیمت صرف تین روپے

گرہست شاستر

شادی شدہ جوڑے کے لئے نہایت ضروری پرائیوٹ واقفیت۔ عورت کی فطرت اور دلی امنگوں کا دلچسپ مطالعہ سیکشوئل سائنس کے سینکڑوں نہایت قیمتی مخفی راز۔ کان میں کہنے لائق بیسیوں پوشیدہ نکتے۔ آڑے وقت کام آنے والے سینکڑوں نیک مشورے، پیار و محبت کے پچاسوں کامیاب گر۔ گھریلو الجھنوں کے رنجوں آزمودہ حل۔ ٹوٹے دلوں کو جوڑنے کے حیرت انگیز معجزے۔ سوفیصدی سچے واقعات سبق آموز داستانیں ضخامت ۵۰۰ صفحات۔ ایک سو تصاویر۔ چار روپے

رہنمائے صحت

صحت و تندرستی کے سنہرے اصول و قواعد بیماریوں سے بچنے اور تندرست بننے کے لئے مفید کارآمد مشورے ہر طرح کی کمزوری لاغری کو دور کر کے ہمیشہ جوان بنائے رکھنے والی باتصویر کسرتیں۔ سر سے لیکر پاؤں تک تمام مردانہ و زنانہ اعضاء کی جوانی و خوبصورتی بڑھانے اور اسے مدت تک برابر قائم رکھنے کے پوشیدہ راز۔ رگ رگ میں طاقت و توانائی کی کرنٹ بھر دینے والی دیسی و یونانی دوائیں۔ ڈیڑھ سو معنی خیز تصاویر اور ایک ہزار تیر بہدف نسخوں سے مزین۔ چھ روپے

ہندوستان اور دوسرے ممالک کے لئے:
شمع بک ڈپو پھاٹک حبش خاں۔ دہلی ۶

پاکستان میں اس پتے سے منگائیے:
جاوید انجینیئرز پوسٹ بکس ۸۱۴ بندر روڈ کراچی

راز آوارہ

بیانِ آرزو

اک بار ہی نگاہ لڑی تھی نگاہ سے
وہ دل میں آ گئے بس گئے آنکھوں کی راہ سے

توبہ کے توڑنے کا مزا ہے بہار میں
بدتر ہے اس گنہ کا نہ کرنا گناہ سے

ہوں میں رہینِ برق طپیدہ تو کس لئے
ہو خاک آشیانہ جو میری ہی آہ سے

باز آؤں میں گناہ سے میری کہاں مجال
پاسِ کرم ہے کچھ مجھے بڑھ کر گناہ سے

پھر زاہدوں کا زہد یہ باقی رہے نہ راز
اک بار دیکھ لیں جو وہ ترچھی نگاہ سے

ساغر جعفری

حدیثِ شوق

آؤ حسنِ یار کی باتیں کریں
اِک بتِ طرار کی باتیں کریں

عشق کے آزار کی باتیں کریں
حسن شعلہ بار کی باتیں کریں

آتشیں رخسار کی باتیں کریں
چشمِ افسوں کار کی باتیں کریں

شوخیٔ رفتار کی باتیں کریں
نرمیٔ گفتار کی باتیں کریں

کاکلِ شبرنگ میں الجھائیں دل
ابروئے خمدار کی باتیں کریں

پھر کریں شرحِ حدیثِ آرزو
شوقِ رنگیں کار کی باتیں کریں

شکوۂ سنجِ گردشِ ایام ہوں
چرخِ ناہنجار کی باتیں کریں

قصۂ طولِ شبِ فرقت کہیں
لذتِ آزار کی باتیں کریں

تذکرہ میری وفاؤں کا چلے
اور جفائے یار کی باتیں کریں

ہو بیانِ مستیٔ ابرِ بہار
سبزۂ و کہسار کی باتیں کریں

ساغر و مینا کو ٹکرائیں ہم
بادۂ گلنار کی باتیں کریں

ساقیٔ گلرو کا ہو ذکرِ جمیل
ساغرِ میخوار کی باتیں کریں

دن بہ دن
ایک نئی دِلکشی،
ایک نئی رونق
Rexona
Rexona
BLENDED WITH CADYL
رکسونا صابن کا کیڈِل،
ہی آپ کی جلد کو زیادہ صاف
اور نرم و نازک رکھے گا۔ رکسونا
ہر روز استعمال کیجئے۔
رکسونا
کیڈل، آمیز واحد صابن
جلد کو ملائم بنانے والے تیلوں کے ایک خاص مرکب کا ملکیتی نام
رکسونا پروپرائٹری لیمیٹڈ کیلئے ہندوستان میں بنایا گیا
RP. 87-60 OD

یوسف منّان

مہورت

وہ ایک ایسے ادیب کا سکریٹری تھا۔ جو ترقی کرتے کرتے پروڈیوسر بن گیا تھا، لیکن سکریٹری کی تنخواہ ساٹھ روپے ہی تھی، کیونکہ ادیب کے خیال میں ساٹھ روپے ایک آدمی کے لئے کافی تھے۔ ادیب شہر سے چار میل دور ایک پُرفضا بنگلہ میں رہتا تھا ماحول کے سکون نے اس کے قلم سے عظیم شہ پارے پیدا کر دیئے تھے۔ اس کی ادبی دنیا میں کافی عزت تھی۔ سکریٹری بھی اس کی عزت کو دیکھنے ہی دبائے ادیب کے دروازے پر آیا تھا اُسے ادیب سے امید تھی کہ وہ ایک پڑھے لکھے نوجوان کو سہارا دے گا۔

ادیب نے اس کو سکریٹری بنایا۔ اس کے فرائض میں ادیب کی لکھی ہوئی کہانیوں کی نقلیں اتارنا، ان کو مختلف پرچوں میں بھیجنا، ادیب کے نام آئے ہوئے خطوط کے جوابات لکھنا وغیرہ خاص طور سے شامل تھے ویسے ادیب کے گھر کا راشن لانا اس کے بچوں کی دیکھ بھال کرنا اور ضرورت پڑے تو چار میل شہر سے دور دو آنے کی برف لانے جانا بھی شامل تھا اسے اپنا کھانا خود تیار کرنا پڑتا تھا۔ اس لئے اس کے کھانے کا کوئی وقت مقرر نہ تھا۔ وہ سب کچھ برداشت کر رہا تھا۔ کیونکہ وہ بھوکوں مرنا نہیں چاہتا تھا۔

آج شبھ دن تھا آج ادیب کی پہلی فلم کا مہورت تھا۔ سکریٹری کا کام اور بڑھ گیا تھا۔ اس کے فرائض میں ایک اور اضافہ۔ سکریٹری دروازے کے پاس کھڑا تھا وہ اپنے مالک کی طرف دیکھ رہا تھا جو شراب پیئے ہوئے تھا اور اس کے ساتھ آئی ہوئی لڑکی کی طرف دیکھ رہا تھا، جس کے ہونٹوں کی لالی اُڑی اُڑی سی تھی اور اڑی ہوئی اس لالی نے ادیب کے ہونٹوں کو ہلکا ہلکا رنگ دے دیا تھا۔ وہ دروازے پر یوں کھڑا تھا جیسے پہرہ دے رہا ہو اس کا جوان دل دھڑک رہا تھا، لیکن جوان لڑکی کے کان ان دھڑکنوں کو نہیں سن رہے تھے۔ وہ کبھی لڑکی کو اور کبھی مالک کو دیکھ رہا تھا جیسے موازنہ کر رہا ہو۔ اس کی نظریں اپنے مالک کے چہرے سے پھسل کر پھر لڑکی پر جم گئیں۔ لڑکی نہ حسین تھی اور نہ بدصورت دبلی، پتلی مگر صحت مند، اس کی آنکھوں میں شوخی تھی، اور وہ ادیب کی طرف دیکھ رہی تھی جیسے ادیب کی رنگین طبیعت کی داد دے رہی ہو۔ ادیب کوچ پر پھیل کر بیٹھا تھا۔ وہ چپ تھا۔ کیونکہ اس کے خیال میں عورتیں صرف استعمال کے لئے ہیں تبادلہ خیال تو صرف مردوں سے ہی کیا جاتا ہے۔ اور دوسر

”جب ایک لڑکی شاعر کے پہلو میں ہوتی ہے، تو آسمان کے تمام تارے اس کے قدم چومتے ہیں، اور زمین کے تمام حسین ذرے اس کے گرد حالہ بنا دیتے ہیں، اور وہ محسوس کرتی ہے کہ وہ الف لیلہ کی وہ حسین شہزادی ہے جس نے سینکڑوں مردوں کو مسحور کر لیا تھا....“

اس لڑکی سے کسی موضوع پر باتیں کرتے ہوئے اسے اپنی توہین محسوس ہو رہی تھی سکریٹری کا شمار بھی اسی زمرہ میں تھا، کیونکہ ادیب کا خیال تھا کہ نوکروں کو منہ نہیں لگانا چاہئے۔ ورنہ وہ سر پر سوار ہو جاتے ہیں۔

ہورت میں کافی لوگوں کو مدعو کیا گیا تھا، تمام بڑی بڑی ہستیوں کے یہاں سکریٹری ہی تو کارڈ پہنچانے گیا تھا۔ لیکن ابھی تک سوائے ادیب اور اس لڑکی کے کوئی اور نہیں آیا تھا دو بج بجے تھے اور ہورت سوا پانچ بجے تھی۔ ادیب شاید نشہ کی وجہ سے جلد آ گیا تھا ورنہ اصولاً تو اسے ساڑھے پانچ یا چھ بجے آ جانا چاہئے تھا اور شاید نشے میں بیٹھا ہوا ادیب یہی سوچ رہا تھا کہ وہ اتنی جلدی کیوں آ گیا؟

گھڑی کی سوئی آہستہ آہستہ بڑھ رہی تھی اور کانٹے کے ہر جھٹکے پر وقت ٹلا جا رہا تھا سوئی منٹوں سے گھنٹوں پر پہنچی۔ اور ادیب کا سر اس کی گردن سے لڑھک کر کوچ سے لگ گیا۔ لڑکی گم سم تپائی پر اپنی مٹھیوں کو رکھے یوں جھکی ہوئی تھی کہ اس کی پیشانی مٹھیوں پر تھی اور سکریٹری دروازے پر کھڑا ہوا اپنے آپ کو دنیا کا حقیر ترین آدمی سمجھ رہا تھا جس کی شرافت لڑکی کے لبوں کی لالی تھی جسے ادیب چوس چکا تھا اس کے جسم کو لڑکی کی عصمت کی طرح ادیب خرید چکا تھا، اس کے ذہن کا ایک ایک تار جھنجھلا رہا تھا، لیکن وہ پتھر کی بت کی طرح ساکن تھا۔ اس نے آہستہ سے وہ اسٹول کھینچا جو آفس بوائے کے لئے دروازے پر رکھا ہوا تھا۔ وہ اسٹول پر بیٹھ گیا

لوگ آنے لگے، کیمرہ مین، میک اپ مین، اسسٹنٹ وغیرہ، جو کہ ادیب کے دوست ہی تھے۔ اور چند شاعر —— اور پھر سکریٹری کے ذہن کی وہ اداسی جو مردوں کو دیکھ دیکھ کر بڑھتی جا رہی تھی یکایک ٹوٹ گئی کیونکہ دو نوخیز لڑکیاں اور ایک نوجوان اس کی طرف آ رہے تھے۔ لڑکیوں کی آنکھوں میں ایسی روشنی نظر آئی جو بھٹکے ہوئے مسافروں کو منزل کا پتہ دیتی ہے۔ اس نے ان کے لبوں پر وہ تازگی دیکھی جو آب حیات کا نعم البدل تھی اور ان کے جسموں کا تناسب ایسا تھا جس کو دیکھ کر ایک دبلا پتلا مدقوق آدمی رشک کرے وہ تینوں کمرے میں داخل ہوئے اندر کافی لوگ جمع تھے۔ ادیب جاگ چکا تھا اور اپنے دوست شاعر کے گلے میں ہاتھ ڈالے شاید نثر میں شاعری کر رہا تھا اور جب اس نے ان دو لڑکیوں کو دیکھا۔ جن کو دیکھ کر اس نے ایک ترکیب تخلیق کی تھی، اس کے لبوں پر مسکراہٹ چھا گئی۔ لڑکیوں نے اسے آداب کیا اور ایک کوچ پر بیٹھ گئیں ادیب نے اپنی تخلیق کردہ ترکیب اپنے شاعر دوست کے کان کی طرف لبوں کو بڑھا کر بتائی

"تازہ وارِ دانِ بساط" اور شاعر جھوم گیا

شاعر کوچ پر آگے جھکا انہیں دیکھ رہا تھا۔ اس کی گرسنہ نظروں نے لڑکیوں کو وحشت میں مبتلا کر دیا تھا۔ لڑکیوں نے دزدیدہ نظروں سے شاعر کو دیکھ لیا تھا، اور جس لڑکی پر شاعر کی نظر جمی ہوئی تھی۔ وہ کافی شپٹائی سی دکھائی دے رہی تھی۔ وہ اپنے آپ کو جیسے برہنہ پا رہی تھی اور بار بار اپنے ڈوپٹے کو سینے پر ٹھیک کئے جا رہی تھی۔ وہ رُخ پھیر لینا چاہتی تھی —— لیکن اتفاق کچھ ایسا تھا کہ وہ کسی طرح ان نگاہوں سے نہیں بچ سکتی تھی جو کہ ننگی تھیں، جن میں شاعر کی تمام دنیا گندے جوہڑ کی طرح پھیلی ہوئی تھی، وہ تو کچھ اور ہی سوچ کر یہاں آئی تھی —— اس کے ساتھ آنے والا نوجوان اس کا محبوب تھا جس نے اسے کافی سمجھایا —— لیکن اس نے ادیب کے نام کو شرافت کی ضمانت قرار دے دیا تھا —— اسے آرٹ سے محبت تھی اور وہ اس شاعر کو بھی جانتی تھی —— اور وہ اس شاعر کو کیسے بھولتی جس نے عورتوں کی عظمت کے گیت گائے تھے۔ جس نے عورتوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے ایک فلسفہ کی بھی آڑ لی تھی۔

ہورت میں دیر تھی۔ اور لوگ دو دو چار چار کی ٹولیوں میں اکٹھے ہو کر اپنے اپنے موضوعات پر گفتگو کر رہے تھے۔ شاعر اطمینان سے بیٹھ ٹیک چکا تھا۔ کیونکہ اسے کس کا ڈر تھا۔ اس کا دوست جب پروڈیوسر ہو تو وہ انجانے لوگوں کو کیوں کر خاطر میں لاتا، اس کی نگاہیں اب بھی لڑکی پر جمی ہوئی تھیں اس کی نگاہوں میں اب کچھ نرمی آ گئی تھی جیسے وہ اس مریم ثانی پر کوئی شعر سوچ رہا ہو لڑکی بھی ڈھیٹ ہو گئی تھی۔ وہ اپنی سہیلی سے بے تکلفانہ باتیں کئے جا رہی تھی، جیسے شاعر کا وجود ہی نہ ہو

سکریٹری حکم کا منتظر دروازے پر کھڑا تھا۔ پتہ نہیں ادیب کس وقت موڈ میں آ جائے۔ لیکن ادیب کو تو اس کے وجود کا علم بھی نہ تھا وہ اپنے دوست شاعر سے میٹھی باتیں کر رہا تھا، اور سکریٹری لڑکی کے حسن سے محظوظ ہو رہا تھا۔ اس کے ذہن سے وہ حقارت بھی نکل گئی تھی۔ جو اس نے دو گھنٹے پہلے محسوس کی تھی۔

وہ کھویا ہوا سا کھڑا تھا۔ وہ اس لڑکی کو چند سکنڈ میں مختلف تفریح گاہوں کی سیر کرا لایا چند سکنڈ میں ہی اس نے اپنے دل کے دکھ درد اس کو سنا دیئے، اور چند سکنڈ ہی میں اس نے اپنی ملاقات کی ابتدا اور انتہا دیکھ لی اور پھر اسے ایسا محسوس ہوا کہ ان دونوں کا بچہ اس کی گود میں ہمک رہا ہے

اس کے بازو کو تھامے آفس بوائے اس کی محویت توڑ رہا تھا، جو نہ جانے

ASPRO

REG. TRADE MARK

'آسپرو' جس کی ہر کسی کو ضرورت ہے

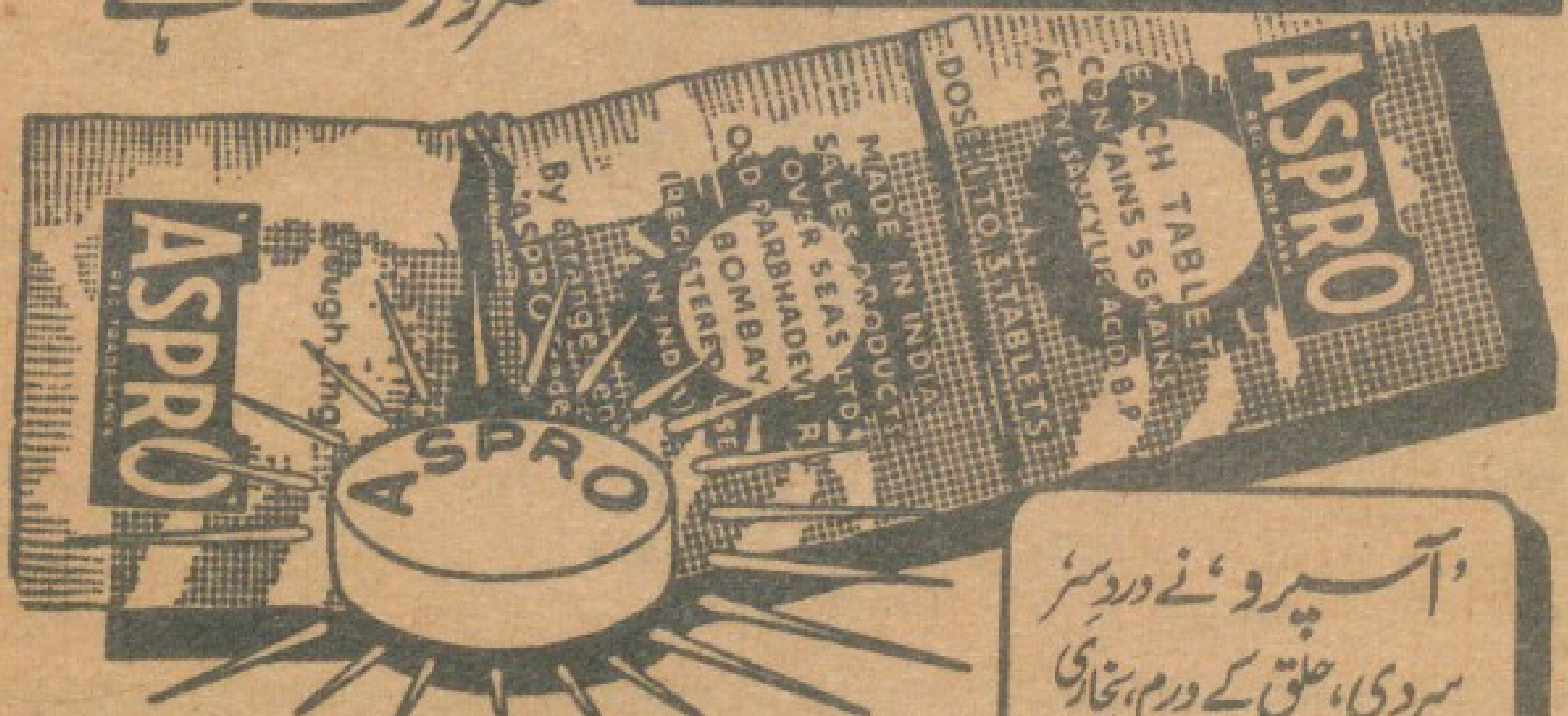

'آسپرو' نے دردِ سر، سردی، حلق کے ورم، بخاری کیفیات، اعصابی درد، دانتوں کے درد، عضو اور جوڑوں کے درد، اور سورج کی گرمی کے بُرے اثرات پر قابو حاصل کر لیا ہے۔

'آسپرو' پھیل رہی ہے۔ دردوں سے نجات دلانے میں 'آسپرو' ساری دنیا میں انسانی ضروریات کو پورا کرتی ہے۔ آپ کو اور آپکے گھر والوں کو دردِ سر، سردی، بخاری کیفیات اور اعصابی تکان سے بچانے کیلئے اور آپ کو فائدے پہنچانے کیلئے 'آسپرو' پھیل رہی ہے جب بھی آپ کی طبیعت ناساز ہو 'آسپرو' کی دو ٹکیاں آپ کو فوری آرام پہنچا دیں گی۔
یاد رکھیے 'آسپرو' کی چند ٹکیاں ہر وقت اپنے پاس رکھئے۔ یہی وہ دوا ہے جو محفوظ اور فطری طور پر دردوں کو دور کر دیتی ہے۔

'آسپرو' کے ذریعے اپنے کُنبہ کی حفاظت کیجئے

۳ ٹکیاں ۱½ آنے

اس قدر بے ضرر ہے کہ ایک بچہ بھی استعمال کر سکتا ہے

۳۰ ٹکیاں ۱۵ آنے

ڈسٹری بیوٹرز
مولر اینڈ فپس (انڈیا) لمیٹڈ
بمبئی — کلکتہ — مدراس — دہلی

کڑوے گھونٹ

شراب کے کھنکتے جاموں چرائے ہوئے بوسوں اور آغوش میں بھنچی ہوئی دوشیزاؤں کے جلترنگ پر بجتے ہوئے ان گنت افسانوں کو شش مظفر پوری نے کڑوے گھونٹ میں یکجا کیا ہے۔ یہ دس افسانے بے انتہا کڑوے ہوتے ہوئے بھی مٹھاس کا مزہ دے رہے ہیں، اور پڑھنے والا یہ کڑوے مگر میٹھے گھونٹ ہنسی خوشی پی رہا ہے۔

قیمت دو روپے

چوٹ

چوٹ کا نام لیتے ہی دل پر ایک چوٹ لگتی ہے کیونکہ یہ اس نوجوان کی کہانی ہے جس نے ایک عورت سے والہانہ محبت کی۔ اس عورت نے بھی اس سے محبت کی تو ضرور لیکن اپنے محبوب کو منجدھار میں چھوڑ کر چلی گئی۔ ناول چوٹ سماج کے گھناؤنے مکر و اور مکار کن کی ننگی تصویر ہے۔ قیمت تین روپے

افسانہ لکھ رہی ہوں

رنگین اور حسین افسانوں کا دل نشین مجموعہ ہے جو نرگس سے لے کر نروپا رائے، اور گیتا بالی تک کے رومانی افسانوں کا مرقع ہے سب کے سب افسانے حسن و عشق میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

قیمت دو روپے

گناہ

عورت ——؟ محبت ——؟
زندگی ——؟ انجام ——؟

ان سب سوالوں کا جواب ہے
ناول **گناہ**

ایک امیر آوارہ نوجوان کی ایک شادی شدہ لڑکی سے محبت کی انوکھی کہانی۔

قیمت دو روپے چار آنے

فریبِ مسلسل

یہ ایک عورت کا فریب نہیں ایک مرد کی فریب کاری کی داستان ہے جس نے ہر عورت کو ایک نیا فریب دے کر اپنے سنہری جال میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مقید کر لیا فریب مسلسل ہی دیکھئے۔ مرد کتنے خود غرض، فریبی اور مکار ہوتے ہیں۔ عورتوں کو اپنا زر خرید غلام سمجھتے ہیں اور ان کے جسموں کو اپنی جاگیر۔ یہ زندگی کی عریاں حقیقتیں ہیں۔ قیمت دو روپے

جب جوانی آتی ہے

وہ خود جوان ہے۔ اس کا دل جوان ہے اس لئے جانتا ہے کہ جب جوانی آتی ہے تو اس کے ساتھ کیا کیا انقلابات آتے ہیں جذبات میں کیسی ہلچل مچتی ہے جوان دل کس طرح ایک ہوتے ہیں اور پھر جب قلم چلنے لگتا ہے وہ دنیا کو بتا دیتا ہے کہ جب جوانی آتی ہے تو کیا ہوتا ہے۔

قیمت دو روپے آٹھ آنے

آنسو

ان درجنوں معصوم لڑکیوں میں سے ایک کی سنسنی خیز اور عبرت انگیز آپ بیتی ہے جسے جان خطرے میں ڈال کر بردہ فروشوں کے چنگل سے چھڑایا گیا۔ ایک عورت کی خوں چکاں داستان۔

قیمت دو روپے بارہ آنے

جاگتے رہو

انسانی زندگی کے ایک سو دلچسپ اور عبرت انگیز واقعات سبق آموز آپ بیتیاں۔ ایک ایک داستان آپ کے پڑوس کی کہانی معلوم دے گی۔ ان میں ذاتی تجربے بھی ہیں شخصی غلطیوں کے خمیازے بھی ہیں۔

ضخامت ۲۰۰ صفحات ۲۵ با موقعہ تصاویر۔ دو روپے چار آنے

ہندوستان اور دوسرے ممالک سے
شمع بک ڈپو۔ پھاٹک حبش خاں۔ دہلی

پاکستان میں اس پتے سے منگائیے:
جاوید ایجنسیز پوسٹ بکس نمبر ۴۲۱۸ بندر روڈ کراچی

کب اور کیوں کر اسٹول پر پھر بیٹھ گیا تھا۔ وہ اسٹول سے اُٹھ گیا جب اس نے اندر دیکھا تو شاعر ان دو لڑکیوں کے درمیان بیٹھا نظر آیا اور اسے ایسا محسوس ہوا کہ وہ ہمکتا ہوا بچہ مر گیا جسے ابھی ابھی وہ گود میں اٹھائے تھا۔ اُس نے اپنے کان ادھر لگا دیئے۔ شاعر کہہ رہا تھا۔

"میں اُردو کا ایک عظیم شاعر ہوں، عظیم، اگر میں کسی لڑکی کے حسن پر قصیدہ لکھ دوں، تو وہ زندہ جاوید ہو جائے ...." ادیب مسکرا رہا تھا، جیسے کہہ رہا ہو کہ اگر میں اپنی فلم میں کسی لڑکی کو ہیروئن بنا دوں تو اُسے پر لگ جائیں گے اور وہ اِس گوشے سے اس گوشے تک اُڑ کر جائے گی ....اور سکریٹری سوچ رہا تھا اُس کی تنخواہ تو صرف ساٹھ روپے ہے....

شاعر زماں و مکاں سے بے خبر کہے جا رہا تھا

"جب ایک لڑکی شاعر کے پہلو میں ہوتی ہے تو آسمان کے تمام تارے اس کے قدم چومتے ہیں اور زمین کے تمام حسین ذرے اِس کے گرد ہالہ بنا لیتے ہیں اور وہ محسوس کرتی ہے کہ وہ الف لیلہ کی وہ حسین شہزادی ہے جس نے سینکڑوں مردوں کو مسحور کر لیا تھا وہ مصر کی حسین ساحرہ ہے۔ جس نے شاعر کے اڑنے والے تصورات پر اپنی نگاہوں کی کمند پھینکی ہے اور انھیں گرفتار کر لیا ہے۔ جس نے شاعر کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ اس کے گیت گائے ....

لڑکی کے چہرے پر وحشت برس رہی تھی اس کی سہیلی اُٹھ کر دوسری طرف جا چکی تھی اور ان کے ساتھ کا مرد، نفرت کے پرشور سمندر کو اپنی پلکوں میں روکے ہوئے تھا وہ کس طرح شاعر کو خرمستیوں سے روک سکتا تھا جب کہ خود پروڈیوسر ادیب اس سے محظوظ ہو رہا تھا۔ ادیب کوچ پر پیٹھ لگائے اور ایک ہاتھ اوپر پھیلائے یوں بیٹھا تھا جیسے وہ ایران کا خسرو ہو۔ اور شیریں و فرہاد پر مسکرا رہا ہو۔

نوجوان کھڑا ہو گیا اُس نے انگلی کے اشارے سے لڑکی کو اپنی طرف بلایا۔ لڑکی نے اس کے اشارے کو پا کر ایسا محسوس کیا کہ اس کی نکلتی ہوئی جان پھر سے اس کے جسم میں داخل ہو گئی ہے۔ لڑکی اپنی جگہ سے اٹھی اور اس نوجوان کی طرف آئی

سکریٹری نے بھی اپنی جگہ چھوڑ دی اور اس کھڑکی کے پاس کھڑا ہو گیا۔ جس سے تھوڑی دور وہ نوجوان کھڑا تھا۔ لڑکی نوجوان کے پاس پہنچ گئی۔

"دیکھ رہی ہو؟" نوجوان نے طنزیہ کہا

شاعر اور ادیب ان دونوں کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"ہاں .... "لڑکی نے ہولے سے کہا

"یہ قحبہ گھر ہیں، تمہاری امید سعی لاحاصل ہے" اس نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"نہیں ہم ٹھہریں گے"

"کیوں؟" نوجوان نے اب ڈانٹ کر پوچھا

"میں اور بھی کچھ دیکھنا چاہتی ہوں"

"اب کچھ اور باقی ہے" نوجوان نے پوچھا۔ "کیا تم نے ادیب کے ہونٹوں پر لالی کے دھبے نہیں دیکھے، کیا تم نے ان کے مونہہ سے اُڑنے والی اس بو کو نہیں سونگھا جوان کی رُوح کے گندے جوہر سے اٹھ رہی ہے، کیا تم نے شاعر کی شاعری نہیں سنی؟"

"پھر بھی، تھوڑی دیر اور"

نوجوان تلملا سا گیا۔ کیونکہ ادیب ان کی طرف اُٹھ کر آرہا تھا۔ ادیب سے اس کے اچھے مراسم تھے۔ اس نے مسکرا کر ادیب کی طرف دیکھا تاکہ اس کی نفرت کو ادیب پا نہ لے۔

"کیا بات ہے؟" ادیب نے یوں پوچھا جیسے کچھ جانتا ہی نہ ہو۔

"کچھ نہیں، میں زوی کو شام کا پروگرام بتلا رہا تھا ——" اس نے جھوٹ کہا

"اوہ" ادیب نے اطمینان سے کہا۔

اور سکریٹری کا جی چاہا کہ وہ اپنے مالک کے گنجے سر پر دھول جما دے۔

لڑکی بغیر کچھ کہے۔ پھر اپنی جگہ جا کر بیٹھ گئی۔ اس کی اِس بے خوفی سے شاعر کی آنکھیں چمک اُٹھیں۔ کیا یہ راضی برضا ہے۔ کیا اس کو میری شاعری نے مسحور کر دیا ہے شاعر اور قریب ہو گیا

ادیب بھی اپنی جگہ بیٹھ گیا اور نوجوان بھی ان کے ساتھ کی دوسری لڑکی بیزار سی نظر آرہی تھی اور سکریٹری بھی متعجب ہو کر سوچ رہا تھا کہ آخر شرافت ہار گئی۔ اور وہ حسن بھی ہار گیا جس کے قدموں میں آسمان کے تارے لوٹ لوٹ جائیں۔ اور زمین کے حسین ذرات ہالہ سا بنا دیں۔ اس نے سوچا کہ لڑکی نے اپنے گرد زمین کے ذرات کا ہالہ اور اپنے قدموں میں آسمان کے تاروں کو لوٹتے پوٹتے دیکھنے کی خواہش کا مداوا شاعر کو سمجھ لیا ہے۔ اور اسے شاعر بہلا گیا ہے۔ آہ

مرد حسن کے نغمے گانے کے لئے پیدا ہوا ہے۔ اور عورت، عورت ایک شمع

ہے جو روشنی پھیلاتی ہے۔ عورت ایک حسین نیلی جھیل ہے جہاں کروڑوں لوگ یاترا کے لئے آتے ہیں۔ عورت، عورت دیوی ہے جو من مندروں میں براجمان رہتی ہے.....

اور تم میرے من کی وہ رانی ہو جس نے میری گندی رُوح کو مسکراہٹ کا آبِ زمزم دیا ہے جس نے میرے تن بدن میں لگنے والی آگ کو برکھا کی پہلی گھٹائیں دی ہیں۔ تمہارے حسن نے میرے جمالیاتی ذوق کے وہ تمام سوتے جاری کر دیئے ہیں، جنھوں نے میرے عظیم عظیم شہ پاروں کو سیراب کیا تھا۔ اور تمہارا یہ دستِ مرمریں ..... شاعر اس لڑکی سے بالکل قریب ہوگیا تھا، اس نے شاعر سے آنکھیں چار کیں اور ہلکا سا زیر لب تبسم اپنے لبوں پر لے آئی۔ شاعر کی ہمت بڑھی اس نے لڑکی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔ "ہاں تمہارا یہ دستِ مرمریں، جو اگر دہکتی ہوئی جہنم پر اٹھے تو وہ گلزار ہوجائے ..... اور تمہارے سینے کے یہ طائر اگر چاہیں تو سات آسمانوں کی مملکت فتح کرلیں اور ....

"چٹاخ"

ایک زور کی آواز بلند ہوئی محفل کا رنگ اڑ گیا۔ ادیب کوچ سے یوں اٹھ کھڑا ہوا جیسے اس کا نشہ ہرن ہوگیا ہو۔ شاعر کوچ پر یوں پھیل گیا تھا جیسے وہ اب کبھی نہ اُٹھے گا اور لوگ چاروں طرف سے یوں سمٹ آئے جیسے اب کبھی وہ اس گھیرے کو نہیں توڑیں گے۔ اور جیسے بدنامی کا یہ گھیرا تا عمر شاعر کو یوں ہی نرغے میں لئے رہے گا۔ لڑکی غصے سے اُٹھ کر دروازے کی طرف جا رہی تھی۔ جیسے اب کبھی وہ یہاں نہیں آئے گی۔

سکریٹری ان تینوں کو جاتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ وہ خوش ہو رہا تھا۔ لڑکی جب اس کے سامنے سے گذری تو اس نے مسکرا کر بڑے پیار سے اس کی طرف دیکھا۔ اس نے سوچا شرافت جا رہی ہے، آرٹ کی دلدادہ جا رہی ہے۔ جانے دو....

ادیب نے چیخنا شروع کر دیا وہ غصے سے کانپ رہا تھا

"مہورت نہیں ہوگی، نہیں ہوگی ...."

وہ گندی گندی گالیاں دے رہا تھا۔ اور سکریٹری کھڑا سوچ رہا تھا۔

"مہورت تو ہوگئی ...."

فائرسٹون — گوند میں ڈوبے ہوئے واحد ٹائر

گوہر کری

گوہر پارے

کوئی کب تک رہے تحمل کوش؟ زندگی بن گئی وبالِ دوش
دل میں اک آگ سی بھڑکتی ہے پھونکے دیتی ہے آتش خاموش
رات دن عالمِ تصور میں کوئی رہتا ہے زینتِ آغوش
پھر وہی ساز چھیڑ دے مطرب تیرا نغمہ ہے جنتِ ہر گوش
پھر سنبھالے مجھے کوئی بڑھ کر پھر وہ اٹھی نگاہِ بادہ فروش
کس کے رُخ پر بکھر گئیں زلفیں چاند بدلی میں ہو گیا روپوش

میرے سینے میں جذب ہے گوہر
آرزوؤں کا محشرِ خاموش

عشرت قادری

نیند آئی

گلوں نے کلیوں کے باہیں ڈالیں وہ مرغزاروں کو نیند آئی سوادِ عالم نے اوڑھی چادر وہ آبشاروں کو نیند آئی
مٹی تڑپ سوزشِ الم کی وہ زندگی نے جماہیاں لیں کسی نے دامن سے دیں ہوائیں ستم کے ماروں کو نیند آئی
تمام دن کی مسافرت سے تھکے ہوئے راہ گیر سوئے وہ کاروانِ حیات ٹھیرا وہ رہگذاروں کو نیند آئی
چلے ہواؤں کے سرد جھونکے وہ لچکی ہر شاخِ سرو گلشن کلی کلی نے جھکائی گردن وہ لالہ زاروں کو نیند آئی
وہ ہاتھ انگڑائیوں کو اُٹھے مسرتوں کی پناہ بن کر گھنیری زلفوں کی چھاؤں پا کر جگر فگاروں کو نیند آئی
چھلکتے ساغر ہیں خالی خالی نفس نفس پر خمار طاری مغنیہ نے رباب چھیڑا وہ بادہ خواروں کو نیند آئی
چلے وہ زاہد بھی میکدے کو بچا کے اہلِ نظر سے نظریں ہوئے وہ "در" بند مقتدوں کے جمال پاروں کو نیند آئی
افق سے جھانکا وہ شاہِ خاور ہٹا کے رُخ سے سیاہ پردہ وہ بھاگے "سائے" اجالے پھیلے وہ چاند تاروں کو نیند آئی

غرض یہ دیکھا ہے نظمِ فطرت یہ جلوۂ صبح و شام عشرت
فضا پہ چھائی غنودگی سی حسیں نظاروں کو نیند آئی

معدے کی تکلیفوں کا خاتمہ کیجئے!

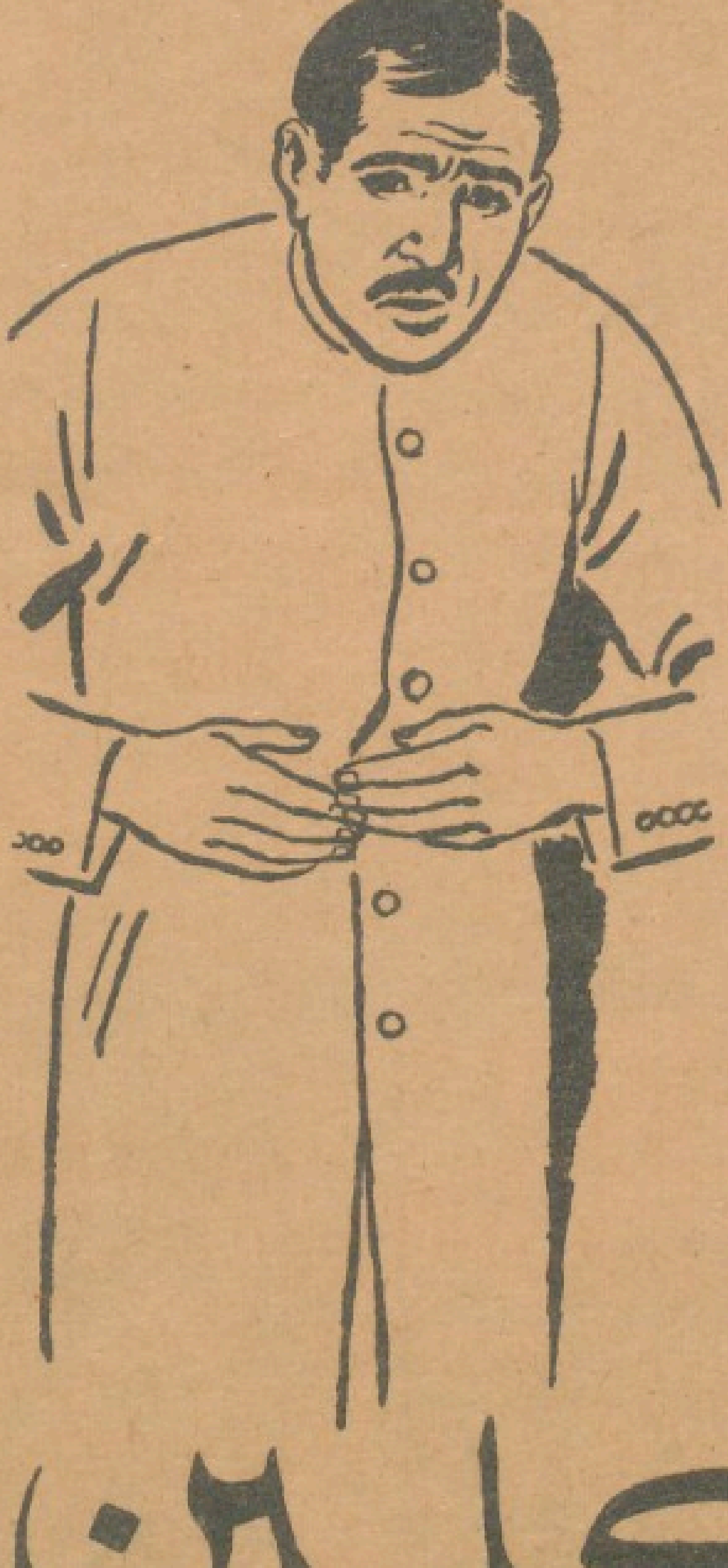

بد ہضمی سے غفلت خطرناک ہے

آپ بد ہضمی، بادی پن، متلی اور جگر کی سوزش میں کیوں مبتلا ہیں جبکہ میکلین برانڈ اسٹمک پاؤڈر کی صرف ایک ہی خوراک آپ کو ان تمام تکلیفوں سے نجات دلا سکتی ہے۔ اور یہ اس وجہ سے ممکن ہے کہ میکلین برانڈ اسٹمک پاؤڈر کا نسخہ نہایت سائنٹفک اور موزوں ہے۔

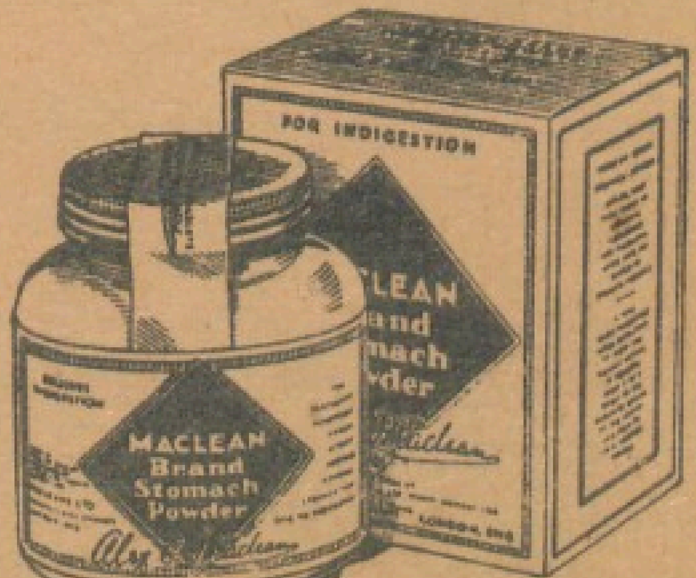

میکلین

برانڈ اسٹمک پاؤڈر

تجارتی معلومات کیلئے:۔ جے ایل، موریسن سن اینڈ جونز (انڈیا) لمیٹڈ
پوسٹ بکس نمبر ۶۵۲، بمبئی ۲۶ پوسٹ بکس نمبر ۳۸۷، کلکتہ پوسٹ بکس نمبر ۱۲۷۰، مدراس

MSY-3 U.

سوالات بھیجنے سے پہلے ضرور مطالعہ کریں

بزم شمع میں ہر مہینے ہزاروں سوالوں میں سے منتخب سوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں ہر شخص خواہ وہ شمع کا خریدار ہو یا نہ ہو تین سوال بھیج سکتا ہے تین سے زیادہ سوالوں کے جواب نہیں دیئے جائیں گے سوالات تہذیب سے گرے ہوئے نہ ہوں۔ اور ہر ماہ کی دس تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانا چاہئیں یہ سلسلہ محض ناظرین کی دلچسپی کے لئے شروع کیا گیا ہے۔ اس سے کسی کی تعریف یا تضحیک منظور نہیں ہے۔ سوالات نہایت مختصر ہونے چاہئیں ہر سوال کے نیچے کارڈ یا کاغذ پر کچھ جگہ جواب کے لئے ضرور چھوڑنی چاہئے پھر دوسرا سوال لکھا جائے ورنہ جواب نہ دیا جائے گا۔

ایڈیٹر

یو۔ ایم۔ ڈیوڈ کولا۔ لمپور ملایا

س ۱۔ ہم نے پڑھا ہے۔ کہ نمی بغیر باپ کے ہے۔ کیا یہ سچ ہے۔

ج ۱۔ باپ کے بغیر پیدا ہونا تو ممکن ہی نہیں! باپ ہے کون؟ اس کا علم کسی کو نہیں ہے فقیر کی جھولی میں کونسا دانہ کس کا ہے یہ کوئی نہیں بتا سکتا۔

س ۲۔ ہم رسالہ شمع کو ترقی دینا چاہتے ہیں کیونکہ لوگ کثرت سے اس کو پسند کرتے ہیں

ج ۲۔ آپ کا شکریہ۔ رب العزت کا کرم ہے شمع دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے

حبیب احمد رضوی آکوٹ برار

س ۱۔ آپ کے حاسد بہت بڑھتے جا رہے ہیں اگر میرا بس چلے تو گولی سے اڑا دوں؟

ج ۱۔ شمع کی ترقی کے باعث حاسدوں کا پیدا ہونا یقینی ہے۔ گولی سے اڑانے کی ضرورت نہیں صبر کی ضرورت ہے وہ تو اپنی موت آپ ہی مر جائیں گے۔

س ۲۔ عجیب زمانہ ہے بے ایمان خود ہیں دوسروں کو بے ایمان کہتے ہیں۔

ج ۲۔ نیا نہیں یہ تو پرانا قاعدہ ہے چور اپنے کو چھپانے کے لئے چور چور پکارنا شروع کر دیتا ہے۔

س ۳۔ کہیئے اب کب تک موٹر دینے کا ارادہ ہے دشمن ابھی سے جل جل کر خاک نہ ہو جائیں؟

ج ۳۔ دشمنوں کو انگاروں پر لٹانے کے لئے تو شمع اسٹیٹ کی ایر کنڈیشن بلڈنگ ہی کافی ہے موٹر پیش کرنے کا ارادہ شمع معمہ ۳۲ میں ہے۔

کالکا پرشاد سکینہ گورکھپور

س ۱۔ فلم آن میں دلیپ کمار۔ پستول کی گولی سے ایک سپاہی کی آدھی مونچھ اڑا دیتا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے؟

ج ۱۔ یہ فلمی دنیا ہے یہاں سب کچھ ممکن ہے۔

ایم اے۔ غنی۔ مدراس

س ۲۔ میرے دوستوں کا کہنا ہے کہ میری شکل بالکل اداکار شیکھر جیسی ہے اور میں تھوڑی بہت اداکاری بھی جانتا ہوں۔ بتائیے فلمی دنیا میں کس طرح داخل ہو سکتا ہوں؟

ج ۱۔ حسین سہارے کے بغیر فلمی دنیا میں داخلہ ناممکن ہے۔

س ۲۔ میرے ایک دوست کی شادی عنقریب ہونے والی ہے اس خوشی میں نمی کو بلانا چاہتے ہیں کیا وہ آئے گی۔

ج ۲۔ آنے میں تو اسے انکار ہوگا نہیں جیب بھاری ہونی چاہیے خرچ اتنا ہوگا شادی کی خوشی غمی میں بدل جائے گی۔

آسی دربھنگوی۔ پٹنہ

س ۱۔ "آن" حالانکہ ایک بہترین فلم ہے لیکن آپ اسے ایک ناکارہ فلم کہتے ہیں۔ ایسا کیوں؟

ج ۱۔ آن کو دنیا ناکارہ قرار دے چکی ہے۔ آپ بہترین کہتے ہیں کیوں؟

س ۲۔ آپ آپ نے نرگس کے بعد مدھوبالا کو بنانا شروع کر دیا آخر آپ اتنے بے رحم کیوں ہیں کتنی معصوم ہے وہ

ج ۲۔ ہم نہ کسی کو بنا سکتے ہیں نہ کسی کا کچھ بگاڑ سکتے ہیں بنتی بگڑتی تو وہ اپنے افعالوں سے ہیں معصوم کہنے سے پہلے اچھی طرح سمجھ لیجئے بھولی بھالی شکل والے ہوتے ہیں جلاد بھی۔

محمد یعقوب نیروبی

س ۱۔ مدھوبالا کا اصلی نام اور پتہ یعنے کہ اب رہتی کہاں ہے۔

ج ۱۔ بمبئی میں رہتی ہے اصل نام ممتاز بیگم ہے

م۔ د۔ پردیسی۔ مدھوپور

س ۱۔ زمانہ حال میں جبکہ چاروں طرف سے طوفان حسد اٹھ رہے ہیں۔ اور شمع ان کے بیچ میں جل رہی ہے کہیں ایسا نہ ہو لاکھوں پروانوں کی جان بجھ جائے۔

ج ۱۔ بے فکر رہیں فضل ربی شامل حال ہے تو پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

ضیا وہبی۔ بمبئی

س ۱۔ پوسٹل آرڈر کراس کرنے سے آپ کیوں منع فرماتے ہیں؟ شمع جبکہ ہزاروں روپے کے انعامات تقسیم کرتا ہے بینک میں کوئی رقم جمع نہیں ہے؟

ج ۱۔ بنک والے پوسٹل آڈر کیش کرانے کی فیس چارج کرتے ہیں۔

س ۲۔ اس وقت جبکہ آپ سوالوں کے جوابات دے رہے ہیں آپ کی گھڑی کے بجا رہی ہے؟

ج ۲۔ رات کے گیارہ بجے ہیں جس وقت آپ میٹھی نیند سو رہے ہیں۔

محمد امین خاں۔ رنگپور

س ۱۔ شمع میں ہر ماہ ایک خاکہ رہتا ہے۔ اس میں ہم حل بھر کر بھیج سکتے ہیں یا نہیں؟

ج ۱۔ جی ہاں بھیج سکتے ہیں

س ۲۔ شمع معمہ کی فیس بذریعہ منی آرڈر روانہ کر کے رسید آپ کو روانہ کر دیتے ہیں۔ اگر منی آرڈر آپ کو نہ ملا اور ہم اسی حالت میں انعام پا گئے تو انعام کا روپیہ ہمیں ملے گا یا نہیں؟ منی آرڈر کا روپیہ وصول کرنے کے لئے کاروائی آپ کو کرنی ہوگی یا ہمیں؟

ج ۲۔ آپ نوحلوں کے ساتھ منی آڈر رسید بھیجدیجئے اس کے آگے جو کاروائی ہوگی وہ ہم خود ہی انجام دیں گے صحیح حل نکلنے پر آپ انعام کے مستحق ہو جائیں گے۔

محمد حفیظ۔ آگرہ

س ۱۔ شمع معمہ ۲۹ کی جانچ پڑتال کا کام کس تاریخ کو آپ ختم کر دیں گے

ج ۱۔ چیکنگ آٹھ تاریخ کی صبح شروع ہوجائیگی کب ختم ہوگی؟ کچھ نہیں کہہ سکتے۔

س ۲۔ روانگی انعامات کی آخری تاریخ کیا ہے یعنی کس تاریخ سے آپ انعامات روانہ کرتے ہیں۔

ج ۲۔ ہماری طرف سے تو ہر ماہ کی ۱۵ تاریخ مقرر ہے منی آڈر فارم ہم ۱۲ تاریخ کو ڈاکخانہ میں دے دیتے ہیں جب وہ رسیدیں مکمل کر لیتے ہیں روپیہ لے لیتے ہیں۔

مسرت سعیدہ۔ راولپنڈی

س ۱۔ حال ہی میں میں نے ایک رسالہ میں جو غالباً دہلی سے شائع ہوتا ہے یہ خبر پڑھی ہے کہ شمع معمے کے انعامات اکثر یوسف صاحب کے خاص رفقاء و دیگر ایسے احباب میں تقسیم کئے جاتے ہیں اور جنہیں انعام ملتے ہیں وہ کچھ رقم اپنے حصے کی نکال کر باقی شمع والوں کو واپس کر دی جاتی ہے۔ مہربانی فرما کر ان جرائد کے ایڈیٹروں کے خلاف مناسب اقدام اٹھائیں۔ کیونکہ اس قسم کی بے بنیاد افواہوں سے شمع پڑھنے والے اور والیوں کے اعتماد پر کافی اثر پڑ سکتا ہے۔

ج ۱۔ آئینہ میں اپنی ہی صورت دکھائی دیتی ہے جیسا وہ خود کرتے ہیں ویسا ہی دوسروں کو سمجھتے ہیں خدا کا فضل ہے انعامات کی تقسیم کے بعد بھی شمع کو کافی رقم مل جاتی ہے

ہفت رنگ

تیرتھ رام فیروزپوری کے نئے جاسوسی ناول

انجام ہوس	چار روپے
میری تقدیر	چار روپے آٹھ آنے
بڑا بھائی	پانچ روپے چار آنے
اسیر بلا	تین روپے
خونی دلہن	تین روپے آٹھ آنے
خنجر بیداد	چار روپے
شاہی خزانہ	تین روپے آٹھ آنے
للتا	تین روپے آٹھ آنے
دیوتا کی آنکھ	چار روپے آٹھ آنے
دست قضا	تین روپے آٹھ آنے
خونی شیطان	چار روپے آٹھ آنے
سرفروش	چار روپے
فرشتۂ انتقام	تین روپے آٹھ آنے
سرائے والی	تین روپے آٹھ آنے
شامت اعمال	چار روپے
انصاف	دو روپے آٹھ آنے
ویران محل	تین روپے آٹھ آنے
کالی نقاب	تین روپے آٹھ آنے
زہر ہلاہل	چار روپے
خوفناک جزیرہ	تین روپے آٹھ آنے
مقدس جوتا	تین روپے
ڈاکٹر نکولا	چار روپے
قاتل کی بیٹی	چار روپے

لال شب چراغ	تین روپے
سانپ کی چوری	تین روپے آٹھ آنے
نقلی نواب	تین روپے آٹھ آنے
لفٹیننٹ	ایک روپیہ

اچھے ناول

پھانسی کی کوٹھری سے	تین روپے چار آنے
پائیل	تین روپے آٹھ آنے
دُھند	دو روپے
دوشیزۂ کابل	چھ روپے
آنسو	دو روپے بارہ آنے
آگ	ایک روپیہ بارہ آنے
بردہ فروش	ایک روپیہ بارہ آنے
تصویر	چار روپے
ادیب	تین روپے
فلمی پریوں کی داستان	ایک روپیہ آٹھ آنے
ایکٹریس کی آپ بیتی	ایک روپیہ آٹھ آنے
ساقی	ایک روپیہ چار آنے
راگنی	ایک روپیہ
سیب کا درخت	ایک روپیہ آٹھ آنے
میری بھابی	دو روپے آٹھ آنے
نوروز بار	دو روپے

اچھے افسانے

شوخیٔ تبسم	ایک روپیہ چار آنے
ناقابل فراموش	تین روپے
شوخ نظارے	ایک روپیہ چار آنے

دنیائے آرزو	دو روپے
آخری تحفہ	دو روپے بارہ آنے
جمیل	بارہ آنے
قاتل	بارہ آنے
وفا کی دیوی	بارہ آنے
افسانہ لکھ رہی ہوں	دو روپے
ستارۂ صبح	دو روپے
حجاب	دو روپے
کڑوے گھونٹ	دو روپے
جب جوانی آتی ہے	دو روپے آٹھ آنے
جنّت و جہنم	دو روپے
دھبّے	دو روپے آٹھ آنے
غریبوں کی بہشت	ایک روپیہ چار آنے
آج کل	ایک روپیہ آٹھ آنے
لنڈا ایمبلی	ایک روپیہ آٹھ آنے
فریب مسلسل	دو روپے
گناہ	دو روپے چار آنے
چوٹ	تین روپے
گیتانجلی ٹیگور	ایک روپیہ چار آنے
انگبین	تین روپے
پروین	دو روپے چار آنے
فل بوٹ	ایک روپیہ آٹھ آنے
زبیدہ	تین روپے آٹھ آنے
رخسار	دو روپے آٹھ آنے
ہجرت	تین روپے آٹھ آنے

ہندوستان اور دوسرے ممالک کے لئے

شمع بک ڈپو۔ پھاٹک حبش خاں دہلی ۶

پاکستان میں اس پتے سے منگائیے

جاوید ایجنسیز۔ پوسٹ بکس ۴۱۸ بندر روڈ کراچی

۱۲۰ سالہ بوڑھا فقیر مردے کو زندہ کرکے پہاڑوں میں جا چھپا

ایک نوجوان موت کے پھندے سے کیسے بچا

کلیجہ تھام لو پہلے سنو پھر داستاں میری

ناظرین۔ جوانی کی غلط کاریوں اور کم فہمی کی بدولت بُری صحبت کا شکار ہوکر طرح طرح کی بیماریوں میں پھنس کر اپنے ہاتھوں اپنی جوانی برباد کر بیٹھا اور طاقت مردمی سے محروم ہوگیا مشہور ڈاکٹروں اور اشتہاری دواؤں پر صحت کے لئے دھن برباد کرکے زندگی سے مایوس ہوگیا میری خوش قسمتی کہ مجھے سرینگر جانا پڑا۔ اُن دنوں وہاں ایک عرس شریف تھا میں بھی وہاں چلا گیا۔ ایک شام میں سیر کرتا ہوا ایک پہاڑی کے کنارے جا نکلا سردی بڑھ گئی تھی وہاں اچانک میں نے دیکھا کہ ایک درویش پہاڑی سے میری طرف آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ چہرے پر پورا جلال تھا میرے نزدیک آگئے تو مجھ کو کانپتا دیکھ کر پوچھا بیٹا کیا سردی لگتی ہے۔ پہلے تو میں ڈرا پھر حوصلہ کرکے دھیمی آواز میں کہا' جی ہاں' مجھ پر ترس کھا کر انہوں نے ایک سبز رنگ کی بوٹی کھانے کو دی۔ پیارے ناظرین اس خدائے وحدہٗ لاشریک کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ ایک منٹ ہی گذرا تھا کہ میرا جسم آگ کی طرح گرم ہوگیا۔ اس کرامت کو دیکھ کر میں نے فقیر کے پاؤں پکڑ لئے اور میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل پڑے انہوں نے ہمدردی سے پوچھا بیٹا شام کے وقت اکیلے اور رونے کا سبب میں نے تمام دکھ بھری داستان سچ سچ کہدی اور اس سچے فقیر نے مجھے حوصلہ دیا اور اپنے مقام رہائش لے گئے اور کہا کہ تم سچے دل سے عہد کرو کہ اب بُری باتوں سے بچو گے۔ میں نے سچے دل سے اقرار کیا اس پر فقیر نے ایک دوا کھلانے کو دی اور ایک مالش کے دو نسخے لکھوا دیئے اور کہا جاؤ بیٹا بے فکر ہو کر اپنے جیسے دکھیوں کا بھلا کرو۔ ناظرین یقین کریں کہ مجھ کو اس فقیر کی اچانک ملاقات سے اس قدر حوصلہ ہوا کہ خود میرے اندر ایک جوش پیدا ہوگیا۔ میں نے واپس آکر فقیر کے کہنے کے مطابق دونوں دوائیں تیار کرکے استعمال کرنا شروع کردیں جس طرح میرا یقین تھا اس کی پہلی خوراک نے اپنا کرشمہ دکھانا شروع کیا۔ آپ یقین کریں کہ پانچ چھ دن بعد ہی میری کایا پلٹ گئی۔ سب تکلیفیں دُور ہوگئیں اور میں اپنے آپ کو قابل فخر مرد خیال کرنے لگا۔ ضبط کرنا مشکل تھا۔ پھر بھی بحکم پیر مرشد پندرہ دن تک دوا جاری رکھی۔ دودھ مکھن خوب ہضم ہونے لگا۔ زیادہ لکھنا خلاف تہذیب ہے سولہ سال ہوچکے آج تک کسی دوا کی ضرورت نہیں پڑی خدا کی مہربانی سے چار خوبصورت نور نظر میرے گھر میں ہیں آج تک اس دوا سے ہزاروں دکھیوں کا بھلا ہوا ہے سینکڑوں کی مرادیں پوری ہوچکی ہیں۔ اسی دن سے مرشد کے ساتھ کئے ہوئے وعدے اور دنیا کی بھلائی کے لئے اس دوا کا شہرہ گھر گھر کر رہا ہوں۔ اس سے ہر قسم کی کمزوری، پیشاب میں شکر آنا ہر قسم کے خفیہ روگ دُور ہو جاتے ہیں دوائیں کوئی مضر صحت چیز نہیں ہے۔ ہر موسم میں کھانے کے لائق ہے۔ جوان کیا بوڑھے سب ہی فائدہ اُٹھا رہے ہیں تندرست جوانی کا لطف لے سکتے ہیں بڑھاپے میں جوانی جیسا مزا آسکتا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ اس دوا کے بعد عمر بھر کسی دوا کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ قیمت پندرہ دن کی خوراک کشمیری گولیاں جو کہ صحت کے لئے کافی ہے دو روپے آٹھ آنہ۔ کشمیری طلا برائے مالش فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ چونکہ مجھ کو اس کایا پلٹ دوا نے موت کے مونہہ سے بچا لیا اس لئے اپنا ایمان سمجھ کر اشاعت کر رہا ہوں اور قیمت صرف خرچہ اور لاگت کے برابر ہے۔ ہر پارسل پر محصولڈاک و پیکنگ ایک روپیہ ایک آنہ الگ لگتا ہے۔

ضروری گذارش:۔ شکی مزاج حضرات میری دوا طلب نہ کریں جو شخص کسی چیز کو بے یقینی کی نگاہ سے دیکھتا ہے وہ موقعہ پر ہیرے کو پتھر سمجھ کر کھو بیٹھتا ہے جس کو اس دوا سے فائدہ نہ ہو وہ ایمان کو حاضر ناظر جان کر قیمت واپس منگالے اور ساتھ ہی آپ کا ایمان ہے اگر دوا مفید نکلے تو فقیر کے پیغام کو گھر گھر پہنچائیں

شرطیہ علاج:۔ ہندو کو دھرم اور مسلمان کو ایمان کی قسم ہے کہ میری دوا کے استعمال سے حسب نخواہ فائدہ نہ ہو تو حلفی تحریر بھیج کر قیمت واپس منگا سکتے ہیں عدم صحت کی صورت میں کسی کا پیسہ رکھنا گناہ ہے۔ پاکستانی اصحاب قیمت بذریعہ پاکستانی ڈاک کے ٹکٹ پیشگی روانہ فرمائیں کیوں کہ پاکستان کو وی پی نہیں جاسکتی۔

صوفی ایم اے خاں اینڈ کو لمیٹڈ (S.D) دہلی

بے ایمانی کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ بے ایمانی کرتے تو اس عروج پر بھی نہیں پہونچ سکتے تھے جس پر آج ہمیں خدا نے پہونچایا ہوا ہے۔ ہم بھی بے ایمانوں کی طرح ایڑیاں رگڑ رگڑ کر زندگی کے دن پورے کر رہے ہوتے۔

نورصین بیگم فاروقی سینٹرل جیل آگرہ

س ۱۔ اگر میں اپنے کسی نابالغ بچے کے نام حل بھیجوں اور وہ صحیح نکلے تو اس کا انعام آنے پر اس کی برآمدگی میں کوئی دقت تو نہ ہوگی ؟

ج ۱۔ ہم تو اسی نام پر چک یا منی آڈر بھیجدیں گے۔ آگے کام بنک یا ڈاکخانہ کا ہے۔ وہ اپنی تسلی کر کے دیگا۔

س ۲۔ اپنے حل ذریعہ رجسٹری بھیجنے ضروری ہیں یا دو آنے کے ٹکٹ والے لفافے میں بھی بھیجے جا سکتے ہیں ؟

ج ۲۔ رجسٹری سے بھیجنا بہتر ہے ضروری نہیں ہے۔

محمد زماں ملک بیکانیر

س ۱۔ میں شمع کا خریدار ہوں اور میرا نمبر خریداری ۲۲۰۳۱ ہے۔ مجھے رسالہ بہت دیر سے ملتا ہے۔ کیوں ؟

ج ۱۔ ڈاکخانہ کا قصور ہوگا دفتر سے تو پہلے خریداروں کو پرچہ بھیجا جاتا ہے بعد میں ایجنٹوں کو

س ۲۔ میں شمع کا معمہ اپنے بھائی کے نام سے بھیجنا چاہتا ہوں جو پاکستان میں ہے اور فیس وغیرہ بھی میں ہی بھروں گا کیا آپ کو کوئی اعتراض ہے۔ آپ کو روپیہ پاکستان میں ادا کرنا پڑے گا۔

ج ۱۔ جی ہاں ہمیں اعتراض ہے فیس ہندوستان میں لی جائے انعام پاکستان میں دیا جائے یہ نہیں ہو سکتا۔

س ۲۔ میرے دوست کرشن کمار کہتے ہیں کہ نگار سلطانہ مسٹر یوسف ایڈیٹر شمع سے آنکھیں لڑا کر نکاح کر بیٹھی ہے میں کہتا ہوں کہ نہیں وہ پرانے نسیم کے عاشق ہیں فرمائیے کون سچا ہے ؟

ج ۲۔ سچا تو ایک بھی نہیں! نہ ہم نگار کے خاوند ہیں نہ نسیم کے عاشق۔

شمس الحسن ایرانی۔ راولپنڈی

س ۱۔ فرض کیجئے کہ ہم نے اپنے نام سے شمع معمے کے حل ۲۰ تاریخ کو روانہ کئے اس کے بعد ۳۰ تاریخ کو اسی نام سے اور چند حل بھیجے۔ کیا یہ حل قابل قبول ہوں گے۔

ج ۱۔ اگر بعد میں آئے ہوئے حلوں کے ساتھ ٹوکن اور فیس ہوگی تو شامل ہو جائیں گے۔ ٹوکن کے لئے ہزاروں آئے ہوئے حلوں میں سے پہلے حل تلاش کرنا ممکنات میں سے نہیں۔

س ۲۔ فرض کیجئے میرے نام انعام نکلا اگر میں آپ کو تحریر کروں کہ آپ شمع ماہنامہ فلاں مہینہ کے دام مجرا کر کے بقایا کا منی آرڈر کر دیجئے تو کیا آپ کر دیں گے۔

ج ۲۔ جی نہیں۔

ایم۔ ڈبلو۔ شمسی آگرہ

س ۱۔ پورنیما کو چھوڑنے کے بعد شوکت ہاشمی نے تو دوسری شادی کر لی لیکن ابھی تک پورنیما . . . . ؟

ج ۱۔ پورنیما ابھی شادی کی ضرورت نہیں سمجھتی دل بہلانے کے لئے اس کے پاس کھلونا موجود ہے

س ۲۔ لیجئے اب تو نرگس راج کے ساتھ امریکہ بھی ہو آئی ؟

ج ۲۔ اور آپ ابھی آگرہ میں ہی پڑے ہوئے ہیں۔

محمد اسمٰعیل ناز حیدرآبادی

س ۱۔ ہر ماہ شمع معمے کی آمدنی بھی شائع کریں کہ پروانوں کو یہ معلوم ہو جائے آپ اتنی رقم انعام میں تقسیم کرتے ہیں اور اتنی رقم جیب میں جاتی ہے۔

ج ۱۔ انعامات کی تقسیم کے بعد جو رقم بچتی ہے وہ جیب میں نہیں سما سکتی بنک میں رکھنی پڑتی ہے حساب کتاب انکم ٹیکس افسر دیکھ لیتا ہے

دروغ برگردنِ راوی . . . .

نیویارک میں ایک جگہ نرگس جلدی میں راج کی طرف آ رہی تھی کہ ایک آدمی سے ٹکرائی اور وہ آدمی گر گیا۔ اس نے راج سے شکایت کی

"دیکھئے —— آپ کی بیوی نے مجھے گرا دیا"۔

راج نے فوراً اُسے سمجھایا

"آپ بالکل غلط کہتے ہیں —— وہ میری بیوی نہیں ہے"۔

پروانے دیکھ کر کیا کریں گے ان کے مطلب کی چیز نہیں ہے انہیں تو یہ دیکھنا چاہیے جتنی رقم کا اعلان ہوا تھا وہ تقسیم ہوگئی یا نہیں۔

س ١۔ نسیم کا شیش محل مدھو بالا کا محل ثریا کا موتی محل ان تینوں محلوں میں سے کونسا محل رہنے کے قابل ہے عاشق ناکام کو

ج ١۔ ان محلوں کی طرح عشق بھی آپ کا مصنوعی معلوم ہوتا ہے جس خیالی محل میں چاہیں آزادی سے رہ سکتے ہیں۔ کوئی روک ٹوک نہیں ہے

س ٢۔ یوسف بھیا یہ تو بتائیے کہ آپ کونسی چکی کا پسا ہوا کھاتے ہیں۔

ج ٢۔ دفتر کے سامنے ہی لگی ہوئی ہے! آپ کو تو گوپ والی چکی کی تلاش ہے وہ بمبئی میں ہی ملے گی۔

ظہیر الدین۔ بدایونی

س ١۔ محبت کرنا کوئی گناہ تو ہے نہیں پھر کیوں محبت کرنیوالوں کو لوگ بری نظر سے دیکھتے ہیں۔

ج ١۔ محبت کرنا تو گناہ نہیں ہے بوالہوسی گناہ ہے بری نظر سے لوگ دیکھتے بھی اسی کو ہیں

س ٢۔ بیسویں صدی کے دوست اور دشمن میں کوئی فرق نہیں معلوم ہوتا ایسا کیوں ہے۔

ج ٢۔ گندم نما جو فروشوں کی پہچان مشکل ہی سے ہوتی ہے۔

حمید۔ رنگون

س ١۔ میرے دوست کا کہنا ہے پکار والی نسیم اور ہے شیش محل والی اور میرا کہنا ہے کہ ایک ہی ہے

ج ١۔ شیش محل میں کام کرنے والی وہی نسیم ہے جس نے پکار میں کام کیا تھا۔

عبدالحکیم۔ راولپنڈی

س ١۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آپ کے پاس اتنی دولت کہاں سے آتی ہے جو ہر ماہ ہزاروں روپیہ تقسیم کرتے ہیں

ج ١۔ پروانوں کے علاوہ اور آئے گی کہاں سے سب پروانوں ہی سے آتی ہے یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے۔

س ٢۔ اگر میرا پہلا انعام نکلا تو کیا میں دہلی آ کر لے سکتا ہوں۔

ج ٢۔ آنے کی ضرورت نہیں حقدار کا حق ہم اس کے گھر پہونچاتے ہیں۔

پریفکٹ بمعہ ہمامولیس

ایک نیا ٹائلیٹ صابن جو ہتھیلی میں ٹھیک پکڑا جاتا ہے۔ اس لئے بچت آمیز ہے۔

مودی سوپ ورکس، مودی نگر۔ یو۔ پی

دہلی ایجنٹس:
مودی انڈسٹریز ایجنسی
٣٠۔ فیض بازار، دریا گنج۔ دہلی

محمد الیاس۔ سکھر

س ۱۔ شمع رسالہ یہاں ۲۹ ر تاریخ تک دستیاب ہوتا ہے۔ سالانہ خریدار بننے سے کیا رسالہ مجھکو جلدی دستیاب ہوگا۔

ج ۱۔ جی ہاں سالانہ خریداروں کو پہلے ہی جاتا ہے۔ ایجنٹوں کو بعد میں۔

س ۲۔ میں نے سنا ہے آپ نے نئی معشوقہ سے رومان لڑانا شروع کر دیا ہے۔ اور اس پر ریشمی ڈورے ڈالے جا رہے ہیں کیا یہ سچ ہے۔

ج ۲۔ معشوقہ سے رومان کوئی منچلا ہی لڑا سکتا ہے ہم تو شمع ریڈر ہوں سوتی ڈورے ڈالنے والوں سے بھی نہیں ہیں۔ چاہوں

پروانہ 30983 ڈسول ہو

س ۱۔ کرشن گوپال عابد کا ناول کو کیا کرنا شمع میں بالاقساط ختم کے بعد چھپیگا نہیں؟ اطلاع

ج ۱۔ کتاب تیار ہو رہی ہے انشاء اللہ جو دسمبر کے آخر تک مکمل ہو جائیگی

س ۲۔ شمع کی اپنی پریس اور عمارت کی خوشی میں بھارتی پروانے تو جشن میں شامل ہو جائیں گے۔ لیکن پاکستانی پروانوں کو کیا ملے گا؟

ج ۲۔ خوشی میں تو سب ہی پروانے شریک ہونگے چاہے وہ ہندوستانی ہوں یا پاکستانی۔

اُجاگر سنگھ۔ ہگلی

س ۱۔ اگر دنیا میں مرد نہ ہوں تو آبادی کیسے بڑھے

ج ۱۔ سردار جی کیا سوال لکھا ہے واللہ دس برس ہوگئے جواب دیتے ہوئے پہلی مرتبہ لاجواب ہوئے ہیں۔

س ۲۔ شراب نگاہوں کی تیز ہوتی ہے یا ہونٹوں کی۔

ج ۲۔ دونوں ہی تیز ہیں ایک مست کر دیتی ہے دوسری بیخود

م۔ ج صدیقی۔ بمبئی

س ۱ ثریا دن بدن موٹی ہو رہی ہے اگر گوپ سے شادی کرے تو جوڑی کیسی رہے گی۔

ج ۱۔ ثریا "فٹ بال" سے کھیلنا نہیں چاہتی ویسے بھی گوپ شادی شدہ ہے

پی۔ پانڈو راج۔ حیدرآباد

س ۱۔ نگار سلطانہ کی جائے پیدائش اور تعلیم لکھئے؟ اور ان کی پہلی فلم کون سی تھی؟

ج ۱۔ حیدرآباد دکن میں پیدا ہوئی تھی تعلیم معمولی ہے۔ پہلی فلم رنگ بھری ہے

س ۲۔ جے شری، نگار سلطانہ، نرگس، کامنی کوشل میں کون زیادہ خوبصورت ہے؟

ج ۲۔ کامنی کوشل

س ۳۔ گیتا بالی کی جائے پیدائش اور تعلیم لکھئے؟ اور ان کی پہلی فلم کونسی ہے؟

ج ۳۔ امرتسر میں پیدا ہوئی تھی۔ پہلی مرتبہ اہم رول "پت جھڑ" میں ادا کیا تھا ہندی اردو انگریزی اچھی طرح لکھ پڑھ لیتی ہے۔

ایم۔ ابوزید کاکوی

س ۱۔ ایڈیٹر صاحب! کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آخر یک بیک آپ کو یہ کیا سوجھی کہ اپنے "شمع" پرچہ کا دام آٹھ آنہ کی جگہ بارہ آنہ کر دیا۔ اس سے آپکے پروانے کافی سے زیادہ کم ہو جائیں گے۔

ج ۱۔ شمع کی قیمت آٹھ آنے ہے بارہ آنے نہیں۔ اگر کوئی بلیک مارکیٹ کرتا ہے تو اس کی اطلاع پولیس کو دیجئے

حمید اللہ قریشی ہوڑہ

س ۱۔ یوسف بھیا! مدھوبالا کی شادی کب ہو رہی ہے اور کس سے ہو رہی ہے۔ اگر نہیں ہو رہی ہے تو کس عمر میں ہوگی۔

ج کب ہو رہی ہے، کس سے ہو رہی ہے۔ یہ کیا خود مدھوبالا بھی نہیں بتا سکتی۔ البتہ شہر میرٹھ میں خیر نگر گیٹ کے پاس رہنے والے سابق تحصیلدار حال مشہور منجم رضوی صاحب اور ان کے شاگرد رشید متین صاحب چاہیں تو نجوم کے ذریعہ معلوم کر کے بتا سکتے ہیں۔

دروغ برگردنِ راوی ....

دلیپ کمار اپنے ایک دوست سے کہہ رہا تھا "میں کچھ اونچا سننے لگا ہوں —— اب مجھے بال کٹوانے ہی پڑیں گے۔"

اے ایم خالد راولپنڈی

س ۱۔ میوزک ڈائرکٹر نوشاد کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔

ج ۱۔ پورا نام نوشاد علی ہے۔ مذہب نام سے ظاہر ہے۔

فقیر محمد۔ درگ

س ۱۔ خوبصورتی کے لحاظ سے نمبر دیجئے۔ وجینتی مالا مدھوبالا۔ شیاما۔

ج ۱۔ مدھوبالا، وجینتی مالا، شیاما بالترتیب

ساتھی ابوالقاسم رمضان پور

س ۱۔ پریم ناتھ اور راج کپور میں سب سے بہتر کون کرتا ہے۔ کونسی چکی کا

ج ۱۔ راج کپور سے پریم ناتھ کی اداکاری بہتر

س ۲۔ آپ بتلا سکتے ہیں ریحانہ کب اور کہ ہے! آپ کو تو

ہوئی تھی۔

ج ۲۔ ۱۸ مئی ۱۹۳۱ کو لکھنؤ میں پیدا ہوئی تھی۔

ایم۔ ایچ خاں۔ منچری

س ۱۔ میں ایک مرشد کا مرید ہوا ہوں وہ غوث پاک کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے ۱۸ لاکھ مرید ہندوستان میں ہیں۔ میرے دوست نے کہا کہ تم رسالہ شمع نہ پڑھو کیونکہ مرید بنے ہو کیا یہ سچ ہے

ج ۱۔ آپ کو شمع پڑھنا چاہئے یا نہیں، یہ اپنے مرشد سے پوچھئے۔ مرید آپ ہمارے نہیں ہوئے اٹھارہ لاکھ ...

ج ۲۔ گندم نما جو فروشوں کی پہچان مشکل ہی سے ہوتی ہے۔

حمید۔ رنگون

س ۱۔ میرے دوست کا کہنا ہے پکار والی نسیم اور ...

مرتبہ "نرگس" میں معمولی کام کیا تھا۔

س ۲۔ میرا دوست کہتا ہے کہ فلم آن اچھا ہے۔ میں کہتا ہوں فلم سنسار بہتر ہے۔ آپ فیصلہ کیجئے

ج ۲۔ آن سے سنسار بہتر ہے۔

مرزا عبدالحمید بیگ تاورگرہ

س ۱۔ دلیپ کمار شادی شدہ ہیں؟ اور اگر ہیں تو کتنے عدد بچوں کے باپ ہیں؟

ج ۱۔ ابھی تو کھیلنے کودنے کے دن ہیں شادی کہیں

س ۲۔ دستنی جو فلم بیٹی میں سائیڈ ہیروئن تھی وہ اب فلمی کنارہ کش ہو کر کس خوش قسمت کے

س ۲۔ اگرہ

سکنٹیل آف بمبئی ٹاکیز کے صاحب ادے

ج ۲۔ آنے

کے گ ... س ہے۔

... اللہ خاں صاحب کی حقیقی دختر

پر...

شمع معمے کا صحیح حل سات تار... صرف دو گھنٹے بعد، دور نگوں میں چھپی ہوئی اس کی ہزاروں نقلیں معمے حل کر... تر شمع میں ہزار ہا روپے کی نئی مشینری لگائی گئی ہے اور وقت بچانے کا ہر ممکن طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحیح حل برآمد ہونے کے دوسرے ہی دن سے، ہندوستان اور پاکستان کے ہزار ہا پروانوں کو صحیح حل کی نقلیں گھر بیٹھے پہنچنی شروع ہو جاتی ہیں۔

آپ بھی اس نئی خدمت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اپنے حلوں کی فیس کے ساتھ چار آنے زائد بھیجئے —— (یہ رقم اپنے منی آرڈر میں بڑھا دیجئے، یا پوسٹل آرڈر پر زیادہ سے زیادہ دو ٹکٹوں کی صورت میں، اس مقصد کے لئے بنی ہوئی جگہ پر چسپاں دیجئے) اور اپنا نام اور پورا پتہ لکھا ہوا بغیر ٹکٹ لگا ہوا لفافہ اپنے حلوں کے ساتھ بھیجئے۔ ہم حل برآمد ہوتے ہی ہر ممکن عجلت سے صحیح حل کی نقل آپ کو بھیج دیں گے۔ چار آنے فیس کے ساتھ نہ آنے یا حسب ہدایت پتہ لکھا ہوا لفافہ نہ آنے کی صورت میں ہم حل آپ کو بھیجنے کے لئے ذمہ دار نہ ہوں گے۔ اس سلسلے میں مزید خط و کتابت نہ کی جائے گی

گھر بیٹھے، ہر ممکن عجلت سے صحیح حل حاصل کیجئے

شمع معمے

خدمت، خلوص اور خوش انتظامی سے خطیر رقم تقسیم کرتے ہیں

ہیں یا کسی رشتہ دار کی ؟

ج ۲۔ بظاہر تو عطاء اللہ خاں کی ہی صاحبزادی ہے اندرونی حالت اس کی ماں بہتر جانتی ہے۔

سید محمد حسین راولپنڈی

س ۱۔ میں فلم میں کام کرنا چاہتا ہوں کوئی راستہ بتلایئے

ج ۱۔ یہ راستہ بہت ٹیڑھا ہے۔ کوئی اور کام کیجئے۔

س ۲۔ کیا نگار سلطانہ اور اوشا کرن یہ دونوں آپس میں بہنیں ہیں۔

ج ۲۔ صرف کاروباری بہنیں ہیں سگی نہیں۔

اے ایس خان ڈبلیو اُوشاجاپور

س ۱۔ فرض کیجئے میں مستقل خریدار ہوں دو ماہ کے لئے کسی دوسرے مقام پر جاؤں اور چاہوں کہ مجھ کو پرچہ وہیں موصول ہو تو اس بارے میں مجھ کو کیا کرنا چاہئے۔

ج ۱۔ اپنے مقامی ڈاک خانہ کو اطلاع کر دیجئے کہ میرے نام کی جو ڈاک آئے وہ نئے پتہ پر بھیج دی جائے۔ شمع جب ہاں پہنچے گا پوسٹ ماسٹر صاحب نئے پتہ پر بھیج دیں گے۔

غنی پاشا سیوانگر

س ۱۔ کیا جھانسی کی رانی رنگین فلم ہے۔

ج ۱۔ جی ہاں، جھانسی کی رانی رنگین بن رہی ہے

زیب النساء عزیز پشاور

س ۱۔ دیکھئے یہ جو کسی صاحب نے ۲۰۰ روپے کا خاص انعام ۱۰۲۶ حل بھیج کر حاصل کیا ہے کیا انہوں نے اتنے بہت حل ایک ہی نام اور ایک ہی کوپن کے ساتھ بھیجے تھے ؟

ج ۱۔ جی ہاں، سب حل ایک ہی نام اور ایک ہی کوپن سے آئے تھے۔ اُن سے کم ایک اور صاحب کے حل تھے جنہوں نے ۱۰۲۴ بھیجے تھے

س ۲۔ آپ براہ مہربانی ایک ایسی اچھی سی فوٹو "شمع" میں چھاپیں تاکہ ہم اسے فریم کرا کے اپنے ڈرائنگ روم میں رکھ چھوڑیں۔

ج ۲۔ ہم ڈرائنگ روم کی زینت بن سکیں اس قابل نہیں ہیں۔

دروغ برگردنِ راوی ....

دلیپ کمار اپنے ایک دوست سے کہہ رہا تھا
"میں کچھ اونچا سننے لگا ہوں ——— اب مجھے بال کٹوانے ہی پڑیں گے۔"

سید ضمیر الحسن راولپنڈی

س ۱۔ منور سلطانہ کہاں کی رہنے والی ہے، اس کا اصلی نام کیا ہے۔

ج ۱۔ اصل نام صرف سلطانہ ہے۔ لاہور میں پیدا ہوئی تھی۔

س ۲۔ کیا سچ ہے کہ محبوب فلم عورت بنا رہا ہے۔

ج ۲۔ جی ہاں بالکل سچ! عورت نے ہی محبوب کو محبوب بنایا تھا اس لئے دوبارہ بنا رہے ہیں

تاکہ کھوئی ہوئی عزت واپس مل جائے۔

ایم ادریس انصاری کلکتہ

س ۱۔ ازراہ کرم یہ بتائیں کہ شمع معمہ نمبر ا سے شمع معمہ نمبر ۲۸ تک کتنے روپے تقسیم کئے گئے ؟

ج ۱۔ جتنی رقموں کا اعلان کیا تھا اس سے کچھ زیادہ ہی تقسیم کیا ہے۔ کم نہیں کیا۔

س ۲۔ کیا آپ یہ بتانے کی کوشش کریں گے کہ شمع معموں کے کمپائلر صاحب کی ماہانہ تنخواہ کیا ہے یا فی اشارہ کے لئے کتنی اجرت دی جاتی ہے۔

ج ۲۔ جو وہ چاہتے ہیں لے لیتے ہیں۔ سب کچھ انہیں کا ہے۔

س ۳۔ سیفی اعظمی کی صاحبزادی نجمہ سلطانہ کو پہلا انعام پانے کے سلسلے میں ساڑھے گیارہ ہزار کا چیک آنجناب نے بذات خود گھر پیش کیا۔ کہئے سیفی اعظمی نے کیسی خاطر کی آپ کی ؟

ج ۳۔ جتنی خاطر آپ کی ہوئی تھی اتنی ہی ہماری ہوئی۔ بلکہ ہم نے تو آپ سے کچھ کم ہی کھایا تھا۔

ایم۔ اے۔ پی۔ لائلپور

س ۱۔ "ماہنامہ رومان کراچی" میں جو شمع کا خاکہ اور کوپن دیا جاتا ہے۔ کیا وہ کوپن حلوں کے ساتھ بھیجا جاسکتا ہے۔

ج ۱۔ جی ہاں رومان کا کوپن بھی شمع معموں میں قابل قبول ہے۔

س ۲۔ سی ایل آنا جس نے فلم نگینہ میں گانے گائے ہیں اُس کا پتہ لکھیں۔

ج ۲۔ معرفت دفتر شمع دہلی لکھ دینا کافی ہے۔

س ۳۔ شمع کا سالانہ چندہ کیا ہے۔ کیا میں شمع کا خریدار بن سکتا ہوں

ج ۳۔ چندہ شمع والے نہیں لیتے قیمت خط والے لیتے ہیں خریدار بننا چاہیں تو سالانہ قیمت چھ روپے بھیج دیں۔

منظور احمد نظر۔ کراچی

س ۱۔ ہمارے گھر سے جاوید انجنیئرز کا دفتر کافی دور ہے اگر میں وہاں خود جانے کی بجائے بذریعہ منی آرڈر فیس بھیج کر رسید آپ کو حلوں کے ساتھ بھیج دوں تو آپ قبول کریں گے۔؟

ج ۱۔ صرف دُور کا ہی نہیں قریب کا بھی قبول کر لیں گے۔

س ۲۔ جو فلمیں پرانی ہو جاتی ہیں۔ مثلاً "شاردا" وغیرہ تو انہیں کیا بیکار کر دیا جاتا ہے۔

ج ۲۔ ڈبوں میں پڑی رہتی ہیں، بے کار نہیں ہوتیں۔

کبھی کبھی اُنہیں بھی نمائش کا موقعہ مل جاتا ہے۔

شیر احمد پشاور

س ۱۔ کیوں جی آج کل شیاما کے ساتھ بہت گہری دوستی ہے جو دھڑا دھڑ فوٹو شائع ہو رہے ہیں

ج ۱۔ شمع میں دوستوں کے نہیں ایکٹریسوں کے فوٹو شائع ہوتے ہیں۔

س ۲۔ اس دفعہ تو پروانوں نے قیامت برپا کر دی کہ نام لکھنے کی بھی گنجائش نہ رہی۔

ج ۲۔ صحیح ہے کبھی کبھی تو کمپائلر کو بھی شکست ہونی چاہیے۔

رگھناتھ رائے نئی دہلی

س ۱۔ پریم ناتھ کی پہلی فلم برسات ہے یا آگ۔

ج ۱۔ نہ آگ ہے نہ برسات، بلکہ اس کی پہلی فلم اجیت ہے۔

س ۲۔ آپ کو یہ جائز نہیں کہ آپ پروانوں کا جشن ہڑپ کر رہے ہیں، یاد رکھئے پروانے آپ کو چین کی نیند نہ سونے دیں گے جشن جلدی منایئے، پروانے بے تاب ہیں۔

ج ۲۔ انشاءاللہ جشن منائیں گے اور ضرور منائیں گے ہڑپ نہیں کر رہے۔ نومبر میں منانے کا خیال تھا۔ لیکن میرا بہت ہی عزیز دوست ۹ ستمبر سے ایک ناگہانی مصیبت میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے بہت ہی پریشان ہوں، دفتر کو بھی پورا وقت نہیں دے سکتا۔ اگر صبح کا ناشتہ دہلی میں کرتا ہوں تو دوپہر کا کھانا کلکتہ میں کھا رہا ہوں دہلی کلکتہ میرے لئے ایک بنا ہوا ہے۔ اس ناگہانی مصیبت سے چھٹکارا ملے تو جشن کا پروگرام مرتب کیا جائے

رشیدہ کی کشیدہ کاری

شمع پڑھنے والی لڑکیوں اور عورتوں کو عرصہ سے ایک ایسی کتاب کی ضرورت تھی جس میں کشیدہ کاری کے نئے نئے ڈیزائن ہوں عمدہ بوٹیاں ہوں، بیلیں ہوں، کراس اسٹیچ، کٹ ورک اور موتیوں کا کام بھی ہو، مونوگرام بینریاں، تکیہ کے اشعار اور ڈیزائن، پیٹی کوٹ کے بارڈر اور قمیصوں کے گلے مل سکیں۔

"رشیدہ کی کشیدہ کاری" اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے شائع کی گئی ہے بہنوں کی آسانی کے لئے کراس اسٹیچ، کٹ ورک، سموکنگ لیزی ڈیزی، موتیوں کا کام اور طرح طرح کے کشیدہ کی ترکیبیں سمجھائی گئی ہیں، تاکہ جن بہنوں کو ان میں کوئی کام نہیں آتا وہ یہ چیزیں سیکھ لیں۔

آج ہی منگایئے۔ اردو اور ہندی میں ——— قیمت صرف تین روپے آٹھ آنے۔

ہندوستان اور دوسرے ممالک کے لئے

شمع بک ڈپو۔ پھاٹک حبش خاں۔ دہلی ۶

پاکستان میں اس پتے سے منگایئے

جاوید انجنیئرز پوسٹ بکس ۱۸/۴ بندر روڈ۔ کراچی

س ۲۔ کیا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں سہراب مودی کی جھانسی کی رانی ویسی ہی ہوگی جیسی پکار، جیلر اور شیش محل تھی۔

ج ۲۔ پکار، جیلر جیسی ہو یا نہ ہو مگر آن سے بہت اچھی ہوگی۔

گووِندس سارن

س ۱۔ میں خوبصورت ہوں اور سارے شہر میں میری خوبصورتی کا چرچا ہے۔ کیا میں فلم میں ایک کامیاب ایکٹریس ہو سکتی ہوں۔

ج ۱۔ بن سکتی ہیں۔ لیکن ایکٹریس بننے سے پہلے حیا، شرافت اور عزت کو الوداع کہنا پڑے گا۔

س ۲۔ میرے محلہ میں کئی ایک لڑکے مجھے تنگ کیا کرتے ہیں اشارہ بازی اور مونہہ چڑانا۔ کیا کوئی ترکیب ہے کہ اُن کو ان حرکتوں سے باز رکھا جائے۔

ج ۲۔ جی ہاں ہے کیوں نہیں پیر کی عزت ہاتھ میں لیجئے سب ٹھیک ہو جائیں گے۔

شیخ غلام سرور۔ لاہور

س ۱۔ سنا ہے کہ نرگس اور راج کپور کی شادی ہوئی کیا یہ سچ ہے۔

ج ۱۔ آثار تو نظر آ رہے ہیں ہو گئی۔ لیکن دونوں ابھی خاموش ہیں۔

س ۲۔ اگر سچ ہے تو "راج" کی بیوی اور اختر انور کا کیا بنے گا۔

ج ۲۔ بننا بنانا کیا ہے وہی رہے گا جو ہے۔ بیوی بیوی رہے گی، بھائی بھائی رہیں گے۔

وی ایم جگراج سنگھ پونہ

س ۱۔ آپ میرے سوالوں کا جواب کیوں نہیں دیتے؟

ج ۱۔ آپ سوال ایسے کرتے ہیں جن کے جواب مولوی یا پنڈت ہی دے سکتا ہے۔

س ۲۔ اگر میں انعام نہ لینا چاہوں تو میری رقم دوسرے معموں میں شامل کی جا سکتی ہے یا نہیں؟

ج ۲۔ انعام ناموں کا اعلان کرتے وقت میں دہلی میں موجود نہیں تھا کلکتہ میں تھا۔ اب اس تجویز کو ختم کر دیا ہے۔ بڑھی ہوئی رقم یعنی دو غلطی والوں

انگوٹھی سونا لندن نیو گولڈ بالکل مفت بھیجی جاتی ہے۔ غیر ممالک سے کل ...
ضروری نوٹ۔ مال ناپسند ہونے پر قیمت فوراً واپس کر دی جاتی ...
کو چار انگوٹھی لندن نیو گولڈ اور چار گھڑیاں بالکل مفت انعام دی جاتی ...
نہ آئے گا۔ آرڈر دیتے وقت اپنا نام و پتہ خوشخط لکھئے۔ پاکستانی اصحا...
وہاں دی۔ پی نہیں جا سکتی۔
انڈو برٹش کمپنی پوسٹ بکس ۹

...ام میں
... دستیاب
...3. فلم

اونی مال کے لئے
ایجنٹوں کی معقول شرائط پر ضرورت ہے۔ خالص اونی کمبل۔
قیمت ...

ویڈ...
بن کر...
آپ ہو...

کو ایک روپیہ آٹھ آنے، ... روپیہ ذریعہ منی آرڈر ہی بھیجی جا رہی ہے منی آرڈر فیس بھی نہیں کاٹی جائے گی۔ دفتر ہی ادا کرے گا۔

کنج بہاری (حوالاتی) جیل ڈیرہ دون

س ۱۔ میں بہت مصیبت زدہ ہوں اور بہت ہی مجبور شخص ہوں۔ بہت ہی مشکل سے ایک حل روانہ کر رہا ہوں۔ کوشش کر کے انعام کا حقدار بنائیں

ج ۱۔ ظاہر ہے جیل میں تو مصیبت ہی مصیبت ہے۔ ہمیں آپ سے ہمدردی ضرور ہے، لیکن انعام کا حقدار بنانا ہمارا کام نہیں ہے قدرت کا کام ہے۔ اگر آپ نے حل بھیجا ہے اور وہ صحیح ہو تو انعام ضرور ملے گا، غلط ہوا تو ہرگز نہیں مل سکتا۔

س ۲۔ میں ڈھائی سال سے جیل میں ہوں۔ اگر آپ کی مہربانی ہو جائے اور مجھے چند سکّے دستیاب ہو جائیں تو میں اس مصیبت سے چھٹکارا حاصل کروں۔

ج ۲۔ افسوس ہے ہم کوئی مدد نہیں کر سکتے۔

چودھری رحمت علی راولپنڈی

س ۱۔ شمع کے آخری سرورق کے اوپر جو ممبر آف A.B.C لکھا ہوا ہوتا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے۔

ج ۱۔ بمبئی کا ایک ادارہ ہے "آوڈٹ بیورو آف سرکولیشن"۔ ہندوستان پاکستان کے بڑے اخبارات ورسائل اس کے ممبر ہیں۔ ممبر اخبار یہ عبارت اپنے اخبار یا رسالے میں لکھ کر ممبر ہونا ظاہر کرتے ہیں۔

س ۲۔ شمع کے نئے دفاتر کب تک مکمل ہو جائیں گے

ج ۲۔ غالباً ایک سال لگے گا۔ ابھی تو انگلستان کے مشہور فن تعمیرات کے ماہر والٹر جارج نقشہ تیار کر رہے ہیں۔

س ۳۔ "آن" کی ناکامی کے بعد محبوب صاحب اب کون سی فلم بنا رہے ہیں۔؟

ج ۳۔ "عورت" کا سہارا لے رہے ہیں۔ خدا کامیاب کرے۔

ایس ایم رشید جودھپور

س ۱۔ لوگ شمع کی ترقی سے جلتے کیوں ہیں؟

ج ۱۔ حاسد فطرتاً جلنے کے لئے مجبور ہیں

س ۲۔ کیا آپ اپنا دفتر نئی دہلی منتقل کر رہے ہیں؟

ج ۲۔ جی ہاں خدا نے چاہا تو۔ لیکن کچھ دیر لگے گی۔ شمع کی شایانِ شان چار منزلہ خوبصورت ایرکنڈیشن عمارت کا نقشہ فن تعمیر کے مشہور ماہر والٹر جارج تیار کر رہے ہیں۔

رتن سنگھ۔ موگہ

س ۱۔ میں نے سنا ہے کہ آپ کا کمپائنر کراچی دفتر میں ہے۔

ج ۱۔ شمع کا کمپائنر ہمارے ہی پاس ہے کراچی وغیرہ نہیں ہے۔ کراچی یا لاہور میں تو ان ہیں جن کی گاڑی کرایہ کے ٹٹو کھینچتے ہیں۔

س ۲۔ میرے ایک دوست کہتے ہیں کہ اور معموں کی طرح شمع معمہ کا پہلا انعام بھی آپ خود ہضم کر جاتے ہیں یا اپنے نزدیکی رشتہ داروں کو دے دیتے ہیں لیکن میرا دل نہیں مانتا۔

ج ۲۔ اردو معموں کے متعلق عام خیال یہی ہے اور وہ بیچارے کریں بھی کیا، شمع کی نقل میں اعلان تو لمبے چوڑے کر دیتے ہیں آمدنی ہوتی نہیں آخر دیں کہاں سے۔ خدا کا شکر ہے شمع معمے سے اتنی آمدنی ہو جاتی ہے کہ اعلان سے بھی زیادہ

ج ۲۔ صحیح ہے کبھی کبھی تو کمپائنر کو بھی شکست ہونی چاہیے۔

رگھناتھ رائے نئی دہلی

س ۱۔ پریم ناتھ کی پہلی فلم برسات ہے یا آگ۔

ج ۱۔ نہ آگ ہے نہ برسات، بلکہ اس کی پہلی فلم

ج ۱۔ سچی بات تو یہی ہے مگر محبوب اور ان کے خوشامدیوں کو کڑوی معلوم ہوتی ہے

س ۲۔ آپ گانے میں نورجہاں سے لتا کو زیادہ مانتے ہیں۔ شاید آپ نے انمول گھڑی یا دوپٹہ کے گانے نہیں سنے۔ ہمارے خیال میں تو انڈیا اور پاکستان میں نورجہاں گانے میں اوّل نمبر ہے۔

ج ۲۔ ہوگا ــــــ ہم نے انمول گھڑی کے بھی گانے سُنے ہیں اور محل کے بھی۔ اپنا خیال تو وہی ہے لتا منگیشکر نورجہاں سے اچھا گاتی ہے

وقتہ مراد خاں پشاور

کرتا بالا کی جائے پیدائش عمر اور تعلیم کیا ہے؟

دہلی کہم تو لچنے نچانے تک محدود ہے۔ ۱۹۳۳ مصیبتہ پیدا ہوئی تھی دہلی میں۔

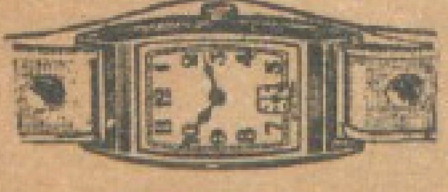

WRIST WATCH
FREE

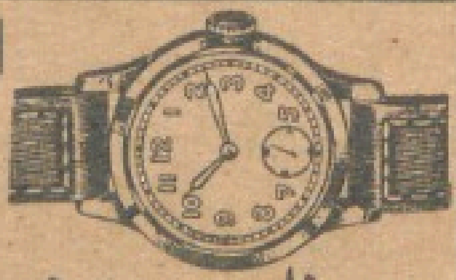

دس ہزار روپے کی گھڑیاں مفت انعام

ہمارے مشہور ہمی تیل کے استعمال کرنے سے بال ہمیشہ کے لئے کالے ہو جاتے ہیں۔ اور پھر زندگی بھر کالے پیدا کرتا ہے۔ یہ تیل گرتے بالوں کو روکتا ہے اور ان کو لمبے گھونگر والے اور چمکدار بناتا ہے۔ جہاں بال نہ آتے ہوں وہاں پھر سے پیدا ہونے لگتے ہیں۔ آنکھوں کی روشنی تیز کرتا اور سر کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ بہت خوشبودار ہے۔ قیمت ایک شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے تین شیشی پورے کورس کی قیمت صرف چار روپے۔ اس تیل کو مشہور کرنے کے لئے ہر شیشی کے ساتھ ایک فینسی میوٹ رسٹ واچ جو کہ بہت خوبصورت ہے۔ اور ایک انگوٹھی سونا لندن نیو گولڈ بالکل مفت بھیجی جاتی ہے۔ غیر ممالک سے کل قیمت بذریعہ برٹش پوسٹل آرڈر پیشگی آنی ضروری ہے

ضروری نوٹ۔ مال ناپسند ہونے پر قیمت فوراً واپس کردی جاتی ہے —— تین شیشی تیل کے خریدار کو چار انگوٹھی لندن نیو گولڈ اور چار گھڑیاں بالکل مفت انعام دی جاتی ہے۔ جلدی کریں کیونکہ یہ وقت بار بار ہاتھ نہ آئے گا۔ آرڈر دیتے وقت اپنا نام و پتہ خوشخط لکھئے۔ پاکستانی اصحاب قیمت ذریعہ ڈاک کے ٹکٹ بھیجیں کیونکہ وہاں وی۔ پی نہیں جاسکتی۔

انڈو برٹش کمپنی پوسٹ بکس ۱۹۹ (S.D) دہلی

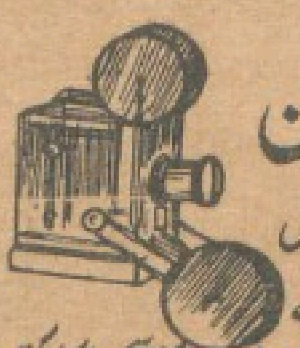

گھریلو سینما مشین

گھر گھر سینما ہونے لگا یہ مشین حال ہی میں نئی ایجاد ہوئی ہے اس چھوٹی سینما مشین سے جو کہ ٹورچ یا بجلی سے چلائی جاسکتی ہے۔ آپ اپنے خاندان اور دوست احبابوں کے ساتھ گھر بیٹھ کر اپنی پسندیدہ ایکٹر اور ایکٹریسوں اور فلمی ڈرامے دیکھ کر سینما کا لطف اٹھائیں گے اس مشین سے پردے پر اتنی ہی بڑی تصویریں جتنی کہ آپ سینما میں دیکھتے ہیں دکھائی دیں گی اس میں ۳۵ ایم ایم کی فلم جو بڑے سینماؤں میں استعمال ہوتی ہے۔ کام میں لائی جاتی ہے۔ اور جو آپ کو ہر جگہ آسانی سے دستیاب ہوسکتی ہے۔ قیمت 8/12 پوسٹیج پیکنگ 3/۔ فلم آٹھ آنہ فی گز

الائیڈ ٹریڈرز لمیٹڈ دہلی

صرف پانچ روپے میں

F.S.C. RADIO

بھی ریڈیو خرید سکتے ہیں

تین خصوصیات

۱۔ نفیس، مضبوط اور پائیدار
۲۔ بغیر بجلی اور بغیر بیٹری کے چلنے والا
۳۔ روزانہ اخبار سے بھی سستا۔

بنا بجلی یا بیٹری کے صاف میٹھی رسیلی آواز میں خبریں اور گانے سن سکتے ہیں۔ صرف کاروبار کو بڑھانے اور مشہوری کے لئے اتنا سستا دیا جا رہا ہے۔ جلدی لکھیں

ایف ایس سی ریڈیو کمپنی لمیٹڈ ۱۸/۱ دہلی نمبر ۶

اونی مال کے لئے

ایجنٹوں کی معقول شرائط پر ضرورت ہے۔ خالص اونی کمبل۔ شال۔ قمیض اور کوٹ کے کپڑے وغیرہ نہایت ارزاں نرخوں پر تقسیم کرنے کے لئے ہر شہر اور قصبہ میں ایجنٹ درکار ہیں۔

جنرل ناولٹی سٹور دہلی ۶

وید — حکیم — ڈاکٹر

بن کر ہزاروں روپے اور ثواب لیجئے

آپ ہومیوپیتھک، بائیوکیمک، آیورویدک و یونانی طب گھر بیٹھے پڑھ کر آسان طریقہ سے امتحان بذریعہ ڈاک دے کر شاندار سندیں و سرٹیفکیٹ حاصل کیجئے اور ہزاروں روپیہ کمائیے۔ پراسپکٹس مفت طلب کریں۔

پتہ
انڈین نیشنل میڈیکل کالج 30A دہلی

پیاری بہنوں

نہ تو میں کوئی نرس ہوں نہ کوئی ڈاکٹر ہوں اور نہ ہی ویدک جانتی ہوں بلکہ آپ ہی کی طرح ایک گرہستی عورت ہوں۔ شادی کے ایک سال بعد بدقسمتی سے میں لیکوریا یعنی سُفید پانی اور ماہواری حیض کی نامُراد امراض کا شکار ہو گئی تھی مجھے ماہواری حیض کھل کر نہ آتا تھا۔ اور اگر آتا تھا تو بے قاعدہ۔ جس سے سخت تکلیف ہوتی تھی۔ سفید پانی کثرت سے جانے کے باعث دِن بدن کمزور ہوتی جارہی تھی چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا تھا۔ ہر وقت سر چکراتا، کمر درد کرتی، اور بدن ٹوٹتا تھا۔ گھریلو کام کاج سے دل گھبراتا تھا میرے پتی دیو نے کئی مشہور ادویات مثلاً کارڈیل راٹو اور سپاری پاک وغیرہ استعمال کرائیں لیکن کسی سے بھی رتی بھر فائدہ نہ ہوا۔ اِسی طرح میں مُسلسل دو سال تک سخت تکلیف میں مبتلا رہی۔ خوش قسمتی سے ایک مہاتما سنیاسی نے ہمارے دروازے پر بھکشا کی صدا لگائی میں دروازے پر آٹا ڈالنے آئی تو مہاتما جی نے میری صورت دیکھ کر کہا کہ بیٹی تجھے کیا روگ ہے جو اس عمر میں چہرے کا رنگ روئی کی طرح سُفید پڑ گیا ہے۔ میں نے تمام قصہ بیان کیا۔ انہوں نے میرے پتی دیو کو ڈیرے پر بلایا اور ان کو ایک نسخہ عطا کیا جس کے صرف پندرہ روز کے استعمال سے ہی تمام بیماریاں نیست و نابود ہو گئیں۔ ایشور کی کرپا سے اب میں کئی بچوں کی ماں کہلاتی ہوں۔ اب میں اس آزمودہ دوائی کو اپنی مصیبت زدہ بہنوں کی بھلائی کے لئے اصلی لاگت پر تقسیم کر رہی ہوں۔ اس کے ذریعے میں اپنا ذاتی فائدہ حاصل کرنا نہیں چاہتی۔ کیونکہ ایشور نے مجھے بہت کچھ دے رکھا ہے۔ اگر کوئی بہن اس مرض میں مبتلا ہو گئی ہو تو وہ بہن مجھے ضرور لکھے میں ان کو اپنے ہاتھ سے دوائی تیار کر کے بذریعہ وی پی پارسل بھیج دوں گی۔ ایک بہن کے لئے پندرہ روز کی دوائی تیار کرنے پر دو روپے چودہ آنے اصل لاگت خرچ آتی ہے اور محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے

ضروری نوٹ:۔ مجھے صرف عورتوں کی اِس دوائی کا ہی نسخہ معلوم ہے۔ اس لئے کوئی بہن مجھے اور کسی مرض کی دوائی کے لئے نہ لکھے۔

پریم پیاری اگروال نمبر ۴۔ بڈھلاڈہ۔ ضلع حصار (پنجاب)

یس ایم اے ظفر حیدرآباد

س ا۔ نسیم کے شوہر کا نام کیا ہے اور وہ کس جگہ کے رہنے والے ہیں۔

ج ا۔ نسیم اپنے بچوں کا باپ سلیمان انجنیئر کے صاحبزادے احسان کو بتلاتی ہے۔ آگے اللہ بہتر جانتا ہے کون ہے۔

محمد احمد علیگڈھ

س ا۔ ایک لڑکی جو کہ راستے میں اکثر مجھ کو ملتی ہے اور میری طرف دیکھ کر مسکراتی ہے۔ ایسا کیوں

ج ا۔ یہ سوچ کر مسکراتی ہے، گھورنے والے کے سر پر بال بہت ہی کم ہیں۔

س ۲۔ لڑکیاں زیادہ شریف ہوتی ہیں یا لڑکے؟

ج ۲۔ لڑکیوں سے آپ جیسے شریفوں کی تعداد زیادہ ہے

بھگوان داس محبوب نگر

س ا۔ آپ معمہ باز ہیں یا معمہ ساز؟

ج ا۔ یہاں تو ایمان داری ہے ساز باز نہیں ہے۔

رسول بیگ بمبئی

س ا۔ میں مرنا چاہتا ہوں لیکن خودکشی گناہ ہے۔ بتلایئے کیا کروں؟

ج ا۔ کسی ایکٹریس سے خیالی محبت شروع کر دیجئے مرنے کی حسرت بھی پوری ہو جائے گی خودکشی بھی نہیں ہوگی۔

سید اختر بخاری۔ کیمبل پور

س ا۔ اگر کوئی پروانہ آپ کی شمع کا خریدار بننا چاہے تو وہ پہلے چھ روپے کہاں بھیجے۔

ج ا۔ ہندوستان میں رہنے والے منیجر شمع دہلی کو بھیجیں پاکستانی پروانے جاوید انجنیئر کراچی کو روانہ کریں۔

س ۲۔ میرے ایک قریبی دوست کی فرمائش ہے کہ شمع کے آخری صفحہ پر شیاما کی تصویر شائع کریں۔

ج ۲۔ رنگین تصویر آ گئی تو ضرور شائع کی جائے گی۔

مضطر انجم ورنگل

س ا۔ شمع معمہ کا پہلا انعام اگر کسی فرد واحد کے نام نکلے تو کیا آپ پہلے انعام کی پوری پوری رقم بلاچون وچرا اس کے حوالہ کر دیں گے؟

ج ا۔ کیوں نہیں کریں گے۔ پہلے کیا کیا نہیں۔

س ۲۔ شمع میں جو افسانے چھپتے ہیں کیا وہ کسی معاوضہ پر لئے جاتے ہیں؟

ج ۲۔ اچھے افسانوں کا معاوضہ دیا جاتا ہے۔

س ۳۔ رسالہ شمع آج کل ہند و پاکستان کے عوام کا پسندیدہ رسالہ ہے اس کی کیا وجہ ہے۔

ج ۳۔ رب العزت کا کرم

دروغ برگردن راوی ....

نرگس نے اپنا انٹرویو لینے والے ایک اخبار نویس سے کہا

"میں بغیر کسی جھجک کے یہ کہہ سکتی ہوں کہ میں ہندوستان اور پاکستان کی بہترین اداکارہ ہوں ——"

اخبار نویس بولا

"ہاں، ہاں، ضرور —— مگر کیا آپ یہی بات بغیر جھوٹ بولتے ہوئے بھی کہہ سکتی ہیں؟"

محمد الیاس مضطر کراچی

س ا۔ صحیح حلوں کی مبارک بادی کا تار دیتے وقت کیا آپ یہ بھی واضح کر دیتے ہیں کہ اس میں کتنے حصہ دار ہیں؟

ج ا۔ جی ہاں، اس کا ظاہر کرنا تو بہت ہی ضروری ہے۔

محمد الیاس کراچی

س ا۔ زید نے شمع معمہ کے حل روانہ کئے اور زید کا صحیح حل برآمد ہوا لیکن تقسیم انعام کے قبل زید کا اچانک انتقال ہو گیا۔ ایسی صورت میں رقم انعام زید کے جائز ورثا کو ملے گی؟

ج ا۔ ہم تو انعام یافتہ کے نام چک بھیج دیں گے۔ اس کے ورثا عدالت سے سارٹیفکٹ جانشینی حاصل کر کے بنک سے روپیہ حاصل کر لیں گے۔ بنک کا اطمینان کرنا ہے۔ ہمارا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

اختر سکندرآباد

س ا۔ دلیپ کی جائے پیدائش اور پہلی فلم بتایئے۔

ج ا۔ پشاور میں پیدا ہوا تھا۔ پہلی فلم جوار بھاٹا تھی۔

س ۲۔ اداکار سریش کی تعلیم کہاں تک ہے، اصل نام کیا ہے، پہلی فلم کون سی تھی؟

ج ۲۔ اصل نام سلیم ہے، انٹرنس پاس ہے۔ اس کی پہلی فلم "نشان جنگ" تھی۔

س ۳۔ شیاما کا اصلی نام کیا ہے اور کہاں کی رہنے والی ہے؟

ج ۳۔ لاہور میں پیدا ہوئی تھی اصل نام خورشید اختر ہے۔

کمزور مردوں کے لئے سائنٹیفک ایجاد

ایماٹون ٹانک (Ematone Tonic)

کمزور مردوں کے لئے زبردست طاقت بڑھانے والی حیرت انگیز ایجاد ہے۔ بدن میں نیا خون پیدا کرکے وزن کو پانچ سے دس پونڈ تک بڑھاتی ہے۔ چہرہ پر رونق اور سرخی لاتی ہے جملہ مردانہ کمزوریوں، کمر درد۔ کھانسی نزلہ زکام، دماغی کمزوری، بےخوابی، قبض اور بدہضمی کیلئے بہترین سائنٹیفک ایجاد ہے استعمال کرنیکے بعد آپ اسکے تاثرات دیکھکر حیران رہجائینگے پورے کورس کے استعمال سے انسان ۱۵ سے ۲۰ سال کی کم عمر کا دکھائی دینے لگتا ہے قیمت پورا کورس پانچ روپے آدھا کورس تین روپے

ایماٹون طلاء جدید سائنٹیفک اصولوں اور برقی رو سے تیار کردہ ایماٹون طلاء اپنے اثر سے جادو ثابت ہوچکا ہے جو ایک ہی بار لگانے سے برقی اثر دکھاتا ہے۔ کیونکہ یہ فوراً مساموں میں جذب ہوجاتا ہے نہ باندھنے کی ضرورت نہ پرہیز کا جھگڑا۔ تمام نقائص صرف چند بار لگانے سے رفع کردیتا ہے قیمت فی شیشی پورا کورس پانچ روپے چھوٹی شیشی آدھا کورس تین روپے۔ دونوں دوائیوں کا اکٹھا آرڈر آنے پر محصولڈاک معاف۔ آرڈر دیتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں۔ نوٹ:۔ گرمی، سردی، برسات ہر موسم میں یکساں مفید ہیں:

قیمتی دواؤں سے تیار کردہ حیرت انگیز ایجاد

مینسولین

کے استعمال سے حیض کا نہ آنا، خواہ کسی وجہ سے بند ہو اور کتنی ہی مدت سے رک گیا ہو۔ دو دن کے اندر ہی جاری ہوجاتا ہے۔

قیمت پانچ روپے محصولڈاک بارہ آنے

مینسولین اسپیشل

اس سے حیض فوراً اور بڑی آسانی سے جاری ہوجاتا ہے۔ قیمت دس روپے

گھنگرالے بال بنالو

آجکل کے فیشن ایبل لڑکے اور لڑکیاں سر کے بالوں کو گھنگرالے بنانے اور خوبصورت بنا کر لہردار رکھنے کو موہ لیتے ہیں اگر آپ اپنے بالوں کو نہایت خوبصورت پیچ دار گھنگرالے بنانا چاہتے ہیں تو ہمارے "فلم ہیر کرلنگ لوشن" کو استعمال کریں یہ میڈیکل سائنس کی عجیب وغریب ایجاد ہے سب لڑکے اور لڑکیاں، فلم ایکٹر و ایکٹرسیں اسکے شوقین ہیں قیمت فی کورس دو روپے پیندرہ آنے ڈاکخرچ ۱۴ تین کورس کا تکمیلی قیمت ۸ روپیہ ڈاکخرچ معاف تین کورس سے کم آرڈر کے ہمراہ رقم پیشگی بھیجیں

سفید بالوں کا سائنٹیفک علاج

سات سال کی کھوج کے بعد قیمتی جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ ویئنول پلز (VEENOL) میڈیکل سائنس کی حیرت انگیز ایجاد ہے جب کہ روزانہ رات کو سوتے وقت ایک گولی دودھ یا پانی کے ساتھ کھا لینے سے سفید بال بالکل ہمیشہ کے لئے جڑ سے قدرتی کالے ہوجاتے ہیں ویئنول گرتے بالوں کو بچاتا ہے دماغی طاقت کو اس قدر بڑھاتا ہے کہ انسان کو بچپن کی بھولی ہوئی باتیں یاد آنے لگتی ہیں۔ فائدہ نہ ہو تو خالی شیشی واپس آنے پر دامی قیمت کی پوری گارنٹی۔ قیمت مکمل کورس ۱۰ روپے۔ نمونہ ۳ روپے علاوہ ڈاک خرچ۔

نوٹ:۔ پاکستانی اصحاب آرڈر دیتے وقت پاکستان کا پوسٹل آرڈر بغیر نام بھیج دیا کریں تاکہ آرڈر کی تعمیل جلد ہوسکے

پتہ:۔ اینگلو امریکن میڈیکل سٹور (ایس۔ ڈی) پل بنگش دہلی ۶

نیوز ایڈیٹر

پرچھائیاں

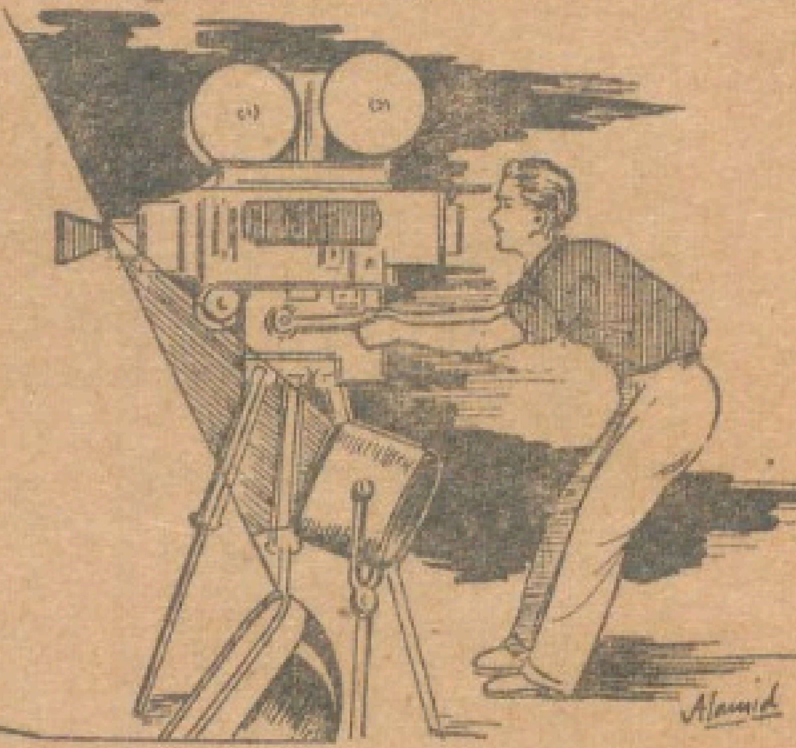

ریل کا ڈبہ

یہ ریلوے یارڈ کے قریب ہی رہنے والے ایک نوجوان کی کہانی ہے جس نے اپنی جان خطرے میں ڈال کر خودکشی کرتی ہوئی ایک دوشیزہ کی جان بچائی۔

"ریل کا ڈبہ" آل انڈیا پکچرز کی نئی تصویر ہے جسے کے ایم ملتانی نے لکھا ہے اور مدھوبالا، شمی کپور، بجن، اوم پرکاش اور بے بی چمن اس میں آرہے ہیں۔ گانے شکیل بدایونی کے ہیں اور موسیقی غلام محمد کی ہے۔

مس مالا

ایک خوبصورت شے دائمی خوشیوں کی حامل ہے، خوبصورتی کی سب قدر کرتے ہیں لیکن اتنی نہیں جتنی مس مالا

"مس مالا" ایک ملکۂ حسن کی رنگین کہانی ہے۔

اسے جینت ڈیسائی پروڈکشنز فلمارہی ہے۔ ونجنتی مالا، کشور، آغا، بپن گپتا اور جیون اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ ہدایت جینت ڈیسائی کی ہے۔

نیا گھر

گھر کی مالک عورت ہے، گھر کا سکون اور چین اس ہی کا مرہون منت ہے۔ اگر وہ اسے جنت سے اچھا بناسکتی ہے تو دوزخ سے برا بھی۔ یہ ایک ایسے گھر کی کہانی ہے جس کی بنیاد گھر کے چند افراد پر کھڑی ہے۔ کسی ایک کی غفلت اُس کی تباہی کا باعث ہوسکتی ہے۔

"نیا گھر" کیشپ پروڈکشنز کی تخلیق ہے جس میں پہلی بار شیکھر اور گیتا بالی آرہے ہیں۔

اس کا افسانہ راج کماری کا ہے اور مکالمے راجندر سنگھ بیدی کے۔ گانے حسرت جے پوری اور شلیندر نے لکھے ہیں۔ شنکر اور جے کشن اس کی موسیقی دے رہے ہیں۔

موسیقار جے کشن گلوکار لتا منگیشکر کو گانے کی ایک دھن سمجھا رہے

خونِ ناحق

شیکسپیر کا مشہور ترین ڈرامہ "ہملٹ" ایک بار پھر اُردو میں فلمایا جا رہا ہے۔ ہندُستان چترا کی اِس تصویر "خونِ ناحق" میں جو دنیا کا سب سے بڑا المیہ ڈرامہ ہے۔ کشور ساہو، آشا ماتھر، اور شوبھنا سمرتھ آ رہے ہیں اِس کی ہدایت کشور ساہو کی ہے۔

فن کار

وہ ایک آرٹسٹ کی ویران زندگی میں بہار بن کر آئی لیکن ویرانی نے آرٹسٹ کا پیچھا نہ چھوڑا۔ ہدایت کار ایف اے صدیقی آئیڈیل فلمز کے لئے "فن کار" فلما رہے ہیں۔ کمل، نواب اور کنہیا لال کا انتخاب ہو چکا ہے۔ گانے کیفی اعظمی نے لکھے ہیں۔

احسان

دنیا میں ہر چیز کا بدلہ اُتار دیا جاتا ہے، مگر احسان کے بوجھ سے مشکل ہی سے نجات ملتی ہے۔ موہن فلمز کی انسانیت کا سبق دینے والی تصویر "احسان" میں پرتھوی راج، ثریا، شمی کپور آ رہے ہیں۔ ہدایت راجندر شرما کی ہے اور موسیقی روشن کی۔

شہنشاہ

لوہے کی دیواروں کے اُس پار رہنے والی شہزادی کا دل ایک قانونی مجرم کے قبضہ میں تھا۔

"شہنشاہ" جی۔ آر۔ پروڈکشنز کی حسین رنگوں میں تیار ہونے والی تصویر ہے۔ کامنی کوشل، رنجن، شکیلہ، پرنس ہنس، مقری اور آغا آ رہے ہیں۔ ہدایت امیہ چکرورتی کی ہے موسیقی برمن کی اور گانے ساحر لدھیانوی کے ہیں۔

دو بیگھہ زمین

زمین وقت پر سونا بھی اُگلتی ہے اور کانٹے بھی۔ "دو بیگھہ زمین" بمل رائے پروڈکشنز کی تصویر ہے۔ جس میں نروپا رائے۔ بلراج ساہنی۔ مُراد، اور کمار آ رہے ہیں۔

ہدایت کاری بمل رائے کی ہے اور موسیقی پنا لال گھوش کی۔

کیا کمزوری محسوس کرتے ہیں؟

دوبارہ قوت
حاصل کیجئے
بذریعہ

البو۔ سانگ

سہ طاقتی
عمل والا
حیرت انگیز
ٹانک

• خون بڑھاتا ہے
• حیرت انگیز توانائی پیدا کرتا ہے
• ہاضمہ درست کرتا ہے

"البو۔ سانگ" بچوں اور بڑوں کی خوراک میں ایک "سائنٹیفک اضافہ" ہے۔

PRICE
Rs. 1/2/-
" 3/-
" 7/-

J. & J. DeChane
RESIDENCY ROAD
HYDERABAD-DECCAN

بچّوں کے لئے پرلطف چٹ پٹی کہانیاں

جادو کے کھیل

جادو کے زور سے کنوئیں سے پانی کی بجائے دودھ نکالنا۔ مونہہ میں آگ، جاگتے ہوئے آدمی کو فوراً سلانا بہت آسان ہے۔ ایسے کھیل "جادو کے کھیل" نامی کتاب میں تمہیں ملیں گے جنہیں تم بہت آسانی سے کرسکتے ہو۔

قیمت ساڑھے چار آنے

جادو کی بنسری

غریب ڈمبر کو ایک بڑھیا نے جادو کی بنسری انعام کے طور پر دی تھی۔ وہ اس سے امیر بنا، محلات بنائے۔ باغات بنائے، پھر بادشاہ بنا۔ لیکن ایکا ایکی وہ غریب بن گیا۔ ساری بادشاہت جاتی رہی۔ کیوں بھلا۔ پڑھ لو

قیمت پانچ آنے

چور شہزادی

شہزادی اور چور —— ہاں بھئی ایک شہزادی تھی بے چاری قسمت کی ٹھوکریں کھاتے کھاتے ایک جگہ پہنچی، وہ چوری کرنے پر مجبور ہوئی اور پہلی ہی چوری پر پکڑی گئی، وہ ایک محل میں تھی اور ایک شہزادے نے اسے پکڑا تھا پھر —— یہ تو پڑھ کر ہی معلوم ہوگا۔ قیمت صرف چار آنے

بے وقوف بادشاہ

ایک بے وقوف بادشاہ نے اپنے وزیر سے ناراض ہوکر اسے مار ڈالنے کی ترکیبیں کیں۔ مگر وزیر ہر بار منّو کی عقل مندی کی وجہ سے بچ گیا پھر کیا ہوا۔ یہ سعید الدین پرانچہ کی کتاب "بے وقوف بادشاہ" میں پڑھو

قیمت صرف چار آنے

بادشاہ کا انعام

کیا آپ بھی انعام چاہتے ہیں —— ؟ تو بادشاہ کا انعام ضرور پڑھئے جس میں دو لڑکوں کی کہانی ہے کہ وہ پہلے کیا تھے پھر کیا ہوگئے ان پر کس کس طرح کے ظلم ہوئے جنہیں پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ قیمت صرف چار آنے۔

شہزادے کو پھانسی

ایک نیک بادشاہ نے اپنے ظالم بیٹے کو پھانسی کی سزا دی، شہزادہ محل سے بھاگ گیا لیکن اس کے بڑے بھائی نے اپنی جان خطرے میں ڈال کر اسے پکڑا۔ شہزادہ پھانسی کے تختہ پر ٹکا دیا گیا اور پھر کیا ہوا، یہ پڑھنے کے لئے کتاب "شہزادے کو پھانسی" پڑھو اتنی دل چسپ کہانی تم نے آج تک نہ پڑھی ہوگی۔ قیمت پانچ آنے

چندا ماموں

ایک دفعہ چندا ماموں ہماری تمہاری دنیا میں اتر آئے تھے —— پھر یہاں آکر بے چاروں کو روٹی کمانے کے لئے جوتے بنا کر خرچ چلانا پڑا۔ مگر وہ جوتے بڑے مہنگے بکتے تھے انہیں کون خریدتا تھا

قیمت صرف چار آنے

چار بہنیں

ایک کسان کی چار لڑکیاں تھیں جو اس کے مرنے کے بعد سلوک اور اتفاق سے نہ رہ سکیں اور ظلم وستم کا وہ عبرت ناک نتیجہ نکلا کہ آج تک کسی آنکھ نے نہ دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ بار بار پڑھ کر بھی طبیعت سیر نہیں ہوتی۔ قیمت پانچ آنے

شریر لڑکا

ایک تھا لڑکا بہت ہی شریر۔ وہ بڑی بڑی خوفناک شرارتیں کرتا لوگوں نے اس کا نام خطرناک فتنہ رکھ دیا۔ لڑکے نے ہر ایک کو تنگ کیا، اپنی نوکرانیوں کو زندہ جلا دیا اور بہت سے لوگوں کو آپس میں لڑا دیا اور بہت سی خوف ناک دل ہلا دینے والی شرارتیں جن کے پڑھنے سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ قیمت چھ آنے

ہندوستان اور دوسرے ممالک کے لئے

شمع بک ڈپو۔ پھاٹک حبش خاں دہلی ۶

پاکستان میں اس پتے سے منگائیے

جاوید ایجنسیز پوسٹ بکس ۱۴ ۸ بندر روڈ کراچی

صرف پانچ روپیہ میں

خالص اونی کمبل آپ کا ہو سکتا ہے۔ پورا سائز 54″ × 90″ تمام دلکش رنگوں میں مل سکتا ہے صرف اپنی شہرت کے لئے نئی سکیم کے مطابق تقسیم کیا جا رہا ہے۔ کسی کو بھی اس سکیم کے ماتحت دو سے زائد نہیں مل سکیں گے۔ تفصیل طلب کریں اور اپنی ضرورت فوراً رجسٹر کرائیں

فرینچ سپلائی کارپوریشن لمیٹڈ دہلی

آئندہ سال میں آپ کی قسمت میں کیا لکھا ہے

بالکل مفت بتایا جائے گا

صرف دو ماہ کے لئے یہ رعایت ہے تاکہ آپ کو تجربہ ہو سکے کہ ہمیں علم نجوم میں کس قدر مہارت ہے۔ ساتھ ہی دلی مرادیں پوری کرنے والا تعویذ بھی مفت بھیجا جائے گا۔ آج ہی دو آنے کا ٹکٹ اور اپنے پتہ کا لفافہ بھیجیں اور ساتھ ہی اپنے کسی دل پسند پھول کا نام لکھیں۔

شری کالی مہا آشرم نمبر ۱۵۰۹۔ دہلی

ایک ہزار روپیہ نقد انعام

جو چاہو گے وہی ملے گا

اب آپ کسی طرف سے مایوس نہ ہوں اس طلسمی انگوٹھی کو پہننے سے دل میں آپ جس عورت یا مرد کا نام لو گے وہ دیکھتے ہی دیکھتے فوراً بس میں ہو جائے گا چاہے وہ کتنا ہی پتھر دل کیوں نہ ہو، سات سمندر پھاند کر سات تالے توڑ کر آپ کے قدموں میں حاضر ہوگا۔ سنگدلی اور دشمنی کو چھوڑ کر آپ کا حکم ماننے لگیگا دل پسند سگائی۔ شادی ہوگی نوکری ملے گی۔ بانجھ عورت کے سنتان ہوگی۔ مردہ روحوں سے بات چیت ہوگی۔ زمین میں دبی ہوئی دولت سپنے میں دکھائی دے گی۔ مقدمہ میں جیت ہوگی۔ امتحان میں کامیابی ہوگی۔ بیوپار میں نفع ہوگا۔ بُرے گرہ ٹل جائیں گے۔ بدقسمتی دور ہوگی خوش قسمت بن جاؤ گے۔ زندگی آرام و راحت سے بسر ہوگی۔ تانترک انگوٹھی عہ اسپیشل ۳ پرسپشل پاورفل ۱۵ جس کا بجلی کے کرنٹ کی طرح فوراً اثر ہوتا ہے۔ چاندی کی نئی سپیشل ۱۵ چاندی کی نئی سپیشل پاورفل ۲۱ سونے کی سپیشل ۱۱۱ سونے کی سپیشل پاورفل ۱۵۱ ڈاک خرچ ۱۰ تانترک انگوٹھی گرہن اور شبھ مہورت میں تیار کی گئی ہے۔ سورج مشرق کی بجائے مغرب سے نکل سکتا ہے لیکن اس تانترک انگوٹھی کا اثر کبھی خالی نہیں جاتا۔ ٹھیک نہ ہونے پر دوگنی قیمت واپس کی گارنٹی ہے۔ غلط ثابت کرنے والے کو ایک ہزار نقد انعام۔ ایک بار ضرور آزمائش کریں (نوٹ) آرڈر بھیجتے وقت اپنا پورا پتہ خوش خط اور صاف صاف لکھیں۔ پاکستانی احباب قیمت بذریعہ پاکستانی ڈاک کے نئے ٹکٹ پیشگی روانہ فرمائیں کیونکہ پاکستان کو وی پی نہیں جا سکتا۔ دیگر ممالک کے خریدار کل قیمت بذریعہ برٹش پوسٹل آرڈر ارسال فرمائیں۔ ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔

موہنی بھنڈار رجسٹرڈ (S.D.U) دہلی

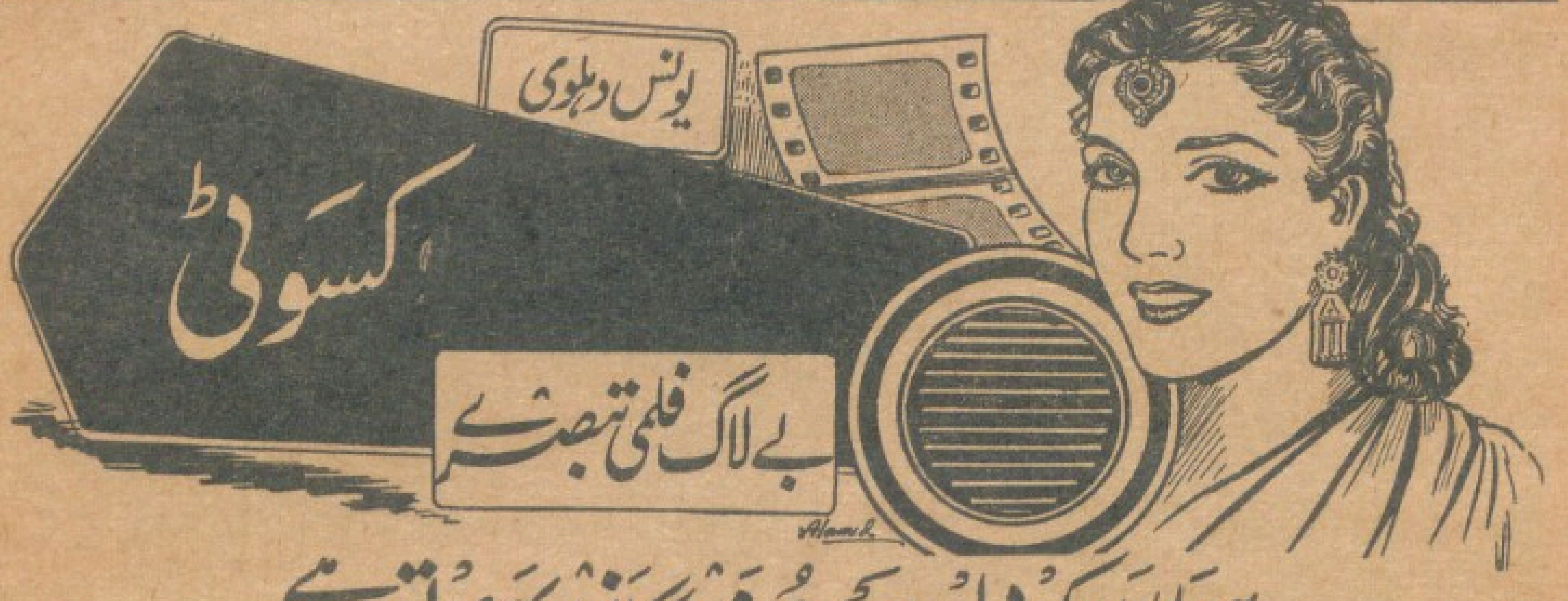

بیجو باورا ایک دلچسپ عمدہ اور گانوں بھری تصویر ہے

مینا کماری اور بھارت بھوشن کی اداکاری قابلِ تعریف ۔ موسیقی عمدہ ۔ ہدایت کاری کی خامیاں

ایک عرصہ ہوا، ہم نے یہ خیال ہی دل سے نکال دیا کہ کوئی ہندوستانی فلم ہر لحاظ سے اچھی یا قابلِ تعریف ہو سکتی ہے۔ پھر بھی کبھی کبھی "بیجو باورا" جیسی کوئی عمدہ فلم بنتی ہے، جو ہمیں یہ خیال بدلنے پر تقریباً آمادہ کر دیتی ہے ——— "تقریباً" اس لئے کہ بیجو باورا جیسی عمدہ فلم میں بھی ہدایت کاری کی کچھ غلطیاں ملتی ہیں جن کے باعث ایسی فن کارانہ تصویر کی وقعت کم ہو جاتی ہے۔

بیجو باورا

کہانی	رام چندر ٹھاکر
مکالمے	ضیا سرحدی
گانے	شکیل بدایونی
موسیقی	نوشاد
ہدایت	وجے بھٹ

ستارے

مینا کماری	بھارت بھوشن
سریندر	کلدیپ کور

اور دوسرے

پیش کردہ:- پرکاش پکچرز، بمبئی

"بیجو باورا" ایک روائتی کردار بیج ناتھ (بھارت بھوشن) کی زندگی کی کہانی ہے۔ بیج ناتھ کے متعلق مشہور ہے کہ اس نے مشہور موسیقار تان سین سے مقابلہ کر کے اُسے ہرایا تھا۔ بیج ناتھ کا باپ تان سین کے محل کے سپاہیوں کے ہاتھوں مارا جاتا ہے، اس لئے بیج ناتھ یہ عہد کر لیتا ہے کہ تان سین سے بدلے کر چھوڑے گا۔ تلوار کے زور سے تان سین کی جان لینے میں ناکام رہنے پر وہ موسیقی میں تان سین کو شکست دینے کی ٹھان لیتا ہے، اور تان سین کے گرو ہری داس کی شاگردی کرتا ہے۔ بیج ناتھ کی بچپن کی محبوبہ گوری سانپ سے اپنے آپ کو ڈسوا کر، قلو پطرہ کی طرح، خودکشی کر لیتی ہے جس کے غم سے بیج ناتھ کی موسیقی میں درد اور سوز بھر جاتا ہے، مگر بعد میں اسے پتہ چلتا ہے کہ گوری مری نہیں بلکہ بچالی گئی ہے۔ بیج ناتھ اکبر کے دربار میں تان سین سے موسیقی کا مقابلہ کرتا ہے اور جیت کر اپنی محبوبہ گوری سے ملنے کے لئے بھاگتا ہے مگر اسے اطلاع ملتی ہے کہ گوری اسی شام کسی اور سے بیاہی جا رہی ہے، اور وہ گوری تک پہنچنے کے لئے طغیانی آئے ہوئے دریا کو پار کرنے کی کوشش کرنے میں ڈوبنے لگتا ہے۔ گوری بھی اپنے بیاہ منڈپ سے بھاگی ہوئی آ کر اسے بچانے کی کوشش کرنے میں خود بھی لہروں میں پھنس جاتی ہے اور دونوں پریمی ایک ساتھ جان دے دیتے ہیں۔

ہدایت کارانہ خامیاں

ہدایت کار نے کئی جگہ غلطیاں کی ہیں۔ سب سے بڑی خامی تو یہ ہے کہ کہانی کو ایک جوشیلے موسیقار کی کہانی بنانے اور حصولِ فن کی جدوجہد دکھانے کی بجائے، لڑکے لڑکی کی ایک عام داستان بنا دیا گیا ہے۔ اکثر مقامات پر یہ محسوس ہوتا ہے کہ بیج ناتھ اپنے باپ کا بدلہ لینے کے لئے موسیقی کے مقابلے میں حصہ نہیں لے رہا، بلکہ محض گوری کو پانے کے لئے تان سین سے مقابلہ کر رہا ہے۔ اسی طرح یہ بھی واضح نہیں ہے، کہ آخر وہ تان سین کے سپاہیوں کے فعل کا بدلہ تان سین کی جان لے کر کیوں لینا چاہتا ہے۔

ایک اور نقص جو ہر شخص محسوس کرتا ہے 'بیجو ناتھ' اور 'تان سین' کے مقابلے کے بارے میں ہے ——— مقابلے میں یہ کیسے تعین کیا جاسکتا تھا کہ کس کی راگنی کے اثر سے پتھر پانی ہوا؟

اگرچہ کہانی کا انجام بہت عمدگی سے کیا گیا ہے، پھر بھی دریا کے منظر سے پیشتر، بیجو کا عین شادی کے وقت پہنچنا بالکل ایک "ہندوستانی، فلمی ٹچ" معلوم ہوتا ہے۔

'بیجو باورا' کی نمائش کے افتتاح پر اداکارہ مینا کماری، اداکار بھارت بھوشن اور مینا کی بہن مادھوری فلم کی کامیابی پر مسرور ہیں۔

عمدہ موسیقی، حسین فوٹوگرافی

فلم 'بیجو باورا' کی سب سے بڑی خصوصیت اس کی عمدہ موسیقی ہے، جو دوسری فلموں کے برعکس کہانی کا ایک لازمی جزو ہے۔ نوشاد یقیناً 'بیجو باورا' کی موسیقی کے لئے مبارک باد کے مستحق ہیں۔ سنسکرت کے شلوکوں اور کنور ڈیسائی کی بنائی ہوئی تصویروں کی مدد سے مختلف راگنیاں سمجھانے کا ٹکڑا بہت عمدہ ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے گانے بھی کہانی میں نگینوں کی طرح جڑے ہوئے معلوم دیتے ہیں۔ 'بیجو باورا' میں کئی پکے گانے عوام نے جس طرح پسندیدگی سے سنے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر صحیح طریقے سے پیش کئے جائیں تو پکے گانے بھی عوام پسند کر سکتے ہیں ——— اور ہمارے فلموں کی موسیقی کے لئے نیم مغربی ہونا ضروری نہیں ہے۔

'بیجو باورا' دیکھتے ہوئے ایک عجیب سا احساس ہوتا ہے۔ کبھی کبھی جگہ تو یہ باور کرنا مشکل ہے کہ ہم کوئی ہندوستانی فلم دیکھ رہے ہیں، مگر دوسرے ہی لمحے ہدایت کار کوئی ایسی غلطی کر بیٹھتا ہے کہ یہ ماننا پڑتا ہے کہ ابھی ترقی کی بہت گنجائش ہے۔ ایسی غفلت جو تمام فلم میں جابجا ملتی ہے، یہ ہے کہ فوٹوگرافی میں دن اور رات کا کہیں پتہ نہیں چلتا۔ بیجو کا جگ ناگوری کی کشتی کو کھینچ لاتا ہے، اس کی تصویر کشی اگرچہ دن کا منظر پیش کرتی ہے، تو کہیں رات معلوم دینے لگتی ہے۔

فوٹوگرافی اچھی ہے، بیرونی مناظر بہت ہیں اور خوب ہیں۔ مینا کماری کو بڑے حسن سے فلمایا گیا ہے اور خود مینا کماری نے بھی اپنی مختصر سی فلمی زندگی کا یہ بہترین کردار خوبی سے ادا کر کے اپنے لئے مقبول اداکاروں میں جگہ بنالی ہے۔ بھارت بھوشن اپنے کردار میں کامیاب ہے۔ دوسرے اداکاروں نے بھی محنت سے کام کیا ہے۔ کلیمپٹ کا رول کچھ فضول سا معلوم دیتا ہے۔

مجموعی طور پر 'بیجو باورا' ہندوستانی فلموں میں ایک قابل قدر اضافہ ہے، اسے دیکھنے کے لئے پرزور سفارش کی جاسکتی ہے۔

ادریس دہلوی

اور یہ تصاویر....

آشیانہ دو مشہور انگریزی فلموں "سونگ آف برنیڈیٹ" اور "پورٹریٹ آف جینی" کی بہت ہی ناکام نقل۔ راج کپور اور نرگس کی اداکاری بے جان ہے، دو ایک گانے اچھے ہیں۔ موسیقی بری نہیں لیکن ہدایت کاری ناکارہ ہے۔

آسمان ایک اُکتا دینے والی بے مقصد کہانی، اچھی ہدایت کاری، عمدہ فوٹوگرافی، ناکام گانے، فلم کی ہیروئن انٹرول کے بعد ایک جھلک دکھا کر فلم ختم ہونے سے کچھ دیر پہلے صورت دکھاتی ہے۔

رانی "سلطانہ" "دلاری" اور "جادو" کی نقل ہے، جو خود دوسری بہت سی فلموں کا چربہ ہے۔ اس سے بدتر فوٹوگرافی اور ہدایت کاری کسی فلم میں ملنی مشکل ہے۔

تماشہ ایک مذاحیہ فلم جسے کامیاب نہیں کہا جاسکتا ہے۔ مینا کماری اور کوشلیا اپنے رول میں کامیاب ہیں، دیو آنند کی اداکاری گوارہ ہے۔ موسیقی بے جان ہے اور گانے بے کار۔

جل پری ایک بچکانہ کہانی جو تماشائی کو فلم جلدی ختم ہونے کی دعا مانگنے پر مجبور کر دیتی ہے۔

نرموہی ناظر، اور نوتن کی انتہائی بے جان اور ناکام تصویر جسے نہ دیکھنا خود پر ایک بہت بڑا احسان ہے۔

ڈالڈا وناسپتی کیونکر
آپ کی قیمت خرید کا بہترین معاوضہ ہے؟

کھانا بنانے کیلئے بہترین
قوت کے لئے بہترین
مہر بند ڈبے میں ہمیشہ تازہ ملتا ہے

سمجھدار گھر والی کے اوصاف کیا ہیں؟
مفت صلاح کیلئے آج ہی لکھئے، یا تشریف لائیے
دی ڈالڈا ایڈوائزری سروس
پوسٹ بکس نمبر ۳۵۳، بمبئی ۱

ڈالڈا سے بنے کھانے ذائقہ دار ہوتے ہیں اور آپ قوت بخش چکنائی حاصل کرتے ہیں۔ جس کا ہونا ڈاکٹری اصول کے مطابق ضروری ہے۔ ڈالڈا بوقت تیاری ہاتھوں سے چھوا نہیں جاتا اور ڈالڈا کے ڈبے مہر بند ہونے سے آپ اسے یقینی طور پر خالص اور تازہ پائینگے۔

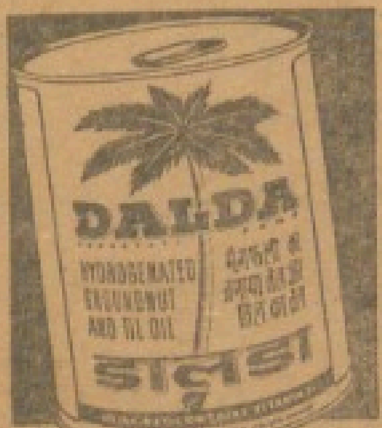

ڈالڈا

آپ کی ضرورت کے مدِ نظر مختلف سائزوں کے ڈبوں میں

HVM. 185-X52 UD

صرف پانچ روپے میں ریڈیو

بغیر بجلی اور بیٹری کے صاف اور سُریلی آواز دیتا ہے۔ اپنی سکیم کی مشہوری کے لئے پیش کر رہے ہیں۔ سٹاک تھوڑا ہے۔ فوراً لکھیں۔

امریکن ٹریڈنگ کمپنی ریڈیو ہاؤس (S.D.) جالندھر شہر

اپنے گھر میں ہی سینما دیکھئے

گھریلو سینما مشین

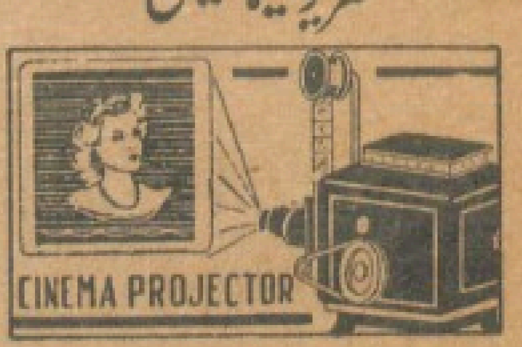

اس چھوٹی سینما مشین سے جو کہ ٹارچ یا بجلی سے چلائی جا سکتی ہے آپ اپنے خاندان و دوستوں کے ساتھ گھر بیٹھکر اپنی پسند کی ایکٹر اور ایکٹرسوں کی چلتی پھرتی اور ایکٹنگ کرتی تصویریں اور ڈرامے دیکھ سکتے ہیں اس مشین سے اتنی ہی بڑی تصویریں پردے پر دکھائی دیں گی جتنی کہ آپ بڑے سینما گھروں میں دیکھتے ہیں مشین سٹیل سے بنی ہوئی ہے اور بہت پائیدار ہے۔ مشین کے ساتھ ایک فلم مفت دی جاتی ہے۔ قیمت بارہ روپے آٹھ آنے فلم فی گز آٹھ آنے۔ ڈاک خرچ دو روپے آٹھ آنے۔

امپیریل کمرشیل کمپنی (S.D.) جالندھر شہر

۱۹۵۲-۵۳ء میں کیا ہونے والا ہے

علم جیوتش اندھیری دنیا میں سورج کی روشنی ہے۔ اگر آپ بھی اس اندھیری دنیا میں اپنی بدلنے والی قسمت کے ہونے والے الٹ پھیر کا صاف صاف اثر ہوا ہوا وقت سے پہلے دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی پوسٹ کارڈ پر کسی دل پسند پھول کا نام لکھ کر اور صاف صاف اپنا پورا پتہ لکھ کر بھیجدیں پھر ہم جیوتش کے حساب سے آپ کے آنے والے بارہ ماہ کی تقدیر کی تصویر۔ نفع، نقصان، کس ذریعے سے روزگار ملے گا۔ کس تجارت میں فائدہ ہوگا۔ نوکری میں ترقی، تبادلہ، تنزلی۔ تندرستی، بیماری۔ دیش، پردیش کا سفر۔ عورت، اولاد کا سکھ۔ کسی سے نیا میل ملاپ، دل پسند شادی زمین میں گڑی ہوئی دولت، یا کسی نامعلوم ذریعے سے سکھ اور دولت کا ملنا۔ غرضیکہ سال میں پیش آنے والے حالات کا سچ سچ خلاصے کے ساتھ ماہواری ورش پھل بنا کر صرف سوا روپے میں بذریعہ وی۔ پی بھیج دیں گے۔ ڈاک خرچ علاوہ۔ ساتھ ہی بڑے گرہوں کی شانتی کا اپائے بھی لکھ دیں گے۔

ٹھیک نہ ہونے پر قیمت واپس

شری سوامی ست نرائن جیوتش آشرم (S.D.) ہوشیارپور

ہر کام شرطیہ پورا ہوگا

یہ اصلی مہا کالی جنتر ہر مراد کو پوری کرتا ہے۔ اس جنتر کو صرف اپنے پاس رکھ کر آپ جس شخص کو چاہیں اپنے قابو میں رکھ سکتے ہیں۔ وہ عورت یا مرد فوراً آپ کے پاس آجائے گا۔ علاوہ ازیں اس جنتر سے قسمت کھل جاتی ہے۔ نوکری بہت جلد ملتی ہے۔ نوکری والوں کی ترقی جلد از جلد ہوتی ہے۔ کاروبار تجارت میں نفع ہوتا ہے۔ مقدمہ میں جیت ہوتی ہے۔ مُردہ روحوں سے بات چیت ہوتی ہے۔ غرضیکہ آپ کی ہر دلی مراد پوری ہو جائے گی۔ ضرورت مند ہمارے سنیاسی۔ فقیر۔ درویش جوگی۔ جن سے یہ کالا علم چلا آتا ہے۔ ان کا خیال کر کے جنتر کی ضرور قدر کریں۔ رعایتی قیمت فی جنتر صرف ایک روپیہ چار آنے سپیشل مہا کالی جنتر جو کہ بہت جلد اثر کرتا ہے کی رعایتی قیمت۔ 3/15/- روپے۔ غلط ثابت کرنے والے کو ایک سو روپیہ انعام اور قیمت واپس

پروفیسر بنگال مسمریزم ہاؤس (S.D.) جالندھر شہر

شمع معمہ نمبر ۲۹ میں نو (۹) خوش نصیبوں نے پہلا انعام حاصل کیا

شمع معمہ نمبر ۲۹ کے صحیح حل نو وصول ہوئے جن پر پہلا انعام مبلغ چھبیس ہزار روپے بحساب دو ہزار آٹھ سو نواسی روپے فی کس تقسیم کئے گئے انہیں انعام پانے کی اطلاع ۱۲ نومبر کو تار دیدی گئی

۱۔ عبدالغنی ولد چودھری امام بخش۔ محلہ گولائی گھٹی ٹنڈو آدم (سندھ) پاکستان

۲۔ محمد بی بی صاحبہ۔ ۲۶ سی۔ ماڈل ٹاؤن لاہور

۳۔ علی مردان خان ہزاروی۔ اسپیشل ٹکٹ اگزامنر ریلوے راولپنڈی۔ پاک

۴۔ عبدالرحمان بی اے۔ معراج بلڈنگ اچھرہ۔ لاہور

۵۔ مستری عبدالجبار صاحب اجمیری۔ لونگ بھگت گلی ڈاکٹر دوارکاداس بلڈنگ حیدرآباد سندھ

۶۔ محمد اشرف فریدی۔ ڈاک خانہ و قصبہ شیخوپورہ۔ بدایوں

۷۔ حبیب جنرل سکریٹری آئی این ٹی یو سی۔ بک کنسرن تاجران کتب۔ عابد روڈ حیدرآباد دکن

۸۔ ہدایت رسول۔ مکان نمبر ۶۳۔ متصل اونچی مسجد۔ فیتھفل گنج۔ کان پور

۹۔ عبداللطیف ولد احمد الدین جنجوعہ۔ مکان نمبر بی ۷۔ ۱۳۴ کوچہ محمد صالح۔ نزد اونچی مسجد اندرون بھاٹی دروازہ۔ لاہور

ایک غلطی والے ۱۰۸ حل وصول ہوئے جن پر

دوسرا انعام مبلغ پانچ ہزار پانچ سو روپے بحساب اکیاون روپے فی کس تقسیم کئے گئے۔

۱۔ رضی الرحمان گوجرانوالہ ۲۔ شریف چکوالی کلکتہ ۳۔ عبدالقدیر بجاپٹرہ ۴۔ سلطان شاہ الہ آباد ۵۔ علاؤ الدین کراچی ۶۔ یدھ بوراج رڑکی ۷۔ نورجہاں کلکتہ ۸۔ قمرالدین کانپور ۹۔ محمد امین جودھپور ۱۰۔ محمد فاق مونگیر ۱۱۔ فیروزہ بیگم بھاپٹرہ ۱۲۔ بشیر احمد نارووال ۱۳۔ سبحان بیگ گیاسنہ ۱۴۔ محمد اسماعیل سرینج ۱۵۔ رابعہ خانم حیدرآباد سندھ ۱۶۔ محمد یونس دہلی ۱۷۔ اے آر بھائی مانگا ۱۸۔ یوسف شریف نگینہ ۱۹۔ جی ڈی بھاٹیہ کان پور ۲۰۔ والدہ اعجاز الدین کلکتہ ۲۱۔ نسیم اختر لاہور ۲۲۔ زبیدہ محمد اکبر سیالکوٹ ۲۳۔ شاہزادہ امانت پونہ ۲۴۔ علیم الدین کلکتہ ۲۵۔ دوارکا پرشاد نیو دہلی ۲۶۔ ایس اے ستار لکھنؤ ۲۷۔ مشیر صدیقی لاہور ۲۸۔ آر بی قریشی لاہور ۲۹۔ غلام محی الدین لاہور ۳۰۔ محمد کامل اندور ۳۱۔ شوکت احمد سرینگر ۳۲۔ حافظ شریف کراچی ۳۳۔ عبدالرحمن

ایبٹ آباد ۳۴۔ منظور احمد میرٹھ ۳۵۔ عبدالمجید کراچی ۳۶۔ رام لال نیو دہلی ۳۷۔ فاطمہ ٹنڈو آدم ۳۸۔ امام بخش ٹنڈو آدم ۳۹۔ مہند سنگھ بھوگل ۴۰۔ این این چودھری کراچی ۴۱۔ اوم پرکاش جالندھر ۴۲۔ عطیہ نگہت نگینہ ۴۳۔ کنیز زہرہ لاہور ۴۴۔ محمد شریف لاہور۔ ۴۵۔ حسین بخش کھلنا ۴۶۔ نفیس فاطمہ قلعہ حیدرآباد سندھ ۴۷۔ اے زبیدہ محمد علی کراچی ۴۸۔ عبدالمجید کراچی ۴۹۔ حامد اللہ کراچی ۵۰۔ ایم احمد پاشا کھنڈوہ ۵۱۔ شہاب الدین واہ کینٹ ۵۲۔ خورشید گل کراچی۔ ۵۳۔ غلام حیدر کوئٹہ ۵۴۔ محمد رمضان خانیوال ۵۵۔ ظفر احمد پی۔ ۵۶۔ غلام ہارون نوشہرہ کلاں ۵۷۔ عبدالرؤف کامرہ ۵۸۔ ایس بی چودھری ملتان ۵۹۔ ایس ایم یوسف لدھیانی ۶۰۔ محمد انیس اندور ۶۱۔ حسن علی کراچی ۶۲۔ محمد روشن کامرہ ۶۳۔ محمد امین اندور۔ ۶۴۔ عمرالدین لدھیانی ۶۵۔ مس سوماستھ پنڈارا کپس اجمیر ۶۶۔ تحسین حسین لاہور ۶۷۔ معراج خاں کوہاٹ ۶۸۔ عبدالرحمان زرنگ کول۔ ۶۹۔ اشرف علی گوجرخاں ۷۰۔ عبدالوحید ایبٹ آباد ۷۱۔ محمد اسلم لاہور ۷۲۔

سلیم صدیقی کراچی ۷۳۔ انوار امیر ملتان ۷۴۔ محمد سعید ملک چیلاؤ ۷۵۔ مول چند روضہ ۷۶۔ منظور حسین لاہور ۷۷۔ جمعدار مظفر ایبٹ آباد ۷۸۔ عبدالقادر کھنڈوہ ۷۹۔ ایس کے ایوبی لکھنؤ ۸۰۔ شبرات علی اکبر پور ۸۱۔ گوردیال سنگھ پٹھان کوٹ۔ ۸۲۔ اے مجید منصوری کراچی ۸۳۔ تسنیم ایوبی لکھنؤ ۸۴۔ مقصود احمد مولا بخش بمبئی ۸۵۔ لاج کھنہ پونا ۸۶۔ علی مصطفےٰ حیدرآباد ۸۷۔ حبیب احمد جاورہ ۸۸۔ یوسف النساء حیدرآباد ۸۹۔ عبدالغنی خطیب گلبرگہ ۹۰۔ غلام جیلانی ناندیڑ ۹۱۔ عبدالعزیز لاہور ۹۲۔ صفدر خاں علی خاں ۹۳۔ ایم اے صدیقی مرادآباد ۹۴۔ شادماں خاں راولپنڈی ۹۵۔ مظفر حسین تونسہ ۹۶۔ جمیل احمد ملیح آباد ۹۷۔ چھوٹے ٹیڈ ساگر ۹۸۔ محمد ولی عزیز بریلی ۹۹۔ محمد رمضان ستنا ۱۰۰۔ حفیظ قریشی کراچی ۱۰۱۔ تہورالدین جاورہ ۱۰۲۔ مختار احمد لکھنؤ ۱۰۳۔ حسن بھائی سرپور ۱۰۴۔ لیلاوتی دیا نگرہ ۱۰۵۔ عبدالعزیز سیالکوٹ ۱۰۶۔ مولا بخش ڈنگہ ۱۰۷۔ محمود خاں لاہور ۱۰۸۔ عبداللطیف گوجرانوالہ۔

دو غلطی والے ۵۸۰ حل وصول ہوئے جن پر تیسرا انعام مبلغ پانچ ہزار دو سو روپے بحساب آٹھ روپے پندرہ آنے فی کس تقسیم کئے گئے۔

۱۔ نواب الحسن کراچی ۲۔ عبداللہ خاں کھوکھراپار ۳۔ رمضان علی کلکتہ ۴۔ بی۔ یو ملک لاہور ۵۔ خالدہ معین لشکر ۶۔ پرنس اللہ بخش ڈنڈو ۷۔ نذیر احمد ملتان ۸۔ محمد جان کراچی ۹۔ قمرالدین گلاں والا ۱۰۔ اسنتوکھ سنگھ کالکا۔ ۱۱۔ انور حسین مہو چھاؤنی ۱۲۔ توحید احمد سیوان ۱۳۔ محمد الیاس کراچی ۱۴۔ محمد شریف کراچی ۱۵۔ طیب قادری ہزارہ ۱۶۔ اسرار بیگم سیالکوٹ ۱۷۔ محمد حسین لاہور ۱۸۔ ایس اے قدوس سکندرآباد ۱۹۔ جے۔ کے۔ جوزف پٹیالہ ۲۰۔ عبدالقادر کوئٹہ ۲۱۔ رفیع الدین اودگیر ۲۲۔ محمد رفیق کلکتہ ۲۳۔ شاہداس لکھنؤ ۲۴۔ سعیدہ شمیم کلکتہ ۲۵۔ دیوی دیال فریدآباد ۲۶۔ رام پرکاش دہلی ۲۷۔ لیاقت علی رامپور ۲۸۔ عبدالحمید تقی دہلی ۲۹۔ محمد صدیقی آسنسول ۳۰۔ عشرت بانو آسنسول ۳۱۔ محمد طاگرو کراچی ۳۲۔ فقیر محمد راولپنڈی ۳۳۔ فرحت مسعود کراچی ۳۴۔ محمد شریف گوجرانوالہ ۳۵۔ اسرار الوہاب لاہور ۳۶۔ محمد واثق ملتان ۳۷۔ جگن ناتھ فریدآباد ۳۸۔ سری رام دہلی ۳۹۔ محمود الٰہی پشاور ۴۰۔ قمر برادرز گجرات ۴۱۔ رام لبھایا دہلی ۴۲۔ کامل حسین رام پور ۴۳۔ محمد علی کلکتہ ۴۴۔ مظہر الحسن گورکھپور ۴۵۔ اصغر حسین بارہ بنکی ۴۶۔ پریم چند غازی آباد ۴۷۔ عبدالخالق کلکتہ ۴۸۔ ریشم چند دہلی ۴۹۔ جناب بیگم رڑکی ۵۰۔ کملیش چیرہ رڑکی ۵۱۔ ڈی سی گوئل رڑکی ۵۲۔ حمیدہ بانو نامپلی ۵۳۔ عبدالحق لکھنؤ ۵۴۔ ڈبلیو۔ ایچ۔ منتہیو زمیرٹھ ۵۵۔ شاہد ضمیر کلکتہ ۵۶۔ بیگم وہاب نیکاپٹم ۵۷۔ رگھبیر سنگھ منگرور ۵۸۔ گجراج سنگھ دہلی ۵۹۔ محمود علی رام پور ۶۰۔ ایس۔ ایم۔ عباس رام پور ۶۱۔ عزیز احمد لکھنؤ ۶۲۔ ہرمن لال شاہجہانپور ۶۳۔ رمضان علی راولپنڈی ۶۴۔ اللہ بخش سلانوالی ۶۵۔ محمد اسمٰعیل کلیان ۶۶۔ ادریس احمد گارڈن ریچ ۶۷۔ صابر بادشاہ حیدرآباد ۶۸۔ شکور بھائی نانڈگاؤں ۶۹۔ حبیب احمد آکوٹ ۷۰۔ عبدالشکور کلکتہ ۷۱۔ ایس۔ اے قیوم جھانسی ۷۲۔ عبدالحمید نارائن گوڑہ ۷۳۔ زلیخا خاتون ٹیٹاگڑھ ۷۴۔ محمد زبیر بمبئی ۷۵۔ غلام دستگیر کرنول ۷۶۔ اندر سنگھ دہلی ۷۷۔ نارا دیوی نئی دہلی ۷۸۔ ظہیر الدین دہلی ۷۹۔ شاکرہ بی بی فتحپور ۸۰۔ دیسراج دہلی ۸۱۔ معین الحق بنارس ۸۲۔ موسیٰ واجی میکرچودھی پور ۸۳۔ عبدالرزاق محمد نذیر دھولیہ ۸۴۔ رضیہ سلطانہ کرنول ۸۵۔ ایم۔ این ناصر ناظم آباد ۸۶۔ سی۔ ایچ۔ ناصر ناظم آباد ۸۷۔ این۔ یو ناصر کراچی ۸۸۔ عبدالستار راچی ۸۹۔ عبدالعزیز فیض آباد ۹۰۔ رجنی بالا بارہ بنکی ۹۱۔ سلام اللہ ٹانڈہ ۹۲۔ وجیہہ الدین منا پور ۹۳۔ گنیشی دیوی نئی دہلی ۹۴۔ پیر محمد ناندیڑ ۹۵۔ بیگم امام بخش ٹنڈو آدم

صحیح حل شمع معمہ نمبر ۲۹

ع	ش	ع	ا	■	ا	ی	ش	ے	ا
ش	ا	■	ط	گ	ب	■	م	ا	ن
ے	ک	م	■	■	■	ی	س	ک	ع
ت	ے	و	س	ض	ج	■	■	■	ا
■	■	ت	گ	ع	ن	■	■	ل	م
ے	د	■	■	ی	گ	و	س	■	■
م	■	■	■	ف	ی	ل	ا	ک	ت
ل	ا	ح	م	■	■	■	ط	ے	ش
ا	و	د	■	د	س	ح	■	س	ن
و	ج	ت	س	ج	■	ن	ا	ہ	ج

۹۶ ایم حیدری کراچی ۹۷ امام بخش ٹنڈو آدم ۹۸ روشن جہاں بیگم کوہاٹ ۹۹ محمد حسین تھانہ بولا خاں ۱۰۰ بیگم - ایس - آئی الٰہی ڈھاکہ ۱۰۱ اصباحت علی بمبئی ۱۰۲ عبدالحمید کلکتہ ۱۰۳ غلام سرور پشاور ۱۰۴ رشید اختر
لاہور ۱۰۵ شمس الدین حسن واسلیگنج ۱۰۶ چراغ عالم کاکوٹی ۱۰۷ محمد صدیق سرگودھا ۱۰۸ محمد زبیر بمبئی ۱۰۹ عبدالعزیز گارڈن ریچ ۱۱۰ محمود حسن ماؤنٹ آبو ۱۱۱ حسین تجی بھوپال ۱۱۲ سعید محمد پٹنہ ۱۱۳ سید محمود
مانوی ۱۱۴ ناصر محمد ابراہیم بڑودا ۱۱۵ رفیع الدین لاہور ۱۱۶ محمد شفیع لاہور ۱۱۷ اخیابیت بیگم مصری شاہ ۱۱۸ آصف علی لاہور ۱۱۹ نصرالدین حیدرآباد سندھ ۱۲۰ دل افروز بیگم پوسد ۱۲۱ بشیرالدین صاحب گنج ۱۲۲
ایم - ایس انعامدار تنگلی ۱۲۳ ساجد علی بارہ بنکی ۱۲۴ سید حسن رتن پورہ سادات ۱۲۵ غالب علی لکھنؤ ۱۲۶ نواب علی جوگی کوٹ ۱۲۷ عبد علی بمبئی ۱۲۸ احمد عبدالقادر خیریت آباد ۱۲۹ سعیدہ بانو بھوپال ۱۳۰
اولاد حسین کلکتہ ۱۳۱ فخرالحسن کانپور ۱۳۲ ایلی رام انبالہ ۱۳۳ مسز اے تھامسن بمبئی ۱۳۴ مودود عبدالمجید جعفرآباد ۱۳۵ جگن ناتھ تیرو تیر ۱۳۶ جگن ناتھ کانپور ۱۳۷ اندر جیت کانپور ۱۳۸ رجب علی منشی پورہ ۱۳۹
ڈاکٹر پال انبالہ کینٹ ۱۴۰ املال سنگھ بھور ۱۴۱ شاہدہ نسرین لاہور ۱۴۲ محمد صدیق لاہور ۱۴۳ اندھیر سنگھ نئی دہلی ۱۴۴ شیر سنگھ جھونداں ۱۴۵ امتیاز حسین الہ آباد ۱۴۶ اجاوید سلطانہ حیدرآباد ۱۴۷ امیرالنساء
کلکتہ ۱۴۸ محمد یامین کلکتہ ۱۴۹ فیروز بخت دہلی ۱۵۰ حاجی مولا بیجاپور ۱۵۱ رحیم بخش جودھپور ۱۵۲ ام پرکاش دہلی ۱۵۳ واجدہ بیگم کلکتہ ۱۵۴ امود بھاردواج بلدیو نگر ۱۵۵ امان اللہ پشاور ۱۵۶ آئی ایم عثمانی -
لکھنؤ ۱۵۷ زہرہ خاتون ۱۵۸ ماہ طلعت بھوپال ۱۵۹ مقبول احمد بھارت گنج ۱۶۰ کمال الدین واسلیگنج ۱۶۱ احمد علی کراچی ۱۶۲ محمد عمر بہال ۱۶۳ اعجاز الدین کلکتہ ۱۶۴ حسن بن احمد حیدرآباد ۱۶۵ چودھری رحمت نوح ۱۶۶
ایس - ایس سہگل اودے پور ۱۶۷ محمد شفیع کرلا ۱۶۸ احمد علی کلکتہ ۱۶۹ باسط علی جوبلی ۱۷۰ سید ابراہیم سکندرآباد ۱۷۱ پی سی کٹاریہ فاضلکا ۱۷۲ اکبر علی جنگلی گوڑہ ۱۷۳ پربن سلیم راولپنڈی ۱۷۴ دین محمد یحییٰ دہلی ۱۷۵ اسم اسد خاں
اچھرہ ۱۷۶ الطیف خاں جہلم ۱۷۷ امیر احمد کراچی ۱۷۸ امین شاہ نواز غوث پورہ ۱۷۹ رشیدہ بیگم گوجرانوالہ ۱۸۰ امین حزیں پونہ ۱۸۱ ولی احمد علی گڑھ ۱۸۲ اختر النساء مالیگاؤں ۱۸۳ دیدیاس جھنڈ واڑہ ۱۸۴ حبیب عبدالرحمن
کاروان ساہو ۱۸۵ شمس الرحمن حیدرآباد ۱۸۶ اکرم سنگھ پونہ ۱۸۷ رئیس احمد کانپور ۱۸۸ اے - محمد امین بنگلور ۱۸۹ محمد محی الدین حیدرآباد ۱۹۰ موتی لال حیدرآباد ۱۹۱ افراز الدین ٹکودا ۱۹۲ غلام غوث بنارس ۱۹۳ محمد شریف
بارہ بنکی ۱۹۴ محی الدین امام علی مالیگاؤں ۱۹۵ بشیر احمد راولپنڈی ۱۹۶ تاج سلطانہ کراچی ۱۹۷ نور محمد نواب شاہ ۱۹۸ اسمٰعیل - ایس - ل - لاہور ۱۹۹ اکرم ضیا گھیانہ ۲۰۰ عتیق زمانی کراچی ۲۰۱ اقبال جاوید کراچی ۲۰۲ علیم اللہ راولپنڈی
۲۰۳ خالد محمود لاہور ۲۰۴ امیر احمد لاہور ۲۰۵ رضا قریشی چک لالہ چھاؤنی ۲۰۶ فرحت شاہنیہ راولپنڈی ۲۰۷ محمد احمد راولپنڈی ۲۰۸ گلزار خاں پشاور ۲۰۹ محمد شریف بمبئی ۲۱۰ عبدالغنی مولا بخش کھنڈوہ ۲۱۱ رضا عزیقی -
حیدرآباد ۲۱۲ شتاب بی حیدرآباد ۲۱۳ خلیق الرحمن سکھر ۲۱۴ محمد اسرائیل شادی پورہ ۲۱۵ گل زماں عاجز نانسہرہ ۲۱۶ مظفر علی کوٹری برج روڈ ۲۱۷ غلام قادر قادر پور راں ۲۱۸ ظفر پینٹر کراچی ۲۱۹ محمد سلیم گجنو تر - ۲۲۰
ارشد جاوید سرگودھا ۲۲۱ محمد نذیر جہلم ۲۲۲ فضل احمد کراچی ۲۲۳ مجید علی دریاپور ۲۲۴ مسرت غلام رسول میانوالی ۲۲۵ کمال الدین کراچی ۲۲۶ الطاف علی لائلپور ۲۲۷ محمد حسین راولپنڈی ۲۲۸ تاج محمد گجنو تر - ۲۲۹ -
وحید قیصر ڈھاکہ ۲۳۰ غلام سرور کلکتہ ۲۳۱ منصور خاں پوسد ۲۳۲ اشوک کمار میرٹھ ۲۳۳ ابوالحسن ٹھرم ۲۳۴ غلام عباس نئی دہلی ۲۳۵ محمد صلاح الدین اوبل کلاں ۲۳۶ علی امام چائباسہ ۲۳۷ رحیم بخش خدا بخش نیچہ ۲۳۸
فہمیدہ بانو نظام پور ۲۳۹ ایم شفیع الحق راولپنڈی ۲۴۰ اظہر الدین راولپنڈی ۲۴۱ زرینہ بیگم کراچی ۲۴۲ محمد سعید گجرات ۲۴۳ زاہد حسین پشاور ۲۴۴ عبدالواحد سیالکوٹ ۲۴۵ عبدالرحمن میانوالی ۲۴۶ محمد عین الحق
کراچی ۲۴۷ ٹ - رحیم کراچی ۲۴۸ محمد اقبال پشاور ۲۴۹ منیر احمد کراچی ۲۵۰ بشیر احمد لاہور ۲۵۱ محمد عرفان احمد راولپنڈی ۲۵۲ خالدہ پروین پشاور ۲۵۳ فضل محمد انور لائل پور ۲۵۴ سعیدہ اختر راولپنڈی ۲۵۵
قریشی ڈچکوٹ ۲۵۶ عزیز احمد کراچی ۲۵۷ شوکت علی راولپنڈی ۲۵۸ مسز جی - آر - خاں کراچی ۲۵۹ فضل محمود کیمبلپور ۲۶۰ خورشید عالم سرگودھا ۲۶۱ سعید احمد راولپنڈی ۲۶۲ عذرا پروین کراچی - ۲۶۳ حبیب اللہ
بہار شریف ۲۶۴ خالق پرویز الہ آباد ۲۶۵ عبدالواحد لاہور کینٹ ۲۶۶ شاہدہ خاتون لاہور ۲۶۷ عبدالمجید لاہور ۲۶۸ محمد افضل غلام فرید ملک وال ۲۶۹ بشیر احمد لاہور ۲۷۰ ناصرہ بیگم لاہور ۲۷۱ رفیع شارق گجرات ۲۷۲
سرفراز مسرور کوہالہ ۲۷۳ محمد دین کراچی ۲۷۴ محمود الحسن کوہاٹ ۲۷۵ ذکی اطہر کراچی ۲۷۶ محمد یونس پشاور ۲۷۷ محمد شفیع کراچی ۲۷۸ محمد ابراہیم منڈی بھلوال ۲۷۹ عبدالحق کھوکھراپار ۲۸۰ رحمت علی سیالکوٹ ۲۸۱ عبداللطیف
کراچی ۲۸۲ فاروق احمد لاہور ۲۸۳ محمد اسمٰعیل دادو ۲۸۴ شاہ عالم لالہ موسیٰ ۲۸۵ ریاض الدین کراچی ۲۸۶ حمید خاں لاہور ۲۸۷ کشور جہاں ڈہرکی ۲۸۸ اکبر علی ناتھ دوارہ ۲۸۹ ایم - اے غنی کراچی ۲۹۰ عبدالحمید
کانپور ۲۹۱ عبدالستار صاحب گنج ۲۹۲ اختر انصاری گورکھپور ۲۹۳ علی عابد گلبرگہ ۲۹۴ شمیم احمد کراچی ۲۹۵ اختر جہاں کراچی ۲۹۶ مخدوم شاہ نوشہرہ کلاں ۲۹۷ عمر فاروق ایبٹ آباد ۲۹۸ رشید قمر کراچی ۲۹۹ سلیم اختر
گھیانہ ۳۰۰ ناز محمد حیدرآباد سندھ ۳۰۱ سردار محمد راولپنڈی ۳۰۲ ایم - اے شاہ کلاچی - ۳۰۳ نیاز حسین راولپنڈی ۳۰۴ محمد علی کراچی - ۳۰۵ محمد سلیم حضرو ۳۰۶ غلام جیلانی واہ کینٹ ۳۰۷ ذکاءالدین کراچی - ۳۰۸ -
احسان اللہ راولپنڈی ۳۰۹ رضا احمد کوٹری ۳۱۰ عطا محمد حیدرآباد سندھ ۳۱۱ محمد وحید کراچی ۳۱۲ ایس - اے باری کراچی - ۳۱۳ خادم حسین لاہور ۳۱۴ نورالحسن سکھر ۳۱۵ بیگم اصلح الدین نوشہرہ ۳۱۶ جمیل احمد
پشاور ۳۱۷ بیگم عبداللطیف جہلم ۳۱۸ غفور انصاری گوجرانوالہ ۳۱۹ محمد علی ڈھاکہ ۳۲۰ عبدالعزیز قادر پوراں ۳۲۱ اکرام اللہ وزیرآباد ۳۲۲ محمد فریدون حضرو ۳۲۳ محمد انور کھڈیاں ۳۲۴ نعیم الدین راولپنڈی -
۳۲۵ لطف ہاشمی سکھر ۳۲۶ رشید احمد علی شیرواہن ۳۲۷ محمد ہاشم ٹنڈو محمد خاں ۳۲۸ افضل حسین پشاور ۳۲۹ اے - آر - انوار نوشہرہ ۳۳۰ فہیمہ نسرین پشاور ۳۳۱ اسمابی حیدرآباد ۳۳۲ عارف کراچی ۳۳۳ شکیل انور
کراچی ۳۳۴ بشیر احمد اختر لاہور ۳۳۵ ذکی حسن کراچی ۳۳۶ محمد یعقوب لاہور ۳۳۷ محمد اسلم ساڑھوہ ۳۳۸ سعید احمد راولپنڈی ۳۳۹ محمد سعید پشاور ۳۴۰ محمود جان پشاور ۳۴۱ ایم - اے ہارون حیدرآباد سندھ
۳۴۲ افتخار احمد لاہور ۳۴۳ مسعود احمد لائل پور ۳۴۴ نسرین الفردوس ملتان ۳۴۵ محمد سجاد خانیوال ۳۴۶ محمد الدین لاہور ۳۴۷ شمس الحق سکھر ۳۴۸ رحمان خاں لاہور کینٹ ۳۴۹ مقتدی حسین داہجی ۳۵۰ -
شیر زماں دبی آئی آر خاں ۳۵۱ عالم شاہ کوئٹہ ۳۵۲ سبط نجف کراچی ۳۵۳ عبدالمعید لاہور ۳۵۴ کرار حیدر کراچی - ۳۵۵ محمد اسلم لاہور ۳۵۶ بیگم محمد بشیر لاہور ۳۵۷ ظہیر الدین سرگودھا ۳۵۸ عبدالرحمان ساوڑہ
۳۵۹ محمد بشیر ناما نگر - ۳۶۰ مظفر اقبال گیا ۳۶۱ انجم گلزار کراچی ۳۶۲ صغرا بی بی بنارس ۳۶۳ شمع عثمانی میرٹھ - ۳۶۴ محمد حنیف لائلپور ۳۶۵ مسز بشیر حسین لاہور ۳۶۶ چیتن سروپ جوالاپور ۳۶۷ تلک راج کتھیلی منڈی
۳۶۸ اسمٰعیل آدم کراچی - ۳۶۹ محمد فاضل لاہور ۳۷۰ این - این - راؤ دیودا گ ۳۷۱ عبدالمجید وانمبی ۳۷۲ احسان الحق گوجرانوالہ ۳۷۳ عبدالمجید واہ کیمپ ۳۷۴ شبیر حسین رحیم یار خاں ۳۷۵ ایس - ایم - یوسف
لاہور ۳۷۶ سعادت علی نظیپورہ ۳۷۷ پروین اختر سرگودھا ۳۷۸ محمد عارف قورخشی ۳۷۹ عبدالمعبود بسنگنج ۳۸۰ محمد بشیر قاضی نگر ۳۸۱ محمد اختر کانپور ۳۸۲ خورشید الزماں یادگیر - ۳۸۳ اشفاق احمد لاہور ۳۸۴
زبیدہ لاہوری ۳۸۵ محمد ابراہیم کیمپ ۳۸۶ فضل الٰہی راولپنڈی ۳۸۷ نسرین اختر راولپنڈی ۳۸۸ غلام محمد علی سرینگر ۳۸۹ افضل محی الدین ناندیڑ ۳۹۰ غلام غوث جوہرا ۳۹۱ طاہرہ بیگم جبتی ۳۹۲ محمود اللہ بھوپال -
۳۹۳ مشتاق علی بارہ بنکی ۳۹۴ رفاقت علی رسولی ۳۹۵ نثار احمد سوناتھ بھنجن - ۳۹۶ منور جہاں لکھنؤ ۳۹۷ عزیز الرحمن کستی پورہ ۳۹۸ راجہ بہادر پیلی بھیت ۳۹۹ انہار الحق مستی پور ۴۰۰ محمد باقر حیدرآباد ۴۰۱ مظہر علی
یادگیر ۴۰۲ شرف الدین رائچور ۴۰۳ حمیدہ بمبئی ۴۰۴ کستوری لال بلند شہرہ ۴۰۵ جگدیو سنگھ حصار ۴۰۶ عبدالحفیظ حیدرآباد ۴۰۷ تراب علی حیدرآباد ۴۰۸ محمد ادریس پرتاب گڑھ ۴۰۹ محمد عقیل سہارنپور ۴۱۰ لطف حسین
منیرآباد ۴۱۱ بیگم محمد حنیف لائلپور ۴۱۲ داؤد علی جگدل ۴۱۳ باگ رام کھالڑہ ۴۱۴ محمد شمیم کھڑگپورہ ۴۱۵ کستوری لال اندور ۴۱۶ لکھمی چند کورکشیتر ۴۱۷ کریم اللہ آنوٹ ۴۱۸ - ابو سعید بارہ بنکی ۴۱۹ سردی بیگم
شاہجہان پور ۴۲۰ عبدالکریم دیواس ۴۲۱ - ایم جرن آسنسول ۴۲۲ جگدیش امرتسر ۴۲۳ تصدیق حسین گجرات ۴۲۴ عبدالرحمن سیل وشارام ۴۲۵ نیادر سنگھ ماچھرہ ۴۲۶ - احسان محمد اوروتی ۴۲۷ سید حسن
سہارنپور ۴۲۸ فیض رسول ملتان ۴۲۹ بشیر احمد ملتان ۴۳۰ مشتاق احمد سرگودھا ۴۳۱ محمود احمد لائلپور ۴۳۲ ضیا محمد نوشہرہ ۴۳۳ محمد بن حسین ناندیڑ ۴۳۴ انگوری دیوی مظفر نگر ۴۳۵ محمد اسمٰعیل تھانہ ۴۳۶ عبدالغفور
بلہاری ۴۳۷ رام لال لکھنؤ ۴۳۸ طوطا رام بہرائچ ۴۳۹ محمد حنیف لکھنؤ ۴۴۰ عبدالخالق آرہ ۴۴۱ - ارشاد علی محمود آباد ۴۴۲ رضی احمد بریلی ۴۴۳ ضمیر حسین بیلا تالاب ۴۴۴ سعادت احمد سہارنپورہ ۴۴۵ محمد شیراز
پیرزتی ۴۴۶ حسن الدین سکندرآباد ۴۴۷ نذیرہ بیگم کراچی - ۴۴۸ محمود علی مالیرکوٹلہ ۴۴۹ بشیر احمد محمود آباد ۴۵۰ مدثر حسین کانپور ۴۵۱ ہاشم رضا لاہور ۴۵۲ فضل علی ہاپوڑ ۴۵۳ ممتاز علی لاہور ۴۵۴ محمد موسیٰ
جوگیشوری ۴۵۵ محمد یعقوب مرادآباد ۴۵۶ پریتم سنگھ امرتسر ۴۵۷ شجاعت علی کلکتہ ۴۵۸ - امام حسین تالیکوٹ ۴۵۹ - امیر احمد سہارنپور ۴۶۰ محمد اسلم کانپور ۴۶۱ شمشاد حسین لاہور ۴۶۲ نیالال سرائے میران ۴۶۳
ڈاکٹر ایس جعفر لکھنؤ ۴۶۴ - ایم - اے رؤف اندول ۴۶۵ مصطفیٰ حسین منیرآباد ۴۶۶ - ابوالقاسم پونہ ۴۶۷ محمد صدیق راولپنڈی ۴۶۸ زاہد حسین کانپور ۴۶۹ شفقت حسین ملے پلی ۴۷۰ شنشی پرجا گورکھپور - ۴۷۱ -
مہدی حسن شہزادپور ۴۷۲ عبدالخالق ہری پور ہزارہ ۴۷۳ محمد الیاس اندور ۴۷۴ مسعود علی رام گڑھ ۴۷۵ نعیم اختر لاہور ۴۷۶ عبدالعزیز ترکی ۴۷۷ محمد نعیم ردولی ۴۷۸ - اقبال حسین کوٹری ۴۷۹ طارق کمال لاہور
۴۸۰ محمد رمضان کمالیہ ۴۸۱ نور محمد بہرائچ ۴۸۲ سوبیدر سنگھ بھوپال ۴۸۳ عبدالرشید کھمم ۴۸۴ ڈی راجو نگم ورنگل ۴۸۵ مظہر علی سندھ نور ۴۸۶ تاراچند شاہجہان پور ۴۸۷ ناصرہ خاتون جاورہ ۴۸۸ فضل احمد
اٹمی ۴۸۹ بی بی شکیلہ الہ آباد ۴۹۰ عبدالقیوم اعظم گڈھ ۴۹۱ محمد ابرار لکھنؤ ۴۹۲ عزیز اللہ کاروان ۴۹۳ مظہر حسین منیرآباد ۴۹۴ ایم - ایس - شاہ بمبئی ۴۹۵ عائشہ بیگم یادگیر ۴۹۶ فقیر چند دنیا نگر ۴۹۷

ہرچندر سنگھ پٹیالہ ۴۹۸ محمد یعقوب مودی نگر ۴۹۹ دوارکا پرشاد حیدرآباد ۵۰۰ ہری شرن پیپسو ۵۰۱ عبدالقادر پٹنہ ۵۰۲ کے۔ ڈی بخشی بجنور ۵۰۳ مختار احمد تھرپارکر ۵۰۴ تنویر آفتاب کراچی ۵۰۵ ایس۔ ایم گل ایبٹ آباد ۵۰۶ سید احمد کراچی ۵۰۷ ہنس راج فیض آباد ۵۰۸ گوگی میاں فریدکوٹ ۵۰۹ کلدیپ سنگھ فیروزپور ۵۱۰ جمیل احمد بارہ بنکی ۵۱۱ مس دوسرتی رامپور ۵۱۲ علی احمد حیدرآباد ۵۱۳ کے۔ کے۔ برلش سہارنپور ۵۱۴ لائق رام امرتسر ۵۱۵ اعتبار سلطان بھڑگاؤں ۵۱۶ اصغری آگرہ ۵۱۷ ایم۔ کے۔ ہاشمی جھنجھ پور ۵۱۸ علی اظہر پرتاپ گڈھ ۵۱۹ سمیع اللہ احمد پور شرقیہ ۵۲۰ عبدالعزیز نلام ۵۲۱ محمد صادق بہار شریف ۵۲۲ محمد زبیر لاہور ۵۲۳ شریف الدین بیار محمد جام نیر ۵۲۴ محمود شفیع پشاور ۵۲۵ حمایت اللہ فیض آباد ۵۲۶ معین الدین سمبت نگر ۵۲۷ کفایت اللہ جاورہ ۵۲۸ محمد خلیل بنگلور ۵۲۹ ایم یٰسین کلٹی۔ ۵۳۰ عزیزہ بانو سکندرآباد ۵۳۱ محمد خلیل مئوناتھ بھنجن ۵۳۲ شبیر احمد مصطفےٰ شہادہ ۵۳۳ عبدالمجید کانپور ۵۳۴ ظہیر النساء حیدرآباد ۵۳۵ عبدالمجید پٹنہ ۵۳۶ ایل۔ آر۔ سی بریلی ۵۳۷ محمد شفیع الدین سلندو۔ ۵۳۸ ایڈورین بیراگڈھ ۵۳۹ کشن چند بھیلسہ ۵۴۰ انیس احمد مئوناتھ بھنجن ۵۴۱ رشید الدین جالنہ ۵۴۲ محمد شوکت علی شاہجہانپور ۵۴۳ زہرہ بانو کتہ گوڑہ ۵۴۴ محمد اظہر نلگنڈہ ۵۴۵ اعظم بیگ نظام آباد ۵۴۶ وحید المظفر حیدرگڑھ ۵۴۷ مہندر پرتاپ امرتسر ۵۴۸ عبدالحق عبدالرحمن بمبئی ۵۴۹ فیاض بیگ چک مغلاں ۵۵۰ محمد بشیر راولپنڈی ۵۵۱ شفیع قاضی کلکتہ ۵۵۲ میکولال لونی ۵۵۳ مہدی حسن فتحپور ۵۵۴ اجیت سنگھ امرتسر ۵۵۵ محمد سلیمان فرخ آباد ۵۵۶ عبدالمجید حیدرآباد سندھ ۵۵۷ محمد اسمٰعیل بمبئی ۵۵۸ گورکھ پرشاد گورکھپور ۵۵۹ صالح مجلگاؤں ۵۶۰ معین الدین گنگاوتی ۵۶۱ محمد سرور الیندہ ۵۶۲ میر الدین میاں چنوں ۵۶۳ قطب الدین ڈھاکہ ۵۶۴ لطیف اللہ راولپنڈی ۵۶۵ ممتاز حسین لاہور ۵۶۶ محمود علی لاہور ۵۶۷ محمد اسلم ٹرتوپہ ۵۶۸ ابرار احمد کشتیا ۵۶۹ عبدالعلی راولپنڈی ۵۷۰ بشیشر ناتھ بارہ بنکی ۵۷۱ محمد یوسف کلکتہ ۵۷۲ ڈاکٹر بینی مادھو علیگڈھ ۵۷۳ عبدالغفار لاہور ۵۷۴ منہاج الحسن ملتان ۵۷۵ ارشد احمد لاہور ۵۷۶ ممتاز احمد کوٹ سماہہ ۵۷۷ نور جہاں ٹیٹا گڑھ ۵۷۸ فصیح الدین احمد بنارس ۵۷۹ عبدالتواب ڈھکوریا ۵۸۰ فریدوں بخت بھلوال۔

تین غلطی والے ۷۶۳ حل وصول ہوئے جن پر چوتھا انعام مبلغ پانچ ہزار روپے بحساب دو روپے تیرہ آنے فی کس تقسیم کئے گئے

۱ رام سرن داس شاہدرہ دہلی ۲ اوم پرکاش دہلی ۳ مظفر حسن میرٹھ ۴ ابھے کمار مُنام ۵ علی یار بھساول ۶ محمد حسن پونہ ۷ پریوش وتی دہلی ۸ توفیق اشرف حیدرآباد ۹ امرناتھ دہلی چھاؤنی ۱۰ کرپال سنگھ رڑکی ۱۱ سوہن لال روہتک ۱۲ عالیہ بیگم فتحپور ۱۳ پیارے لال ارڑھ ۱۴ بنواری لال سیکر ۱۵ عالیہ سلطانہ جنگاؤں ۱۶ موہن لال کنراگھاٹ ۱۷ جانکی پرشاد اعوان پور ۱۸ عبدالوقار نگینہ ۱۹ ایم ایم یوسف رام پور ۲۰ امیر الدین محبوب نگر ۲۱ منور خاں نلگنڈہ ۲۲ حبیب ہادی گنگاپور ۲۳ حسن احمد بھوپال ۲۴ بکلس براؤن بھوپال ۲۵ علی صفدر اندرانی ۲۶ رئیس النساء سرنج ۲۷ مظفر علی راولپنڈی ۲۸ عبدالخالق میرپور خاص ۲۹ احسان الحق مچھ ۳۰ اے ستار سکھر ۳۱ اسد علی ہنگو ۳۲ ایس ایم تقی کراچی ۳۳ محمد اکرم بھگونتر ۳۴ کے بشیر کراچی ۳۵ غلام علی مندسور ۳۶ حسن امام گیا ۳۷ محمد شریف ایبٹ آباد ۳۸ محمد ابراہیم جوبلی ۳۹ ظہیر حسن مرادآباد ۴۰ غلام ربانی پورولیا ۴۱ شفیق علی جھانسی ۴۲ احتشام کاظمی دیوبند ۴۳ محمد کاظم ملکپنہ ۴۴ بیگم محمد احمد ٹانگ ۴۵ جماجی چھنیرا ۴۶ جمیلہ منور بہاولپور ۴۷ شمیم الحق کراچی ۴۸ عظیم علی کراچی ۴۹ شیخ لال بھوپال ۵۰ پری پورنہ بائی ستری پیٹھ ۵۱ نایاب بریلوی جہان آباد ۵۲ غلام رسول قنوج ۵۳ حسن علی لکھنؤ ۵۴ محمد نذیر نلگنڈہ ۵۵ نور محمد مہو چھاؤنی ۵۶ مہندر کور پونہ ۵۷ محمد امین شہادہ ۵۸ عصمت آرا بیگم لشکر ۵۹ عبدالمعین لشکر ۶۰ عادل رضا بمبئی ۶۱ ذاکر رضا بمبئی ۶۲ نبی رضا بمبئی ۶۳ حبیب اللہ کلکتہ ۶۴ ذکیہ خانم حیدرآباد سندھ ۶۵ محمد مسلم کراچی ۶۶ محمد حسین کراچی ۶۷ محمد آصف کراچی ۶۸ پیر محمد کراچی ۶۹ سعید کراچی ۷۰ عبدالجلیل کراچی ۷۱ محمد نبی لائلپور ۷۲ عبدالعزیز ٹنڈرگنگ ۷۳ اللہ دتہ کراچی ۷۴ صغیر حسین لائلپور ۷۵ جمعدار خاں ڈنڈوت ۷۶ محمد اکبر حیدرآباد سندھ ۷۷ شمشیر علی سرگودھا ۷۸ ارشاد بیگم باٹاپور ۷۹ محمد مقصود سرگودھا ۸۰ ارشاد اختر سرگودھا ۸۱ احمد بخش ڈھاکہ ۸۲ محمد یعقوب لائلپور ۸۳ تاجو میاں بمبئی ۸۴ پرتھی چند ساہیوال ۸۵ محمد شفیع پشاور ۸۶ اشفاق احمد ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۸۷ احمد علی ڈھاکہ ۸۸ غلام قادر سیالکوٹ ۸۹ محمد شفیع لائلپور ۹۰ آمنہ بیگم شکارپور ۹۱ نورالرحمن راولپنڈی ۹۲ حاجی محمد کیمبلپور ۹۳ لیاقت حسین کراچی ۹۴ ظفر علی دھولیہ ۹۵ سردار محمد لائلپور ۹۶ برجموہن فریدآباد ۹۷ رام بہاری لال مودی نگر ۹۸ دیودیال شکوہ بستی ۹۹ دیارام رڑکی ۱۰۰ موہن چند دہلی ۱۰۱ حنیفہ بائی سکھر ۱۰۲ میاں داد رکیو ۱۰۳ فیروز احمد ملتان ۱۰۴ بشیر الدین کراچی ۱۰۵ رضیہ بیگم کراچی ۱۰۶ ایس ایم ہارون دموہ ۱۰۷ سریندر پال سنگھ دہلی ۱۰۸ معراج الانصار مرادآباد ۱۰۹ موہن لال دہلی ۱۱۰ ظہیر الدین دہلی ۱۱۱ خلیق اللہ دہلی ۱۱۲ منیر الدین دہلی ۱۱۳ ساوتری دیوی نئی دہلی ۱۱۴ ستیہ دیوی دہلی ۱۱۵ سدرشن داس دہلی ۱۱۶ رام دیو سونی پت ۱۱۷ رام ناتھ دہلی ۱۱۸ سید علی لکھنؤ ۱۱۹ خلیق الحسن کراچی ۱۲۰ بول چند مندسور ۱۲۱ آر ایم بشیر پور ۱۲۲ ناصرہ بیگم کراچی ۱۲۳ جبار خاں کراچی ۱۲۴ چانن لال بڑولا ۱۲۵ غلام رسول سرائے سدھو ۱۲۶ خدا بخش کندیاں ۱۲۷ ظہور الحسن کوٹ سماہہ ۱۲۸ محمد شفیع ملتان ۱۲۹ علی محمد گوجرانوالہ ۱۳۰ ستارہ جبیں سہارنپور ۱۳۱ مسز گوکل چند نئی دہلی ۱۳۲ گوبند پرشاد پونانہ ۱۳۳ رام لال گوڑگانوہ ۱۳۴ ریحان احمد دہلی ۱۳۵ مہر جہاں رامپور ۱۳۶ اقبال احمد رام پور ۱۳۷ سورج لال دہلی ۱۳۸ امرت کنور قندھار شریف ۱۳۹ سدھا کماری جودھپور ۱۴۰ قمر الحسن کلکتہ ۱۴۱ نہال میاں بدایوں ۱۴۲ لاجپت رائے نئی دہلی ۱۴۳ سلیم اللہ کلکتہ ۱۴۴ زاہد سجاد علیگڈھ ۱۴۵ مینا کشی علیگڈھ ۱۴۶ بشیر احمد آسنسول ۱۴۷ ایس اے حکیم حیدرآباد ۱۴۸ ایم اے مجید سکندرآباد ۱۴۹ عمر بن عبداللہ حیدرآباد ۱۵۰ سلطانہ بیگم حیدرآباد ۱۵۱ سکینہ مرتضوی دیولالی کیمپ ۱۵۲ عبدالغفور مظفرنگر ۱۵۳ غلام نبی کلکتہ ۱۵۴ جی آر ٹھاکر دہلی ۱۵۵ اے فیضی لاہور ۱۵۶ محمد شریف لاہور ۱۵۷ رمضان علی راولپنڈی ۱۵۸ اے بی خاں موری پور ۱۵۹ نرائن داس مندسور ۱۶۰ سراج الدین کراچی ۱۶۱ نظیر علی کھلنا ۱۶۲ غلام اصغر کانپور ۱۶۳ پریم کرشن جالندھر ۱۶۴ محمد یونس حیدرآباد ۱۶۵ غلام محمد بلڈانہ ۱۶۶ عباس امین بیجاپور ۱۶۷ منصور عالم الٰہ آباد ۱۶۸ محمد اسماعیل حیدرآباد ۱۶۹ جے رام سنگھ رڑکی ۱۷۰ ایم آر انصاری رڑکی ۱۷۱ دھرمپال نئی دہلی ۱۷۲ جودھا رام رڑکی ۱۷۳ غلام مصطفےٰ بھیونڈی ۱۷۴ عبدالغفور بجنور ۱۷۵ بیگم فضل الدین ناگپور ۱۷۶ احمد حسین بٹولی ۱۷۷ اشتاق علی کانپور ۱۷۸ ہاشم حسن بمبئی ۱۷۹ این اے انصاری رڑکی ۱۸۰ عباس علی برہان پور ۱۸۱ عبدالوہاب ڈھکوریا ۱۸۲ بابر بادشاہ حیدرآباد ۱۸۳ کلثوم بیگم حیدرآباد ۱۸۴ عبدالجبار کلکتہ ۱۸۵ کندن لال لودیانہ ۱۸۶ رحمت بائی چھیپا باکل ۱۸۷ روشنی بیگم کلکتہ ۱۸۸ مسز احسن لکھنؤ ۱۸۹ محمد علی کریم نگر ۱۹۰ منظور الحق بمبئی ۱۹۱ عبدالسلام سہارنپور ۱۹۲ معین الدین کرنول ۱۹۳ محمد اسحاق لکھنؤ ۱۹۴ درشن سنگھ جگراؤں ۱۹۵ سید قاسم خیریت آباد ۱۹۶ عاشق حسین بھساول ۱۹۷ طاہر علی نلام ۱۹۸ ناظر شیرازی کرنول ۱۹۹ سوم پرکاش ڈیسہ روڈ ۲۰۰ ظفر عالم کلکتہ ۲۰۱ محمود روشن امبور ۲۰۲ مراد علی کانپور ۲۰۳ احمد اسماعیل بمبئی ۲۰۴ وقار واثق مہو ۲۰۵ خلیل الرحمن دہلی ۲۰۶ بشیر اللہ ٹھٹھہ ۲۰۷ ایم ایس مروہ جھانسی ۲۰۸ بی اے دہلی ۲۰۹ دیوان سنگھ دہلی ۲۱۰ اشوک کمار نیو دہلی ۲۱۱ امین الحق خورجہ ۲۱۲ اے مجید دہلی ۲۱۳ سوہن سنگھ دہلی ۲۱۴ ترلوک ناتھ سہارنپور ۲۱۵ چھتر دہاری دہلی ۲۱۶ نول کشور دہلی ۲۱۷ عبدالمجید دہلی ۲۱۸ بشیر احمد پریا پٹن ۲۱۹ محمد ابراہیم سرپور ۲۲۰ محمد جمشید گورکھپور ۲۲۱ محمد انور میرٹھ ۲۲۲ بی آر سرین نیو دہلی ۲۲۳ پریتم کور ساہنیلہ ۲۲۴ ودیا ساگر دہلی ۲۲۵ محی الدین کراچی ۲۲۶ ناصر چودھری کراچی ۲۲۷ محمد سعید ڈھاکہ ۲۲۸ ابراہیم صراف سلانوالی ۲۲۹ انوار احمد کراچی ۲۳۰ طاہر احمد بھوپال ۲۳۱ اختر النساء بدھیو ۲۳۲ ایس احمد سرنگر ۲۳۳ نظیر الدین ساگر ۲۳۴ پرکاش نرائن کلکتہ ۲۳۵ بنارسی داس ٹھانکوٹ ۲۳۶ رام پال سنگھ کان پور ۲۳۷ اعجاز رسول بھوپال ۲۳۸ جے دیا خیال ڈیگل ۲۳۹ احمد حیدرآبادی کراچی ۲۴۰ عبدالغنی ٹنڈو آدم ۲۴۱ ایم اسماعیل کراچی ۲۴۲ عبدالخالق کراچی ۲۴۳ نذیر بیگم کوئٹہ ۲۴۴ طیب جاوید کراچی ۲۴۵ صوفی حنیف کراچی ۲۴۶ کے جی حسین لاہور ۲۴۷ اوم پرکاش دہلی ۲۴۸ لال چند دہلی ۲۴۹ مسز الائیس بروس غازی آباد ۲۵۰ مان سنگھ نئی دہلی ۲۵۱ کرشن لال دہلی ۲۵۲ سعادت اللہ امروہہ ۲۵۳ محمد جان رام پور ۲۵۴ طیبہ بانو امبور ۲۵۵ سرداری لال چندی گڑھ ۲۵۶ ایس حفیظ مرادآباد ۲۵۷ عبدالحفیظ بنارس ۲۵۸ گیا چند انبالہ کینٹ ۲۵۹ عبدالرحمن کانپور ۲۶۰ رام پرکاش ڈیسہ روڈ ۲۶۱ عبدالرشید ہاسن ۲۶۲ مکراج جموں توی ۲۶۳ عاشق حسین ٹانڈہ ۲۶۴ احمد حسن فتحپور ۲۶۵ ظفر الحسن اکبرپور۔ ۲۶۶ فرزند علی کراچی ۲۶۷ محمد علی چیلا ۲۶۸ حسنہ بیگم کراچی ۲۶۹ عبدالوحید راولپنڈی ۲۷۰ ایم یوسف کراچی ۲۷۱ خاور سلطانہ خانپور ۲۷۲ عبدالجلیل بمبئی ۲۷۳ ممتاز احمد کلکتہ ۲۷۴ عزیز مغربی اورنگ آباد ۲۷۵ افتخار حسین ملتان ۲۷۶ قمر الدین ملتان کینٹ ۲۷۷ محمد اشرف نوشہرہ ۲۷۸ گل نواز احمد لاہور ۲۷۹ خواجہ تقی نارووالی ۲۸۰ محمد نذیر لائلپور ۲۸۱ مہر النساء کراچی ۲۸۲ قمر الدین راولپنڈی ۲۸۳ غلام سرور پشاور ۲۸۴ برکت اللہ سہارنپور ۲۸۵ دھرم ویر دادری ۲۸۶ محمد اسحاق دہلی ۲۸۷ سبحان بیگ ڈاسنہ ۲۸۸ ارجن سنگھ نئی دہلی ۲۸۹ ریاض الحق دہلی ۲۹۰ فضل الرحمن کلکتہ ۲۹۱ محمد اکرم بہاولپور ۲۹۲ غلام علی کامرہ کلاں ۲۹۳ محمد افضل غور غشتی ۲۹۴ داد کریم کراچی ۲۹۵ اصغر علی محمد علی کراچی ۲۹۶ امین چشتی لاہور ۲۹۷ عطاء الٰہی لاہور ۲۹۸ محمد جلیل لاہور ۲۹۹ محمود ضیا بریلی ۳۰۰ محمد مہدی اعظم گڈھ ۳۰۱ گردھاری لال چھندواڑہ ۳۰۲ اوصاف علی لکھنؤ ۳۰۳ محمد اقبال کراچی ۳۰۴ عبدالرحمن حیدرآباد ۳۰۵ نکہت فاطمہ الٰہ آباد ۳۰۶ کنیز رقیہ لاہور ۳۰۷ سردار احمد لاہور ۳۰۸ عبدالمقتدر لاہور ۳۰۹ فیاض الحسن لاہور ۳۱۰ متین النساء مدرسہ فوقانیہ ۳۱۱ ابراہیم نور محمد بڑوابا ۳۱۲ شفقت علی ردولی۔ ۳۱۳ لچھمن داس شیوپوری ۳۱۴ مس صابرہ میرٹھ کینٹ ۳۱۵ جان منظور جموں ۳۱۶ رادھے موہن مرادآباد ۳۱۷ عبدالوہاب پونہ کیمپ ۳۱۸ بابو خاں گلاب خاں یولا ۳۱۹ مس آر ڈیر آگرہ ۳۲۰ محمد تقی حیدرآباد ۳۲۱ محمد احمد

الہ آباد ۳۲۲۔ بشمبر لال بجنور ۳۲۳۔ گرپا گھبر گڑھ شریف ۳۲۴۔ انجم آرا دربھنگہ ۳۲۵۔ امیر چند علیگڈھ ۳۲۶۔ سید عثمان گلبرگہ شریف ۳۲۷۔ محمد نعیم برن پور ۳۲۸۔ رگھناتھ داس لکھنؤ ۳۲۹۔ سعیدہ بیگم ٹیڑھی گڑھول
۳۳۰۔ عبدالوہاب ٹیڑھی گڑھوال ۳۳۱۔ شیام سندر دہلی ۳۳۲۔ نعیم انصاری چکردھرپور ۳۳۳۔ عابد حسین لکھنؤ ۳۳۴۔ راحت بیگم ہنمکنڈہ ۳۳۵۔ احمد سائیکل ٹیکسی حیدرآباد ۳۳۶۔ فضل احمد جاورہ۔
۳۳۷۔ غلام دستگیر کانپور ۳۳۸۔ سبحان علی قائم گنج ۳۳۹۔ مخدوم علی چینیاپور ۳۴۰۔ رام بھروسے لال شاہجہاں پور ۳۴۱۔ فیاض احمد مل گاؤں ۳۴۲۔ اجمل خاں ڈھاکہ کینٹ ۳۴۳۔ نثار احمد کرنول ۳۴۴
اختر عالم چاند کلکتہ ۳۴۵۔ شانتی دیوی کانپور ۳۴۶۔ سمرن سنگھ دہلی ۳۴۷۔ ڈاکٹر قریشی کانپور ۳۴۸۔ شمشاد علی بھوپال ۳۴۹۔ الطاف حسین خیریت آباد ۳۵۰۔ اے۔ ایچ خان بمبئی ۳۵۱۔ امانت ایم اے پونا
۳۵۲۔ ایس۔ ایس اللہ کانپور ۳۵۳۔ عبدالرشید رامپور ۳۵۴۔ خلیل خاں میرٹھ ۳۵۵۔ محمد اسماعیل بھوپال ۳۵۶۔ عبدالعزیز مالیگاؤں ۳۵۷۔ صابر شیخ مصری شہادہ ۳۵۸۔ روشن دھنکیڈیہ ۳۵۹۔ بی کے ورما لکھنؤ ۳۶۰۔
سلیم انصاری دھولیہ ۳۶۱۔ انور جہاں لکھنؤ ۳۶۲۔ سلیم فردوس آسنسول ۳۶۳۔ میراں منا بمبئی ۳۶۴۔ کے کندن نئی دہلی ۳۶۵۔ حمیدہ بانو کھرگون ۳۶۶۔ رضا عباس بمبئی ۳۶۷۔ عبدالستار گارڈن ایچ ۳۶۸۔ عبدالواحد
جبل پور ۳۶۹۔ اختری خاتون چکردھرپور ۳۷۰۔ امداد حسین مرادآباد ۳۷۱۔ بی۔ بدرورگ ۳۷۲۔ احمد حسین کریم بخش جاورہ ۳۷۳۔ ایم۔ اکبر مٹیا گڑھ ۳۷۴۔ شیر خاں بلاسپور ۳۷۵۔ راجندر کور کھڑک پور ۳۷۶۔ خواجہ علی
پوسد ۳۷۷۔ گوربخش رائے لکھنؤ ۳۷۸۔ ایس۔ این بھٹناگر بمبئی ۳۷۹۔ نوراللہ احمد اللہ ایولہ ۳۸۰۔ مختار وارث کانپور ۳۸۱۔ سیتا مہندرا دیوبند ۳۸۲۔ جمیل قریشی لکھنؤ ۳۸۳۔ الطاف الرحمن بنارس ۳۸۴۔ محمد شبیر دھامپور
۳۸۵۔ غازی الدین حسین عادل آباد ۳۸۶۔ جہاں آرا گیا ۳۸۷۔ جے احمد گوجرانوالہ ۳۸۸۔ یونس علی رائسین ۳۸۹۔ شانتی دیوی چاندپور ۳۹۰۔ محمود حسن نہٹور ۳۹۱۔ محمد محسن سہارنپور ۳۹۲۔ عزیز احمد فرخ آباد ۳۹۳
عبدالحفیظ بمبئی ۳۹۴۔ محمد منعم دہلی ۳۹۵۔ اسحاق علی منور علی ناگپور ۳۹۶۔ اکبر علی طاہر علی برہانپور ۳۹۷۔ عبدالرحیم جاورہ ۳۹۸۔ محمد اسحاق حیدرآباد ۳۹۹۔ فصیح خانم راولپنڈی ۴۰۰۔ محمد اکرم دھیروال ۴۰۱۔ حفیظ کاظمی
کراچی ۴۰۲۔ محمد یوسف راج باڑی ۴۰۳۔ محمد اسماعیل دہلی ۴۰۴۔ بودھ راج دہلی ۴۰۵۔ صابر اقبال دہلی ۴۰۶۔ رام کشن بجواسن ۴۰۷۔ پرکاش رانی دہلی ۴۰۸۔ مشتاق بلال ملتان ۴۰۹۔ اوم پرکاش نئی دہلی۔
۴۱۰۔ ایم اے حکیم حیدرآباد ۴۱۱۔ محمد یونس کلکتہ ۴۱۲۔ اے۔ حمید نصرت کلکتہ ۴۱۳۔ پریم کمار امرتسر ۴۱۴۔ دوارکا پرشاد لکھنؤ ۴۱۵۔ حبیب نقوی لکھنؤ ۴۱۶۔ شوکت عثمانی بیگم رامپور ۴۱۷۔ اے۔ ایچ جعفری فیض آباد
۴۱۸۔ حیات احمد بہاولپور ۴۱۹۔ محمد اصغر اوکاڑہ ۴۲۰۔ محمد صدیق فیض آباد (پاک) ۴۲۱۔ میر ابوالقاسم حیدرآباد ۴۲۲۔ سی۔ عبدالحمید چک منگلور ۴۲۳۔ رستم بیگ بمبئی ۴۲۴۔ محمد ابراہیم حسین مرادآباد ۴۲۵۔
آفریدہ سلطانہ شیرآباد ۴۲۶۔ خلیل احمد لکھنؤ ۴۲۷۔ طاہر بیگ بمبئی ۴۲۸۔ امان اللہ رامپور ۴۲۹۔ سلیم الدین نیمچ کینٹ ۴۳۰۔ شفیع چھیپہ مندسور ۴۳۱۔ درپتی رانی مصوری ۴۳۲۔ پدم نرائن فتح گڈھ ۴۳۳
محمد رمضان برہانپور ۴۳۴۔ احمد کریم یوسف گیا ۴۳۵۔ امین الدین اندور ۴۳۶۔ زیب سلطانہ شفیق اوناؤ ۴۳۷۔ ایچ سنگھ چھچھرولی ۴۳۸۔ کمار دھارام پونا ۴۳۹۔ عبدالرزاق بڑوابا ۴۴۰۔ شام سنگھ چیچا ۴۴۱
عطا محمد میانوالی ۴۴۲۔ نجم الدین اندور ۴۴۳۔ ایس۔ ایس شرما کانپور ۴۴۴۔ عبدالمجید حیات پونا ۴۴۵۔ غضنفر علی کانپور ۴۴۶۔ ایم۔ ایس انصاری کلٹی ۴۴۷۔ جلال الدین سکندرآباد ۴۴۸۔ صالح قریشی آگرہ
۴۴۹۔ پیر بخش لکھنؤ ۴۵۰۔ منگل دیو سہارنپور ۴۵۱۔ عابدہ خاتون امروہہ ۴۵۲۔ کل بھوشن شرما جموں توی ۴۵۳۔ حبیب صدیقی کرلا ۴۵۴۔ محمود احمد رائے ونڈ ۴۵۵۔ عبدالجبار کراچی ۴۵۶۔ محمد شریف لاہور
۴۵۷۔ اقبال حسین اوکاڑہ ۴۵۸۔ چراغ دین لاہور ۴۵۹۔ مصلح الدین احمد کراچی ۴۶۰۔ سید الرحمن کراچی ۴۶۱۔ غلام یاسین مٹھا ٹوانہ ۴۶۲۔ عطاء اللہ خانیوال ۴۶۳۔ ارشاد احمد رامپور ۴۶۴۔ ریاض بیگم
حیدرآباد ۴۶۵۔ اوم پرکاش پٹیالہ ۴۶۶۔ احمد محی الدین حیدرآباد ۴۶۷۔ عبدالغنی رسالپور ۴۶۸۔ ایس۔ بی جوہری لکھنؤ ۴۶۹۔ نجم الدین رامپور ۴۷۰۔ عبدالرحمن بمبئی ۴۷۱۔ عبدالقیوم نیمچ کینٹ ۴۷۲۔ امجد علی حیدرآباد
۴۷۳۔ وکیل النساء حیدرآباد ۴۷۴۔ چندر بھان تارا مغل سرائے ۴۷۵۔ اکبر علی غلام علی جاورہ ۴۷۶۔ بشیر احمد کانپور ۴۷۷۔ شبیر احمد دھارڑ ۴۷۸۔ اسمٰعیل خلش آسنسول ۴۷۹۔ غلام نبی جودھپور ۴۸۰۔ ایم اسمٰعیل
حیدرآباد ۴۸۱۔ طفیل کلکتہ ۴۸۲۔ خالد حسین کڈپہ ۴۸۳۔ محمد عبدالحی حیدرآباد ۴۸۴۔ جلال الدین دہلی ۴۸۵۔ ظہور حسین پیر پہائی ۴۸۶۔ فضل الرحمن فتح پور ۴۸۷۔ رحیم الدین دہلی ۴۸۸۔ شاہجہاں بیگم دہلی ۴۸۹
نرنجن داس نئی دہلی ۴۹۰۔ شاہدہ بی برہان پور ۴۹۱۔ احسن جاوید لکھنؤ ۴۹۲۔ نصرت جہاں لکھنؤ ۴۹۳۔ یاسین مسلم کرلا ۴۹۴۔ وزیر علی مبارک علی جاورہ ۴۹۵۔ نورالاسلام حیدرآباد ۴۹۶۔ جوگندر سنگھ جھریا
۴۹۷۔ گوہر بانو بانکی پور ۴۹۸۔ نور محمد نیمچ کینٹ ۴۹۹۔ گیان چند جالندھر ۵۰۰۔ ظفر شاہ رانچی ۵۰۱۔ نیاز بخش جبل پور ۵۰۲۔ لال محمد کانپور ۵۰۳۔ ساوتری دیوی آگرہ ۵۰۴۔ قمرالنساء شیرآباد ۵۰۵۔ ماجدہ بانو
غازی پور ۵۰۶۔ جاوید نہال کلکتہ ۵۰۷۔ باعلط شاہین بمبئی ۵۰۸۔ عبدالغنی جاورہ ۵۰۹۔ ریوا چند تمر ۵۱۰۔ زوار حسین کانپور ۵۱۱۔ ڈی۔ رام داس حیدرآباد ۵۱۲۔ چھوٹے لال نئی دہلی ۵۱۳۔ وشوا ناتھ نئی دہلی ۵۱۴۔
عبدالرحمن کلیانہ ۵۱۵۔ بشیر احمد حسن ابدال ۵۱۶۔ نسیم اختر گوجرانوالہ ۵۱۷۔ ضیا علی کراچی ۵۱۸۔ فقیر محمد دھنتوڑ ۵۱۹۔ علی ضامن کراچی ۵۲۰۔ شاہدہ بیگم کراچی ۵۲۱۔ عبدالمعید لاہور ۵۲۲۔ محمد قاسم آسنسول ۵۲۳
عزیز احمد لکھنؤ ۵۲۴۔ ریاض احمد کانپور ۵۲۵۔ بی مانک پربھو حیدرآباد ۵۲۶۔ ٹی اے فرید نام پلی ۵۲۷۔ عزیز فاطمہ نشاط رسولی ۵۲۸۔ رحیم النساء کاروان ساہو ۵۲۹۔ فدا حسین تاجا پیٹھ ۵۳۰۔ طاہرہ بیگم الہ آباد
۵۳۱۔ صباحت اللہ رامپور ۵۳۲۔ بھوپندر ناتھ فرید کوٹ ۵۳۳۔ محمد عالم کلکتہ ۵۳۴۔ ضمیر احمد حیدرآباد ۵۳۵۔ تلک راج امرتسر ۵۳۶۔ اختر النساء حیدرآباد ۵۳۷۔ عبدالرحیم بخش شاہ گنج ۵۳۸۔ بی اے رحمن
برہان پور ۵۳۹۔ زبیدہ خاتون حیدرآباد ۵۴۰۔ ہرکشن لال مظفر نگر ۵۴۱۔ موتی رام مظفر نگر ۵۴۲۔ ممتاز الدین کریم نگر ۵۴۳۔ آر۔ آر دوبے اندور ۵۴۴۔ عبدالمجید مالیگاؤں فورٹ ۵۴۵۔ حبیب النساء حیدرآباد۔
۵۴۶۔ ایم ڈی۔ ایس اے خان سکندرآباد ۵۴۷۔ محمد عبداللہ بنارس کینٹ ۵۴۸۔ اے۔ میر ایس حسین حیدرآباد ۵۴۹۔ معراج النساء حیدرآباد ۵۵۰۔ حسین الدین کلکتہ ۵۵۱۔ ایس۔ ایم عمر دار جلنگ ۵۵۲۔ عبدالرزاق کانپور
۵۵۳۔ شبیر حسن بمبئی ۵۵۴۔ توکل حسین جونپور ۵۵۵۔ دیوا رام کھنڈوہ بمبئی ۵۵۶۔ عشرت حیات خیریت آباد ۵۵۷۔ افسر سلیم پونا ۵۵۸۔ مسز بلقیس بیگم کانپور ۵۵۹۔ ساجدہ عباسی گورکھپور ۵۶۰۔ بشارت کریم گیا
۵۶۱۔ کلونت پونا ۵۶۲۔ جلیبہ خاتون ردولی ۵۶۳۔ دولت رام مونٹ آبو ۵۶۴۔ عبدالمجید چپل گوڑہ ۵۶۵۔ شیخ حمید الل قریشی دھنکیڈیہ ۵۶۶۔ محمد حسن جودھپور ۵۶۷۔ مبین احمد ایوت محل ۵۶۸۔ محبوب احمد
دھنکیڈیہ ۵۶۹۔ عبدالغفار کرنول ۵۷۰۔ ڈاکٹر شفیع خانپور ۵۷۱۔ موتی لال مظفر نگر ۵۷۲۔ چیتن لال مظفر نگر ۵۷۳۔ ایم اے قدیر دیوبند ۵۷۴۔ صغریٰ بیگم جمشید پور ۵۷۵۔ اکبر بیا بائی اورنگ آباد ۵۷۶۔
مسز نسیما وصاف بمبئی ۵۷۷۔ سمیع اللہ بمبئی ۵۷۸۔ خلیل شمسی مرادآباد ۵۷۹۔ رفیق احمد دوپے ڈیہہ ۵۸۰۔ قلندر خاں ابہرناتھ ۵۸۱۔ ابوالکلام خاں کراچی ۵۸۲۔ خورشید حسین بہاول نگر ۵۸۳۔ شاہ خاں کراچی
۵۸۴۔ حکیم عثمانی جمیس آباد ۵۸۵۔ عبدالعلی سلانوالی ۵۸۶۔ عبیدالرحمن کراچی ۵۸۷۔ خیرات علی کراچی ۵۸۸۔ عبیداللہ کراچی ۵۸۹۔ بشیر احمد لاہور ۵۹۰۔ مس حبیب دستگیر حیدرآباد ۵۹۱۔ ودیا ساگر مظفر نگر
۵۹۲۔ ایم۔ اے کریم حیدرآباد ۵۹۳۔ عبدالحق برہانپور ۵۹۴۔ ہیرا لال جموں توی ۵۹۵۔ ایم نذیر میسور ۵۹۶۔ خلیل الرحمن امروہہ ۵۹۷۔ شمس سعید سرگودھا ۵۹۸۔ احمد ولی حیدرآباد (سندھ) ۵۹۹۔ اصغر
کراچی ۶۰۰۔ ایس مختار راولپنڈی ۶۰۱۔ نصرت پروین کراچی ۶۰۲۔ غلام محمد شکار صاحب ۶۰۳۔ رفیق احمد دہلی ۶۰۴۔ نرائن داس شکوربستی ۶۰۵۔ سلیم الدین دہلی ۶۰۶۔ لکشمی نرائن دہلی ۶۰۷۔ دیوا چند
نئی دہلی ۶۰۸۔ نظام الدین دہلی ۶۰۹۔ عبدالسلام مرادآباد ۶۱۰۔ محمد اقبال سرگودھا ۶۱۱۔ محمد سلیم کراچی ۶۱۲۔ شیر زماں بگنوتر ۶۱۳۔ محمود الحسن سکھر ۶۱۴۔ عبدالمالک سامان ۶۱۵۔ محمد رفیع سہداد پور ۶۱۶۔ شمیم بانو
حیدرآباد سندھ ۶۱۷۔ عبدالحمید چکوال ۶۱۸۔ ایم اے رشید ڈھاکہ ۶۱۹۔ غلام فاطمہ لاہور کینٹ ۶۲۰۔ جلال الدین ایبٹ آباد ۶۲۱۔ غلام حسین راولپنڈی ۶۲۲۔ عبدالحفیظ اختر قلعہ گوجر سنگھ ۶۲۳۔ بشیر احمد لاہور
۶۲۴۔ غلام علی راولپنڈی ۶۲۵۔ ایس اے غفور کراچی ۶۲۶۔ محمد حسین راولپنڈی ۶۲۷۔ محمد حسن ضیا لاہور ۶۲۸۔ محمد شفیع میاں چنوں ۶۲۹۔ کفیل احمد لاہور ۶۳۰۔ ایم۔ ایم۔ عباسی کراچی ۶۳۱۔ جمیل الدین لاہور
۶۳۲۔ شوکت حسن کراچی ۶۳۳۔ شریف محمد جہلم ۶۳۴۔ مسعود احمد نواب شاہ ۶۳۵۔ حبیب خاں ڈھاکہ ۶۳۶۔ اللہ دتا لاہور ۶۳۷۔ عبدالحمید لاہور ۶۳۸۔ غلام ربانی کراچی ۶۳۹۔ افضل خاں لاہور ۶۴۰۔
عبداللہ تونسہ شریف ۶۴۱۔ ریاست حسین حیدرآباد سندھ ۶۴۲۔ محمد حسن خاں کراچی ۶۴۳۔ محمد لقمان لاہور ۶۴۴۔ عبدالمجید ڈھاکہ ۶۴۵۔ شعیب خاں حیدرآباد ۶۴۶۔ سنور خاتون۔ کلیان ۶۴۷۔ عبدالحمید لاہور
۶۴۸۔ مقبول احمد لاہور ۶۴۹۔ عبداللطیف سیالکوٹ ۶۵۰۔ اقبال محمد کوئٹہ ۶۵۱۔ جمال الدین ڈھاکہ ۶۵۲۔ ضمیر الدین ملتان ۶۵۳۔ الطاف حسین لاہور ۶۵۴۔ سلیم الرحمان چکلالہ ۶۵۵۔ محمد احمد نواب شاہ
۶۵۶۔ شہاب الدین بہاولپور ۶۵۷۔ صابر علی کراچی ۶۵۸۔ نور احمد کراچی ۶۵۹۔ قاسم علی حیدرآباد ۶۶۰۔ سردار احمد لکھنؤ ۶۶۱۔ شمس الحق جھانسی ۶۶۲۔ محمود الٰہی بنارس ۶۶۳۔ نرملا کماری گوالیار ۶۶۴۔ ریاض احمد
کیمبل پور ۶۶۵۔ منزہ حمید لاہور ۶۶۶۔ ولی الحق بیسور ۶۶۷۔ ایم۔ رفیق منڈی مریدکے ۶۶۸۔ تنویر الاسلام کٹک ۶۶۹۔ فصیح الدین ورنگل ۶۷۰۔ محمد فاضل لکھنؤ ۶۷۱۔ امیر احمد امروہہ ۶۷۲۔ محمود
فورٹ کرنول ۶۷۳۔ عبدالواحد حیدرآباد سندھ ۶۷۴۔ عبدالمنعم حیدرآباد سندھ ۶۷۵۔ زرین عذرا کراچی ۶۷۶۔ اقبال بیگم کوئٹہ ۶۷۷۔ صلاح الدین کراچی ۶۷۸۔ عارفہ خاتون کراچی ۶۷۹۔ عبدالقادر خوشاب
۶۸۰۔ عبدالحمید ڈھاکہ ۶۸۱۔ افسر فاطمہ حیدرآباد ۶۸۲۔ ذکر خاتون حیدرآباد ۶۸۳۔ مقیم خاں حیدرآباد ۶۸۴۔ منہاج الدین ناگپور ۶۸۵۔ محمد رفیق لکھنؤ ۶۸۶۔ نرائن داس جالندھر کینٹ ۶۸۷۔ ممتاز احمد

راولپنڈی ۶۸۸۔ ظفر واسطی لاہور کینٹ ۶۸۹۔ وارث خاں کراچی ۶۹۰۔ اسرار احمد کراچی ۶۹۱۔ ڈی اے قریشی کراچی ۶۹۲۔ ساجد علی راولپنڈی ۶۹۳۔ محمد شریف سرگودھا ۶۹۴۔ عبدالکریم لائلپور
۶۹۵۔ غلام مرتضیٰ جہانیاں ۶۹۶۔ ایم۔ وائی۔ بیگ جیکب آباد ۶۹۷۔ نسیم احمد کراچی ۶۹۸۔ گوہر خاں پشاور ۶۹۹۔ راشدہ خانم راولپنڈی ۷۰۰۔ فریدہ خاتون کراچی ۷۰۱۔ محمد نسیم لاہور ۷۰۲۔ عبدالرشید کراچی
۷۰۳۔ شرافت علی کراچی ۷۰۴۔ محمد اسلام راولپنڈی ۷۰۵۔ طاہر حسین کیوڑہ ۷۰۶۔ نور الحق راولپنڈی ۷۰۷۔ محمد حسین کراچی ۷۰۸۔ محمد ایاز کراچی ۷۰۹۔ فہمیدہ خاتون کراچی ۷۱۰۔ اقبال بیگم کراچی ۷۱۱۔ سلیم شاہد گوجرانوالہ
۷۱۲۔ انور حسین کراچی ۷۱۳۔ ایس اے حمید لاہور ۷۱۴۔ فضل کریم لائلپور ۷۱۵۔ محمد احسان وزیرآباد ۷۱۶۔ محمد اسمٰعیل چھانگا مانگا ۷۱۷۔ محمد صادق پشاور ۷۱۸۔ اللہ رکھا لاہور ۷۱۹۔ غلام سرور لائلپور ۷۲۰۔
معراج دین خانیوال ۷۲۱۔ محمد دین ایبٹ آباد ۷۲۲۔ تاج بیگم ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۷۲۳۔ شفیع خاں لاہور کینٹ ۷۲۴۔ ریاض احمد کاکول ۷۲۵۔ محمد شفیع ایبٹ آباد ۷۲۶۔ محمد انیس کراچی ۷۲۷۔ محمد لطیف
راولپنڈی ۷۲۸۔ محمد سعید کوئٹہ ۷۲۹۔ ارشد بی بی کامرہ کلاں ۷۳۰۔ حلیم بیگ ٹنڈو اللہ یار ۷۳۱۔ رضا تاج بی بی ایبٹ آباد ۷۳۲۔ اعجاز حسین کراچی ۷۳۳۔ غلام سرور ایبٹ آباد ۷۳۴۔ امجد علی حیدرآباد
۷۳۵۔ ع۔ ق۔ بیگم حیدرآباد سندھ ۷۳۶۔ حسن علی انکاپلی ۷۳۷۔ عبدالرشید کراچی ۷۳۸۔ منظور حیدر تلہ گنگ ۷۳۹۔ ایم یٰسین راولپنڈی ۷۴۰۔ بیگم مبارک علی کراچی ۷۴۱۔ تاج محمد راولپنڈی ۷۴۲۔ عبدالصمد
حیدرآباد سندھ ۷۴۳۔ شاہدہ بیگم راولپنڈی ۷۴۴۔ غیاث الدین نواب شاہ ۷۴۵۔ نادر خاں اروگی ۷۴۶۔ عبدالمجید گھوٹکی سندھ ۷۴۷۔ نظر عباس کراچی ۷۴۸۔ عبداللہ شہداد پور
۷۴۹۔ محمد رفیق ملکوال ۷۵۰۔ محمد شریف لاہور ۷۵۱۔ انوار حسن لاہور ۷۵۲۔ عظیم شائق لاہور ۷۵۳۔ عبدالواحد لاہور ۷۵۴۔ سلمیٰ اختر لاہور ۷۵۵۔ فضل محمد لاہور ۷۵۶۔ عبدالماجد لاہور ۷۵۷۔ توصیف بیگم جھنگ مگھیانہ ۷۵۸۔ محمد جمیل لاہور
۷۵۹۔ دلاور حسین لاہور ۷۶۰۔ محمد علی کراچی ۷۶۱۔ تاج الملوک بنوں ۷۶۲۔ محمد شفیع لاہور ۷۶۳۔ اشتیاق رسول کراچی ۷۶۴۔ محمد اقبال لاہور ۷۶۵۔ سیف اللہ خالد ٹنڈو آدم ۷۶۶۔ ہارون الرشید پشاور ۷۶۷۔ مشتاق احمد
سرگودھا ۷۶۸۔ محبوب الٰہی احمد پور ۷۶۹۔ غلام رسول لائلپور ۷۷۰۔ پرکاش چند آگرہ ۷۷۱۔ ڈاکٹر اختر راولپنڈی ۷۷۲۔ مسٹر ڈیلو خاں گل راولپنڈی ۷۷۳۔ ایم اے رحمٰن رانی گنج ۷۷۴۔ نند لال میر آگرہ ۷۷۵۔ ارملا دیوی
بہرائچ ۷۷۶۔ محمد حنیف فتح گڑھ ۷۷۷۔ مجید خدابخش بھیونڈی ۷۷۸۔ ضیاء الحسن ملیح آباد ۷۷۹۔ مولا بخش بھیٹری ۷۸۰۔ نصیر النساء حیدرآباد ۷۸۱۔ ضیاء محمد نوشہرہ ۷۸۲۔ نسیم فرحت ملتان ۷۸۳۔ علی اکبر گوجرخاں ۷۸۴۔ محمد تقی
الدین کراچی ۷۸۵۔ زیب النساء کراچی ۷۸۶۔ یو ایم انصاری کراچی ۷۸۷۔ منظور الٰہی لاہور ۷۸۸۔ شفقت اللہ لاہور ۷۸۹۔ ایم اسلم درانی کراچی ۷۹۰۔ ایس ایچ شیرازی راولپنڈی ۷۹۱۔ محمد اسلم عباس کراچی ۷۹۲۔
وسیم خاں کراچی ۷۹۳۔ بلاغت حسین کراچی ۷۹۴۔ ظفر اقبال سرگودھا ۷۹۵۔ محمد یونس کراچی ۷۹۶۔ اکبر علی راولپنڈی ۷۹۷۔ محمد فاضل سیالکوٹ ۷۹۸۔ تاج الدین منڈی بوریوالا ۷۹۹۔ محمد اسلم بہاولپور ۸۰۰۔ یاسمین
این اروڑہ کراچی ۸۰۱۔ نور محمد گجرات ۸۰۲۔ علی احمد بجواڑہ ۸۰۳۔ محبوب حسین لکی ۸۰۴۔ وسیم ہاشمی کراچی ۸۰۵۔ یاسمین قمر الدین کراچی ۸۰۶۔ نوازش علی لاہور ۸۰۷۔ محمد سراج الحسن کراچی ۸۰۸۔ حبیب اللہ لاہور ۸۰۹۔ حاجی محمد
حیدرآباد سندھ ۸۱۰۔ محمد ایم کراچی ۸۱۱۔ بشیر حسن کراچی ۸۱۲۔ محمد اقبال پال لاہور ۸۱۳۔ محمد یوسف راولپنڈی ۸۱۴۔ جہاں آرا انور احمد ٹنڈو اللہ یار ۸۱۵۔ محمد سلیمان تاندلیانوالہ ۸۱۶۔ شمس دین غلام حسین حیدرآباد سندھ ۸۱۷۔
محمد عنایت لاہور ۸۱۸۔ محمود جان پشاور ۸۱۹۔ رحمت اللہ خانیوال ۸۲۰۔ وقار الحسن کراچی ۸۲۱۔ عبدالعزیز ہری پور ۸۲۲۔ محمد فاروق طارق کوہاٹ ۸۲۳۔ بلقیس جہاں گگو منڈی ۸۲۴۔ رجب علی کراچی ۸۲۵۔ ایم اے بیگ
احمد راولپنڈی ۸۲۶۔ غلام رسول ایبٹ آباد ۸۲۷۔ سوائیل چند مسیح لائلپور ۸۲۸۔ محمد عبدالسلام کراچی ۸۲۹۔ محمد صدیق سرگودھا ۸۳۰۔ عزیز الرحمٰن لفٹ ۸۳۱۔ عبدالعزیز لاہور ۸۳۲۔ برکت مسیح کراچی ۸۳۳۔ محمد افضال احمد
ٹوبہ ٹیک سنگھ ۸۳۴۔ عبدالصمد پشاور ۸۳۵۔ اسمٰعیل رحیم بھائی کراچی ۸۳۶۔ اکرام علی کراچی ۸۳۷۔ شمشاد علی لاہور ۸۳۸۔ نور الدین طیب علی کراچی ۸۳۹۔ ایف ایم شاد بھوانہ ۸۴۰۔ حسین شاہ ملتان ۸۴۱۔ محمد حسین
راولپنڈی ۸۴۲۔ بیگم صابر علی کراچی ۸۴۳۔ قادر بخش لاہور ۸۴۴۔ اشرف علی راولپنڈی ۸۴۵۔ بیگم طاہر منڈی بہاؤالدین ۸۴۶۔ محمد اسمٰعیل گرب ۸۴۷۔ محمد سعید اللہ بہاولپور ۸۴۸۔ بہادر گل کیمبلپور ۸۴۹۔ سلطان مسعود
کراچی ۸۵۰۔ حشمت علی کراچی ۸۵۱۔ گل جان پشاور ۸۵۲۔ رضیہ سلطان ڈھاکہ ۸۵۳۔ انور مشہدی بھوال ۸۵۴۔ شمیم قمر ماڑی پور ۸۵۵۔ عبدالمالک لاہور ۸۵۶۔ صلاح الدین لاہور ۸۵۷۔ مبین لاہور ۸۵۸۔ فضل کریم
راولپنڈی ۸۵۹۔ نور علی مردان ۸۶۰۔ رشید احمد کراچی ۸۶۱۔ عبدالرؤف کراچی ۸۶۲۔ محمد حسین کراچی ۸۶۳۔ عبدالستار بنوں ۸۶۴۔ اختر علی کراچی ۸۶۵۔ حفیظ احمد کراچی ۸۶۶۔ الطاف حسین پشاور ۸۶۷۔ تجمل خانپور
۸۶۸۔ ایم اے وددو راولپنڈی ۸۶۹۔ عبدالرحیم لاہور ۸۷۰۔ محمد نذیر راولپنڈی ۸۷۱۔ افضال راولپنڈی ۸۷۲۔ محمد یوسف کراچی ۸۷۳۔ شمس النساء کراچی ۸۷۴۔ جان محمد ڈوکری ۸۷۵۔ علی عباس خانیوال ۸۷۶۔
حسن علی کراچی ۸۷۷۔ فخر اللہ کراچی ۸۷۸۔ موتی چند میر پور خاص ۸۷۹۔ محمد شفیع راولپنڈی ۸۸۰۔ رفیق جہاں کراچی ۸۸۱۔ اختر مسعود راولپنڈی ۸۸۲۔ محمد رفیع کراچی ۸۸۳۔ کبیر الدین کراچی ۸۸۴۔ ظفر محمد حیدرآباد سندھ
۸۸۵۔ شگفتہ پروین کراچی ۸۸۶۔ ایم یاسین کراچی ۸۸۷۔ محمد حنیف سرگودھا ۸۸۸۔ عبدالستار کراچی ۸۸۹۔ محمد اسلم سکھر ۸۹۰۔ ثریا خانم کراچی ۸۹۱۔ احسان الحق راولپنڈی ۸۹۲۔ ریاض علی ملتان ۸۹۳۔ عشرت جہاں کراچی
۸۹۴۔ عتیق احمد نوشہرہ ۸۹۵۔ بسنت عزیز ڈیرہ غازی خان ۸۹۶۔ عبدالستار سکھر ۸۹۷۔ بیگم تحمینہ کراچی ۸۹۸۔ اسرار الوہاب لاہور ۸۹۹۔ محمد حسن مردان ۹۰۰۔ کمال الدین کراچی ۹۰۱۔ بشریٰ جبین راولپنڈی ۹۰۲۔ اکرم
حیدرآباد سندھ ۹۰۳۔ عظیم کراچی ۹۰۴۔ محمد علی کراچی ۹۰۵۔ غلام ربانی کراچی ۹۰۶۔ امین الدین سکھر ۹۰۷۔ آمنہ بی بنگلور ۹۰۸۔ اخلاق کراچی ۹۰۹۔ مشتاق احمد اٹک ۹۱۰۔ بہر دیال ڈیرہ منڈی ۹۱۱۔ محمد زکریا
مالیگاؤں ۹۱۲۔ شعیب احمد امروہہ ۹۱۳۔ شمس الحسن بہاولپور ۹۱۴۔ خالدہ بیگم کراچی ۹۱۵۔ محمد اسحاق گوجرانوالہ ۹۱۶۔ محمد تقی کراچی ۹۱۷۔ شاہ سلطان لاہور ۹۱۸۔ محمد عمر ایبٹ آباد ۹۱۹۔ محمد اکبر راولپنڈی ۹۲۰۔ جبار اختر لاہور
۹۲۱۔ رحیم خاں کراچی ۹۲۲۔ حبیب الرحمٰن کراچی ۹۲۳۔ عبدالستار راولپنڈی ۹۲۴۔ عبدالکریم حیدرآباد سندھ ۹۲۵۔ احمد عزیب لاہور ۹۲۶۔ رستم جیکب آباد ۹۲۷۔ وحید الدین پشاور ۹۲۸۔ عاشق علی جیکب آباد
۹۲۹۔ محمد شریف ٹنگ پور ۹۳۰۔ محمد مسعود وزیرآباد ۹۳۱۔ زاہد لطیف بھیرہ ۹۳۲۔ خلیل الرحمٰن نوتخ سرائے ۹۳۳۔ حسینہ تاج ہری پور ۹۳۴۔ خلیق الزمان شاہپور جاجا پتہ ۹۳۵۔ رابعہ خاتون کراچی ۹۳۶۔ محمد شریف
گوجرخاں ۹۳۷۔ ایس ایم احمد کراچی ۹۳۸۔ نور بخش بنوں ۹۳۹۔ عبدالجلیل لاہور ۹۴۰۔ محمد رفیق ملتان ۹۴۱۔ رحمت شاہ راولپنڈی ۹۴۲۔ نامدار خاں سرگودھا ۹۴۳۔ فضل الدین حضرو ۹۴۴۔ عبداللطیف سیالکوٹ
۹۴۵۔ امام الدین حیدرآباد سندھ ۹۴۶۔ محفوظ علی راولپنڈی ۹۴۷۔ محمد یعقوب گجرات ۹۴۸۔ محمد جلیل کراچی ۹۴۹۔ قمر عادل لاہور ۹۵۰۔ غلام محمد لاہور ۹۵۱۔ عبدالرزاق کیمبلپور ۹۵۲۔ کابل خان کراچی ۹۵۳۔
اے لطیف کراچی ۹۵۴۔ عبدالغفور ملکاپور ۹۵۵۔ ایس آر علی ماڑی انڈس ۹۵۶۔ عابدہ سلطانہ کراچی ۹۵۷۔ محمد رستم مانسہرہ ۹۵۸۔ محمد زمان گوجرخان ۹۵۹۔ عبدالغنی راولپنڈی ۹۶۰۔ میر مقبول اٹک ۹۶۱۔
فتح یاب لائلپور ۹۶۲۔ اقبال کریم کراچی ۹۶۳۔ بیگم ایم ایل کراچی ۹۶۴۔ غلام ربانی کراچی ۹۶۵۔ عبدالمجید کراچی ۹۶۶۔ مبین خان بگنور ۹۶۷۔ وجیہت سلطان نوشہرہ ۹۶۸۔ ایم اے سبحان سہارنپور
۹۶۹۔ محمد شفیع منٹگمری ۹۷۰۔ محمد فاروق کراچی ۹۷۱۔ محمد حسن لاہور ۹۷۲۔ رانا شریف ملتان ۹۷۳۔ اکبری بیگم راولپنڈی ۹۷۴۔ مشیر احمد لاہور ۹۷۵۔ کامل خان کراچی ۹۷۶۔ نجم آرا کراچی ۹۷۷۔ ہاشم علی کراچی
۹۷۸۔ اللہ دتہ پشاور ۹۷۹۔ رحمت خان کراچی ۹۸۰۔ عبدالرحمٰن لاہور ۹۸۱۔ عبدالرحمٰن کراچی ۹۸۲۔ ایم رفیق منڈی مریدکے ۹۸۳۔ رضیہ سلطانہ سرگودھا ۹۸۴۔ محمد انور سرگودھا ۹۸۵۔ شیخ حسین لاہور
۹۸۶۔ رضیہ بیگم راولپنڈی ۹۸۷۔ مفرح شاہ نوشہرہ کلاں ۹۸۸۔ اوم پرکاش بیکانیر ۹۸۹۔ محمد شکور بنارس ۹۹۰۔ لیاقت علی کانپور ۹۹۱۔ محمد حسین برہم پور ۹۹۲۔ کے آر بیج سنگھ ہوشیار پور ۹۹۳۔ منظور الحق
فیض آباد ۹۹۴۔ عرفان فیض پور ۹۹۵۔ محمد مصطفیٰ مالیگاؤں ۹۹۶۔ نور محمد جہری ۹۹۷۔ دیال چند جالندھر ۹۹۸۔ غلام یاسین کاغذنگر ۹۹۹۔ جمنا پرشاد دلدار نگر ۱۰۰۰۔ عبدالسلام احمد آباد۔
۱۰۰۱۔ امتیاز احمد راولپنڈی ۱۰۰۲۔ عبدالمجید پشاور ۱۰۰۳۔ محمود احمد گجرات ۱۰۰۴۔ کرم الٰہی منٹگمری ۱۰۰۵۔ مظہر حسین کراچی ۱۰۰۶۔ غلام رسول ملتان ۱۰۰۷۔ امتیاز احمد لاہور ۱۰۰۸۔ غلام سرور بہاولپور ۱۰۰۹۔ محمد لطیف
لاہور ۱۰۱۰۔ نصیر اختر سیالکوٹ ۱۰۱۱۔ ایم عبداللہ لاہور ۱۰۱۲۔ خیر النساء کراچی ۱۰۱۳۔ عبدالقادر دھرم پورہ ۱۰۱۴۔ شہزادی ورنگل ۱۰۱۵۔ احمد رضا سندیلہ ۱۰۱۶۔ محمد اسلام پٹنہ ۱۰۱۷۔ عبدالغنی راولپنڈی ۱۰۱۸۔
بشیر الیس کراچی ۱۰۱۹۔ فضل کریم کیمبلپور ۱۰۲۰۔ محمود یونس نوشہرہ ۱۰۲۱۔ اختر محمد جلال پور پیروالا ۱۰۲۲۔ رب نواز بل کسر ۱۰۲۳۔ محمد اقبال ایبٹ آباد ۱۰۲۴۔ عبدالحفیظ کوئٹہ ۱۰۲۵۔ مصباح الحسن سکھر ۱۰۲۶۔ محمود ملک
لائلپور ۱۰۲۷۔ قادر بخش کراچی ۱۰۲۸۔ شفیع محمد ملتان ۱۰۲۹۔ نسیم اختر لائلپور ۱۰۳۰۔ قاسم حسین کراچی ۱۰۳۱۔ حسن علی سمندری ۱۰۳۲۔ عبدالحمید پشاور ۱۰۳۳۔ اے عماد نوابی راولپنڈی ۱۰۳۴۔ آفتاب زماں مانکپور
۱۰۳۵۔ محمد عثمان نرل ۱۰۳۶۔ آر ایس اسیر جالندھر ۱۰۳۷۔ مبارک حسین جگدل ۱۰۳۸۔ شمیم بانو پیلی بھیت ۱۰۳۹۔ شری چند امرتسر ۱۰۴۰۔ نور محمد غازی پور ۱۰۴۱۔ نظیر الدین جھریا ۱۰۴۲۔ عامر بن عبود حیدرآباد ۱۰۴۳۔
چمن لال بارہ مولا ۱۰۴۴۔ عبدالمجید حیدرآباد ۱۰۴۵۔ اکبر جانی گلبرگہ ۱۰۴۶۔ غلام صابر بھٹنڈہ ۱۰۴۷۔ برکت علی اوکاڑہ ۱۰۴۸۔ عارف نسیم کراچی ۱۰۴۹۔ برام ساہی گولا گوکرن ناتھ ۱۰۵۰۔ ابو سعید رامنا ۱۰۵۱۔
مولا بخش کراچی ۱۰۵۲۔ محمد نبی ردولی ۱۰۵۳۔ ایم ایل شرما کلکتہ ۱۰۵۴۔ شوکت علی درو ۱۰۵۵۔ محمد بشیر میرٹھ ۱۰۵۶۔ تصویر جمال بریلی ۱۰۵۷۔ ایم این فضل حیدرآباد ۱۰۵۸۔ ساجد علی لاہور ۱۰۵۹۔ فرحت جبیں
حیدرآباد ۱۰۶۰۔ مشتاق احمد فورٹ عباس ۱۰۶۱۔ خاور پرویز لاہور ۱۰۶۲۔ احسان علی نواب شہر ۱۰۶۳۔ اے جبار کراچی ۱۰۶۴۔ ایس اے حمید لائلپور ۱۰۶۵۔ مس اختر سیالکوٹ ۱۰۶۶۔ محمد حسین پونہ ۱۰۶۷۔ عبدالرشید

ساگری ۔ ۱۰۶۸ ۔ نفیس الحسن سکھر ۱۰۶۹ ۔ زوار نفیس چیچہ وطنی روڈ ۱۰۷۰ ۔ محمد افضل ملتان شہر ۱۰۷۱ محمد یوسف لاہور ۱۰۷۲ رحمت علی لاہور ۱۰۷۳ محمد رفیق راولپنڈی ۱۰۷۴ آمنہ خاتون لاہور ۱۰۷۵ اکبر دراز اورنگ آباد
۱۰۷۶ رضیہ سلطانہ راولپنڈی ۱۰۷۷ افتخار الدین بھوپال ۱۰۷۸ وصی احمد سندیلہ ۱۰۷۹ احسن الدین سادورہ ۱۰۸۰ نصیر الدین بجبرہ ۱۰۸۱ شعبان قریشی مالیگاؤں ۱۰۸۲ ایس۔ اے۔ احمد باگی پورہ ۱۰۸۳
مطلوب علی بہرائچ ۱۰۸۴ عبدالعلیم سیتاپور ۱۰۸۵ جمیل احمد گورکھپور ۱۰۸۶ دولت خان عدن ۱۰۸۷ نظام الدین حیدرآباد ۱۰۸۸ قمرالزماں جہانگیر گنج ۱۰۸۹ ممتاز بانو سکندرآباد ۱۰۹۰ حمید اللہ بیجاپور ۱۰۹۱
نعیمہ سرور دمن ۱۰۹۲ چمن لال کرنال ۱۰۹۳ شیو لنگیا یادگیر ۱۰۹۴ کانشی رام میرٹھ کینٹ ۱۰۹۵ بشیر الدین شہادرہ ۱۰۹۶ ضیاالحسن بھوپال ۱۰۹۷ کنیز فاطمہ محبوب آباد ۱۰۹۸ محمد غوث حیدرآباد ۱۰۹۹ اسید محمد
میرٹھ ۱۱۰۰ احمد یامین نگینہ ۱۱۰۱ عظمت علی ملتان چھاؤنی ۱۱۰۲ عنایت علی کالوخورد ۱۱۰۳ امیر بخش سرگودھا ۱۱۰۴ سردار علی سرگودھا ۱۱۰۵ محمد بشیر لاہور ۱۱۰۶ نظام الدین کراچی ۱۱۰۷ اظفر حسین لاہور ۱۱۰۸
عبدالغفور کھوکھراپار ۱۱۰۹ افتخار احمد راولپنڈی ۱۱۱۰ بدرالدین کراچی ۱۱۱۱ ہاشمی کراچی ۱۱۱۲ نجم الہدیٰ کراچی ۱۱۱۳ عبداللہ فتح جنگ ۱۱۱۴ عشرت حسین لاڑکانہ ۱۱۱۵ آل حسن کراچی ۱۱۱۶ ایس۔ ایم۔ بی کراچی ۱۱۱۷
عبدالستار لاہور ۱۱۱۸ عبدالمجید پشاور ۱۱۱۹ عزیزہ کبریائی لاہور ۱۱۲۰ محی الدین رسالپور ۱۱۲۱ رشیدہ خانم تلہ گنگ ۱۱۲۲ معراج الدین ملتان شہر ۱۱۲۳ کاپل رحیم کراچی ۱۱۲۴ محمد نذر سرگودھا ۱۱۲۵ عبدالواحد
راولپنڈی ۱۱۲۶ قیصر ثریا گوجرانوالہ ۱۱۲۷ یسین احمد لاڑکانہ ۱۱۲۸ حیات محمد کرمار ۱۱۲۹ اللہ بخش ڈہرکی ۱۱۳۰ عمر خطاب رسالپور ۱۱۳۱ محمد یونس حیدرآباد ۱۱۳۲ جمیل احمد صدر کینٹ ۱۱۳۳ شمس الرحمٰن نواں شہر
۱۱۳۴ عقیل احمد کراچی ۱۱۳۵ محمد اسلم کراچی ۱۱۳۶ عبدالسمیع کراچی ۱۱۳۷ سعید اللہ لاہور ۱۱۳۸ غلام حسین اوکاڑہ ۱۱۳۹ عبدالمجید سیالکوٹ چھاؤنی ۱۱۴۰ مظہر حسین خیرپور ۱۱۴۱ کامران مرزا راولپنڈی ۱۱۴۲ ممتاز بیگم
جہلم ۱۱۴۳ مہرالدین کراچی ۱۱۴۴ شمس الحسن کراچی ۱۱۴۵ راحت حسین نوشہرہ کینٹ ۱۱۴۶ محمد اشرف سنبھل ۱۱۴۷ آئی۔ ایچ۔ قریشی علیگڈھ ۱۱۴۸ نند لال علیگڈھ ۱۱۴۹ نسیم سحری سیونی ۱۱۵۰ محمد ادریس بھوپال
۱۱۵۱ اسعد صدیقی پشاور شہر ۱۱۵۲ اسمٰعیل جمال الدین کراچی ۱۱۵۳ شریف احمد راولپنڈی کیمپ ۱۱۵۴ محمد یٰسین جات ۱۱۵۵ شمس الدین کراچی ۱۱۵۶ محمد ایوب جہلم ۱۱۵۷ منظور حسین چک جی۔ بی۔
۱۱۵۸ برکت علی شیخوپورہ ۱۱۵۹ ظفر احمد کیمبل پور ۱۱۶۰ عبدالمجید ٹنڈو اللہ یار ۱۱۶۱ مبارک علی لاہور کینٹ ۱۱۶۲ محمد حسن سکھر ۱۱۶۳ عبداللہ ہو کینٹ ۱۱۶۴ نجم النسا اللہ نتی ۱۱۶۵ عطا محمد راولپنڈی ۱۱۶۶ رفیق احمد
لائلپور ۱۱۶۷ امیر الدین لاہور ۱۱۶۸ محمودہ خاتون کراچی ۱۱۶۹ منظور الٰہی منڈی بھلوال ۱۱۷۰ عبدالوحید لاہور ۱۱۷۱ غلام مصطفےٰ لاہور ۱۱۷۲ محمد حسین کیمبلپور ۱۱۷۳ محمد امین کراچی ۱۱۷۴ تاج محمد ملک وال ۱۱۷۵
سلطان جہاں ٹنڈو آدم ۱۱۷۶ محمود حسن مردان شہر ۱۱۷۷ فریدہ مراد سیالکوٹ ۱۱۷۸ اللہ دتہ انصاری گوجرانوالہ ۱۱۷۹ شہنشاہی بیگم مردان ۱۱۸۰ محمد اصغر میانوالی ۱۱۸۱ یعقوب شاہ لائلپور ۱۱۸۲ ایس۔ ایل۔ سنگھ
پشاور ۱۱۸۳ اصغر علی لاہور کینٹ ۱۱۸۴ اکرم علی چیلہ ۱۱۸۵ عبدالقادر پشاور سٹی ۱۱۸۶ نذیر بن ابراہیم گوجرانوالہ ۱۱۸۷ تلسی داس سکھر ۱۱۸۸ محمد علی ملکے ال ۱۱۸۹ عبدالسلام لائلپور ۱۱۹۰ عبدالمجید کراچی۔
۱۱۹۱ نواز خاں کراچی ۱۱۹۲ سراج الحق کراچی ۱۱۹۳ محمد طفیل جڑانوالہ ۱۱۹۴ محبوب بمبئی ۱۱۹۵ اللہ بخش عثمان آباد ۱۱۹۶ آر بیگم سہارنپور ۱۱۹۷ شوکت علی نارائن پیٹھ ۱۱۹۸ سیف الدین جین ۱۱۹۹ نور محمد گورکھپور
۱۲۰۰ امیر اقی گورکھپور ۱۲۰۱ اقبال احمد بلیا ۱۲۰۲ ضامن علی کراچی ۱۲۰۳ فرید احمد کاکول ۱۲۰۴ پرویز اکبر کراچی ۱۲۰۵ غلام مرتضےٰ راولپنڈی ۱۲۰۶ محمد امین گوجرانوالہ ۱۲۰۷ اصلاح الدین لاہور ۱۲۰۸ لاجر جا
پشاور ۱۲۰۹ ممتاز جہاں لاہور ۱۲۱۰ جاوید اختر ٹنڈو آدم ۱۲۱۱ حیات علی کراچی ۱۲۱۲ سیدہ بیگم کراچی ۱۲۱۳ عنصر حسین جھنگ ۱۲۱۴ لعل محمد کوہاٹ ۱۲۱۵ امت القدیر لاہور ۱۲۱۶ محمد یعقوب سیالکوٹ ۱۲۱۷
محمد ابراہیم ملتان ۱۲۱۸ محمود الحسن ایبٹ آباد ۱۲۱۹ پروین خانم بھیوڑہ ۱۲۲۰ جعفر عباس راولپنڈی ۱۲۲۱ سعید محمد سیالکوٹ ۱۲۲۲ افتخار علی حیدرآباد سندھ ۱۲۲۳ مصطفےٰ کمال ٹنڈو آدم ۱۲۲۴ ضیاء اللہ کراچی۔
۱۲۲۵ عبدالحکیم اسلام پور ۱۲۲۶ نذیر احمد جبلپور ۱۲۲۷ محمود حیدرآباد ۱۲۲۸ جہاں آرا اندرانی ۱۲۲۹ سورج بالا باپور ۱۲۳۰ روندر سنگھ سلیگری ۱۲۳۱ من موہن امرتسر ۱۲۳۲ محمد یٰسین ناگپور ۱۲۳۳ شمیم بیگم
کراچی ۱۲۳۴ بی۔ اے۔ جوہر لاہور ۱۲۳۵ عبدالستار کراچی کینٹ ۱۲۳۶ محمد یونس راولپنڈی ۱۲۳۷ نفیس احمد کوٹری ۱۲۳۸ ظفر اقبال لاہور ۱۲۳۹ ایس۔ ایم۔ ہاشم ڈھاکہ ۱۲۴۰ اقبال اختر لاہور ۱۲۴۱
آفتاب احمد کراچی ۱۲۴۲ ایس۔ ایچ۔ زیدی لکھنؤ ۱۲۴۳ اختر بیگم یادگیر ۱۲۴۴ ڈبلو۔ ایم۔ صدیقی کانپور ۱۲۴۵ ضمیر احمد بریلی ۱۲۴۶ کاشی رام کانپور ۱۲۴۷ ظہور علی اورنگ آباد ۱۲۴۸ عبدالرحمٰن
۱۲۴۹ شاہد احمد بھیرٹی ۱۲۵۰ سعید احمد مئوناتھ بھنجن ۱۲۵۱ ابوبکر مئوناتھ بھنجن ۱۲۵۲ عبدالرزاق پٹھانکوٹ ۱۲۵۳ انیس بیگم میرٹھ کینٹ ۱۲۵۴ منصور حسین سنبھل ۱۲۵۵ محمد شفیع لاہور ۱۲۵۶ محمد اسلم لاہور کینٹ
۱۲۵۷ محمد عمر کراچی ۱۲۵۸ عبدالحق لائلپور ۱۲۵۹ عبدالاسد وزیرآباد ۱۲۶۰ نظام الدین کراچی ۱۲۶۱ اصلاح الدین لاہور ۱۲۶۲ عبدالصمد حیدرآباد سندھ ۱۲۶۳ تنویر حسین ایبٹ آباد ۱۲۶۴ نواب
شجاع کراچی ۱۲۶۵ اسلم خاں مری ۱۲۶۶ اصغر شاہ واہ کیمپ ۱۲۶۷ عبدالعزیز حیدرآباد سندھ ۱۲۶۸ ضیاء الدین کراچی ۱۲۶۹ محمد اشرف لاہور ۱۲۷۰ رحمٰن علی حیدرآباد ۱۲۷۱ فیاض احمد قصور ۱۲۷۲
ظہیر ٹنڈو آدم ۱۲۷۳ محبوب علی اورنگ آباد ۱۲۷۴ صابرہ خاتون ہنگاؤں ۱۲۷۵ کندن لال مولی ۱۲۷۶ مسز مہربان علی کراچی ۱۲۷۷ امیر خاں لودھراں ۱۲۷۸ ادریس کراچی ۱۲۷۹ عبدالمجید کوہاٹ ۱۲۸۰
سرفراز احمد حیدرآباد سندھ ۱۲۸۱ منظور حسین کراچی ۱۲۸۲ ذوالفقار علی لاہور ۱۲۸۳ نفیسہ بہاولپور ۱۲۸۴ احسن الدین خوشاب ۱۲۸۵ افضل کریم کوٹری ۱۲۸۶ محمد احمد کراچی ۱۲۸۷ دین محمد حبیب آباد۔
۱۲۸۸ ایم۔ ڈی۔ الحق بناسی ہاٹ ۱۲۸۹ الحق خاں پٹنہ سٹی ۱۲۹۰ منظور احمد کراچی ۱۲۹۱ منشی رام سیتاپور سٹی ۱۲۹۲ عبدالرشید چیچہ وطنی ۱۲۹۳ جے۔ ایم۔ خاں کراچی ۱۲۹۴ عائشہ سگو کوئٹہ ۔ ۱۲۹۵ ۔
عبدالرشید منڈی راہونٹہ ۱۲۹۶ فرحت ریحانہ حیدرآباد ۱۲۹۷ مصطفےٰ خاں نگینہ ۱۲۹۸ اختر رشید پٹنہ ۱۲۹۹ آسیہ خاتون قنوج ۱۳۰۰ فرید الحق الہ آباد ۱۳۰۱ بیگم محمد بشیر لکشمی پور ۱۳۰۲ منوہر سنگھ امرتسر
۱۳۰۳ شمشاد حسین بریلی ۱۳۰۴ اختر حسین فتحپور ۱۳۰۵ نفیسہ خاتون بہار شریف ۱۳۰۶ سوہن لال لکھا دیں ۱۳۰۷ عبدالغنی حیدرآباد سندھ ۱۳۰۸ جمیل احمد لاہور سٹی ۱۳۰۹ میر حسین اورنگ آباد ۱۳۱۰
بشیر احمد علیگڈھ ۱۳۱۱ غلام محمود نارائن پیٹھ ۱۳۱۲ پرکاش چندر امرتسر ۱۳۱۳ بسونت راؤل بھیڑ ۱۳۱۴ بشیر علی ہنگنڈہ ۱۳۱۵ عبدالشکور کانپور ۱۳۱۶ ایس۔ لکشمیا وڈیارم ۱۳۱۷ منیر احمد بمبئی ۱۳۱۸
رضا الدین جمشید پور ۱۳۱۹ حبیب الرحمٰن لمانیہ ۱۳۲۰ حسن خاں بھاگل پور سٹی ۱۳۲۱ صوفیہ سلطانہ نہال گڈھ ۱۳۲۲ اقبال سلطانہ ملک ۱۳۲۳ محمد ابراہیم شرح آباد ۱۳۲۴
بدرالدجیٰ دمکاہ ۱۳۲۵ عبدالحلیم شہزادپور ۱۳۲۶ نظام الدین الہ آباد ۱۳۲۷ صغیر احمد لکھنؤ ۱۳۲۸ محمد فاروق مئوناتھ بھنجن ۱۳۲۹ سلطان جہاں کانپور ۱۳۳۰ نقیر علی ایبٹ آباد ۱۳۳۱ عبدالخالق کراچی
۱۳۳۲ جان محمد ملتان چھاؤنی ۱۳۳۳ گوروبخش لال کریاں ۱۳۳۴ امیر بخش فتحپور سیکری ۱۳۳۵ شاکر علی ایٹمی ۱۳۳۶ بملا دیوی کسولی ۱۳۳۷ ایم۔ ایچ۔ ہمدانی کراچی ۱۳۳۸ امیر بانو گمبٹ ۱۳۳۹ محمد عبداللہ
لاہور ۱۳۴۰ محمد صادق لاہور ۱۳۴۱ ظفر علی سرائے صالح ۱۳۴۲ عقیلہ خاتون بہاولپور ۱۳۴۳ شبیر حسین مرادآباد ۱۳۴۴ عبدالقدوس بھیرٹی ۱۳۴۵ منظور الدین دھامن گاؤں ۱۳۴۶ امین اظہر کھنڈگاؤں۔
۱۳۴۷ کیول کرشن امرتسر ۱۳۴۸ اسلام بیگ بمبئی ۱۳۴۹ ایم۔ اے۔ قاضی بہاولپور ۱۳۵۰ حسین الدین لاہور ۱۳۵۱ کاشی پرشاد لکھنؤ ۱۳۵۲ ایم اسلم سرگودھا ۱۳۵۳ عبداللہ خاں شکارپور سندھ
۱۳۵۴ بشیر احمد باناپور ۱۳۵۵ محمد اسحاق جگتدل ۱۳۵۶ زبیدہ عابد بمبئی ۱۳۵۷ عبدالعزیز برہانپور ۱۳۵۸ بشیر خاں شہادرہ ۱۳۵۹ عبدالعزیز ساپچی ۱۳۶۰ مونو رام کرنال ۱۳۶۱ رئیس احمد بھوجپور ۱۳۶۲
زینب بیگم حیدرآباد ۱۳۶۳ فیاض علی حیدرآباد ۱۳۶۴ نور محمد ڈہرپور ۱۳۶۵ عبداللہ سالگر سٹی ۱۳۶۶ ایم۔ این۔ کیانی کرسی ۱۳۶۷ امان الدین شہادرہ ۱۳۶۸ ریارام بجنور ۱۳۶۹ عسکری حسین حیدرآباد
۱۳۷۰ محمد شفیع سرینگر ۱۳۷۱ ڈوکن بجارے وی سابو بیسے لداخ ۱۳۷۲ عبدالوہاب خورجہ ۱۳۷۳ انیس احمد سرپور ٹاؤن ۱۳۷۴ عبدالعلیم بھیمڑی ۱۳۷۵ آتما رام سرینگر ۱۳۷۶ بدرالحسن رائے بریلی ۱۳۷۷
عبدالعلیم میرآباد ۱۳۷۸ حفیظ الرحمٰن دہرہ دون ۱۳۷۹ نیم چند آگرہ ۱۳۸۰ عبدالغفور حیدرآباد ۱۳۸۱ انوار احمد باگی پور ۱۳۸۲ سبھاش چندر ریلی بجیت ۱۳۸۳ اطہر عزیز حیدرآباد ۱۳۸۴ ہاشم بابا حیدرآباد
۱۳۸۵ سرور بیگ بڑودا ۱۳۸۶ محمد اسحاق کراچی ۱۳۸۷ رشید احمد بہاولپور ۱۳۸۸ ایم۔ اے۔ آر۔ قریشی کراچی ۱۳۸۹ انوار الحق سرگودھا ۱۳۹۰ عبدالعزیز پشاور ۱۳۹۱ محمد الیاس لکھنؤ ۱۳۹۲
انجم امیر جلگاؤں ۱۳۹۳ ہری نرائن لکھنؤ ۱۳۹۴ اطہر علی شاہ آباد ۱۳۹۵ رفیع الدین فیروزآباد ۱۳۹۶ خواجہ غلام جائس ۱۳۹۷ محمد حنیف لاڈنوں ۱۳۹۸ اکرام الحق میرٹھ سٹی ۱۳۹۹ اشتیاق حسین
کانپور ۱۴۰۰ صادق علی نرولی ۱۴۰۱ والدہ منور علی شاہ آباد ۱۴۰۲ اکرام احمد کراچی ۱۴۰۳ ابراہیم معین الدین باڑہ ۱۴۰۴ سردار علی آگرہ ۱۴۰۵ امام احمد بھیرٹی ۔
۱۴۰۶ تاج الدین کراچی ۱۴۰۷ نذیر احمد لاہور ۱۴۰۸ حامد حسین لاہور کینٹ ۱۴۰۹ محمد شفیع لائلپور ۱۴۱۰ غلام محمد راولپنڈی ۱۴۱۱ عبدالخیر کراچی ۱۴۱۲ شفیق احمد کشن گنج ۱۴۱۳ عظمت اللہ حیدرآباد
۱۴۱۴ عائشہ بیگم ناندیڑ ۱۴۱۵ عسکر علی کاغذ نگر ۱۴۱۶ مسز دلباغ سنگھ سنتوکھ گڑھ ۱۴۱۷ عبدالغنی ساوڑہ ۱۴۱۸ بشمبر داس چگاں ۱۴۱۹ اسمٰعیل یوسف ورنگل ۱۴۲۰ عبیداللہ بمبئی ۱۴۲۱ تہور علی بھوپال
۱۴۲۲ جمال الدین کلکتہ ۱۴۲۳ ست پال بھگواڑہ ۱۴۲۴ ماجد یٰسین روہڑی ۱۴۲۵ ابراہیم الرشید کراچی ۱۴۲۶ مبارک علی گوجرانوالہ ۱۴۲۷ رام پیاری جھانسی ۱۴۲۸ افتخار الدین بھوپال ۱۴۲۹ آسیہ خاتون

کلٹی ۱۴۳۰ - احمد علی مادھوپور ۱۴۳۱ - سلطان الرحمن محمود آباد ۱۴۳۲ - محمد یوسف رام نگر ۱۴۳۳ - افسر جہاں لکھنؤ ۱۴۳۴ - سلطان جہاں رامپور ۱۴۳۵ - عبدالباری مراد آباد ۱۴۳۶ - فضل حق منصوری ۱۴۳۷ - فیاض حسین بہادر گنج ۱۴۳۸ - اقبال احمد کلکتہ ۱۴۳۹ - مجاہد نعیم حیدرآباد ۱۴۴۰ - رمضان علی کلکتہ ۱۴۴۱ - مہدی حسن عابدی امروہہ ۱۴۴۲ - کیشو پرشاد چورو ۱۴۴۳ - محمد یعقوب مراد آباد ۱۴۴۴ - عبدالمومن کانپور ۱۴۴۵ - عبدالرحیم لکھنؤ ۱۴۴۶ - عبدالعزیز اٹارسی ۱۴۴۷ - ٹکھورن لال شاہجہاں پور ۱۴۴۸ - مولانا مشرقی سکھر ۱۴۴۹ - کے غزن لکھنؤ ۱۴۵۰ - سجاد علی کاچیگوڑہ ۱۴۵۱ - محمد منصور شاہ آباد ۱۴۵۲ - آفاق احمد ردولی ۱۴۵۳ - تہذیب الحید رسنبھل ۱۴۵۴ - رحیم بخش کرلا ۱۴۵۵ - محمد ایوب سوناتھ بھجن ۱۴۵۶ - فرزانہ حیدرآباد ۱۴۵۷ - محمد علی گلبرگہ ۱۴۵۸ - مقصود علی بھوپال ۱۴۵۹ - محمد سلیم کوٹہ ۱۴۶۰ - خالدہ خانم بمبئی ۱۴۶۱ - ظفر احمد ساگر ۱۴۶۲ - وجیہہ اللہ لکھنؤ ۱۴۶۳ - سوریندر پرتاپ پیلی بھیت ۱۴۶۴ - حمیدہ کاچی گوڑہ ۱۴۶۵ - رابعہ محمودہ حیدرآباد ۱۴۶۶ - شاکر حسین برہانپور ۱۴۶۷ - مرتضی حسین گورکھپور ۱۴۶۸ - ایس - پی سیتا موتی محبوب آباد ۱۴۶۹ - جمیل احمد بلیا ۱۴۷۰ - عبدالجبار حیدرآباد ۱۴۷۱ - بشیر الدین حیدرآباد ۱۴۷۲ - چندر سنگھ حصار ۱۴۷۳ - محمد رضا بھوپال ۱۴۷۴ - فقیر محمد بھیرڑی ۱۴۷۵ - محمد اسلم بھاگلپور ۱۴۷۶ - ریاض احمد الہ آباد ۱۴۷۷ - سخاوت علی سرونج ۱۴۷۸ - مسعود حسن باندہ ۱۴۷۹ - بھیم سین سہارنپور ۱۴۸۰ - تلک راج پٹنہ ۱۴۸۱ - شمس الدین کانپور ۱۴۸۲ - فضل آمنہ خورجہ ۱۴۸۳ - جلال الدین چھبلی ۱۴۸۴ - علی حسن سہارنپور ۱۴۸۵ - فضل علی جھانسی ۱۴۸۶ - حاجی جمال نظام آباد ۱۴۸۷ - عبدالستار محبوب آباد ۱۴۸۸ - عبدالمبین ناندیڑ ۱۴۸۹ - عبدالخالق مالیگاؤں ۱۴۹۰ - فاروق علی بریلی ۱۴۹۱ - طفیل احمد کلکتہ ۱۴۹۲ - حکیم الرحمان مراد آباد ۱۴۹۳ - نگین زہرہ حیدرآباد سندھ ۱۴۹۴ - شبیر احمد بھیرڑی ۱۴۹۵ - شیورام نرائن گڈھ ۱۴۹۶ - محبوب خاں حیدرآباد ۱۴۹۷ - بشیر الدین جتی پورہ ۱۴۹۸ - صابر حسین ٹونک ۱۴۹۹ - مجیب احمد لکھنؤ ۱۵۰۰ - غلام محمد سری نگر ۱۵۰۱ - محمد جہانگیر حیدرآباد ۱۵۰۲ - محمد عثمان اعظم آباد ۱۵۰۳ - ایم - ثناء اللہ ہوڑہ ۱۵۰۴ - بشیر احمد بریلی ۱۵۰۵ - وکیل احمد مانک پور ۱۵۰۶ - اے - ڈی - ملا تالیکوٹ ۱۵۰۷ - فقیر حسین لاہور ۱۵۰۸ - مدن لال الہ آباد ۱۵۰۹ - شبنم بانو کراچی ۱۵۱۰ - اظہار انجم منڈی بہاء الدین ۱۵۱۱ - نسیم احمد کراچی ۱۵۱۲ - ریاض احمد لائلپور ۱۵۱۳ - غلام محمد سری نگر ۱۵۱۴ - فاطمہ عادل آباد ۱۵۱۵ - ابرار حسین مظفر پور ۱۵۱۶ عبدالرشید یادگیر ۱۵۱۷ - احمد حسین بھیرڑی ۱۵۱۸ - عبدالکریم حیدرآباد ۱۵۱۹ - عبدالرحمان لاڑکانہ ۱۵۲۰ - بی - یو - صدیقی کراچی ۱۵۲۱ - محمد عارف کوٹری ۱۵۲۲ - زمان علی ساگری ۱۵۲۳ - بیگم خورشید بہاول پور ۱۵۲۴ - محمد صفدر لائلپور ۱۵۲۵ - شمیم ملتان ۱۵۲۶ - زوجہ رشید کھاکھی ۱۵۲۷ - سلیم ساجد حیدرآباد ۱۵۲۸ - محمد عمر لاہور ۱۵۲۹ - ایم شرف الدین گردلیہ ۱۵۳۰ - فضل الرحمن ورنگل ۱۵۳۱ - ایس - ایم - رفیق اندور ۱۵۳۲ - علی احمد مردان ۱۵۳۳ - رام سنگھ پربھنی ۱۵۳۴ - نور الحسن دیواس ۱۵۳۵ - ناظم حسین میرٹھ ۱۵۳۶ - سید احمد بمبئی ۱۵۳۷ - محبوب النساء سیدا پیٹ ۱۵۳۸ - نجم النساء دھولیہ ۱۵۳۹ - افسر حسین بمبئی ۱۵۴۰ - سید محمد کاچی گوڑہ ۱۵۴۱ - جتیندر سنگھ لکھنؤ ۱۵۴۲ - بملاوتی لدھیانہ ۱۵۴۳ - ظہور احمد ناگور ۱۵۴۴ - محمد علی بارہ بنکی ۱۵۴۵ - محمد یوسف نیما ہیڑہ ۱۵۴۶ - سمیرا سنگھ لکھنؤ ۱۵۴۷ - نفیس بیگم لکھنؤ ۱۵۴۸ - سید اختر دربھنگہ ۱۵۴۹ - محبوب علی کاماریڈی ۱۵۵۰ - ہری کرشن احمد آباد ۱۵۵۱ - مقبول عالم اکبرپور ۱۵۵۲ - انتظار حسین سرائے ترین ۱۵۵۳ - فدا حسین بردوان ۱۵۵۴ - حاجی احمد مانڈا ۱۵۵۵ - نعمت اللہ شاہجہانپور ۱۵۵۶ - برکت علی چھوڑ گدھ ۱۵۵۷ - ایم - اس رامپوری کراچی ۱۵۵۸ - محمد الیاس ڈھاکہ ۱۵۵۹ - محمد حاذق بسمت نگر ۱۵۶۰ - محمد یوسف بریلی ۱۵۶۱ - محی الدین سیداپیٹ ویلور ۱۵۶۲ - عبدالماجد لاہور ۱۵۶۳ - نذیر احمد لاہور ۱۵۶۴ - محمد سردار حیدرآباد سندھ ۱۵۶۵ - مہر تاباں کراچی ۱۵۶۶ - نور جہاں سرگودھا ۱۵۶۷ - عبدالغفور گیا ۱۵۶۸ - رام بھیا امرتسر ۱۵۶۹ - ہربھجن سنگھ ہزاری باغ ۱۵۷۰ - شرف الدین کاگنارہ ۱۵۷۱ - دوارکا پرشاد جھانسی ۱۵۷۲ - محمد یاسین انجن گاؤں ۱۵۷۳ - بھنڈی لال فیروز آباد ۱۵۷۴ - سمپورن سنگھ بٹالہ ۱۵۷۵ - بٹیشور رائے بھونگر ۱۵۷۶ - معین الدین لوہرہ ۱۵۷۷ - قاسم علی دربھنگہ ۱۵۷۸ - دیوان چند اودھے پور ۱۵۷۹ - پرمیشور دیال بدایوں ۱۵۸۰ - مسٹر این - اے بھوپال ۱۵۸۱ - حبیب اللہ کشمیر ۱۵۸۲ - محمد میاں بریلی ۱۵۸۳ - اظہار الحق سوناتھ بھجن ۱۵۸۴ - صابرہ خاتون بلیا ۱۵۸۵ - مختار احمد ظفر آباد ۱۵۸۶ - نور محمد مہراج گنج ۱۵۸۷ - محمد اکبر راولپنڈی ۱۵۸۸ - عبدالحمید وانمبی ۱۵۸۹ - عبدالحمید نیم چوک جاورہ ۱۵۹۰ - عبدالکلام علیگڈھ ۱۵۹۱ - جمعیت رائے برنالہ ۱۵۹۲ - زبیدہ مالیگاؤں ۱۵۹۳ - عبدالرحمن بمبئی ۱۵۹۴ - دوارکاناتھ تبرڑہ ۱۵۹۵ - ظفر محمد آگرہ ۱۵۹۶ - بیگم اکرام اللہ منڈی بہاء الدین ۱۵۹۷ - محمد اشرف ایبٹ آباد ۱۵۹۸ - فضل الرحمان مانسہرہ ۱۵۹۹ - خان محمد ملتان ۱۶۰۰ - تفضل حسین ملتان -

۱۶۰۱ - محمد عبدالعزیز ردولی ۱۶۰۲ - عبدالوحید سوناتھ بھجن ۱۶۰۳ - محمد حسین غلام علی ناتھ دوارا ۱۶۰۴ - محمد حسین امجد شہادرہ ۱۶۰۵ - عبدالصمد عبدالرشید سرودھن ۱۶۰۶ - غلام رسول کراچی ۱۶۰۷ - نرمل سنگھ لکھنؤ ۱۶۰۸ - محمد عبدالستار سرٹم ۱۶۰۹ - محمد وحید الدین کاروان ساہو ۱۶۱۰ - اے ڈی واگھ تاجا پیٹھ ۱۶۱۱ - محمد حبیب الرحمان ہنکنڈہ ۱۶۱۲ - عزیز الدین احمد کھم میٹھ ۱۶۱۳ - بالمکند ولدار نگر ۱۶۱۴ - وسنت راؤ حیدرآباد ۱۶۱۵ - عزیز الدین احمد لکھنؤ ۱۶۱۶ - یٰسین بیگم حیدرآباد ۱۶۱۷ - فضل اللہ شریف حیدرآباد ۱۶۱۸ - اختر عالم لال گنج ۱۶۱۹ - عبدالکریم بھنڈارہ ۱۶۲۰ - جی ایم خاں جام نگر ۱۶۲۱ - محمد لقمان دھنگیڈیہ ۱۶۲۲ - محمد افضل ہنکنڈہ ۱۶۲۳ - اسماعیل تقی کھرگوں ۱۶۲۴ - اکبر شہو لکھنؤ ۱۶۲۵ - عبدالمنان پرتاپ گڈھ ۱۶۲۶ - عبدالکریم لاہور ۱۶۲۷ - ایم نواز ملک لاہور ۱۶۲۸ - سالار علی راولپنڈی ۱۶۲۹ - اختر خلیق لاہور ۱۶۳۰ - شبیر احمد جھینڈہ ۱۶۳۱ - رام چندر رامپو منہیاران ۱۶۳۲ - محمد محسن مراد آباد ۱۶۳۳ - ست پال امرتسر ۱۶۳۴ - عبدالحنان پشاور ۱۶۳۵ - عبدالسلام نیلور ۱۶۳۶ - محمد شرف الدین شاہ علی بنڈہ ۱۶۳۷ - مبارک علی کراچی ۱۶۳۸ - محمد سلیمان سرپور ۱۶۳۹ - حبیب الرحمان رانچی ۱۶۴۰ - چاندبی سلطانہ کاغذ نگر ۱۶۴۱ - فاطمہ النساء سرپور ۱۶۴۲ - ہربھگوان کرنال ۱۶۴۳ - نند لال بھیلسہ ۱۶۴۴ - شیخ اسمٰعیل حیدرآباد ۱۶۴۵ - عبدالحق کانپور ۱۶۴۶ - انصار احمد شیر کوٹ ۱۶۴۷ - محمد رفیق کنڈہ رام پور ۱۶۴۸ - بشیر بیگ پونی ۱۶۴۹ - محمد ذکر اللہ کاکی نارہ ۱۶۵۰ - بشیر احمد میرٹھ ۱۶۵۱ - امیر احمد ملتان ۱۶۵۲ - غلام محی الدین بھکر ۱۶۵۳ - محمد انور لاہور ۱۶۵۴ مسعودہ بیگم چکوال ۱۶۵۵ - باسط علی لکھنؤ ۱۶۵۶ - محمد نعیم قنوج ۱۶۵۷ - لیاقت خاں لکھنؤ ۱۶۵۸ - ایس ایم ناظر جاورہ ۱۶۵۹ - حفیظ الرحمان ترکمان پور ۱۶۶۰ - احمد النساء جاورہ ۱۶۶۱ - دلیپ سنگھ امرتسر ۱۶۶۲ - آر کرشنا کوٹ کپورہ ۱۶۶۳ - وقار احمد حیدرآباد ۱۶۶۴ - محمد حلیم سوڑھی ۱۶۶۵ - زہرہ جمال ردولی ۱۶۶۶ - منشی ننھے احمد آباد ۱۶۶۷ - ایم مظفر منا پورہ ۱۶۶۸ - محمدی بیگم سکندرآباد ۱۶۶۹ - عبدالقادر احمد آباد ۱۶۷۰ - محمد یوسف لکھنؤ ۱۶۷۱ - ثابت علی شاہجہانپور ۱۶۷۲ - شمس الدین دھولیہ ۱۶۷۳ - جے نرائن لکھنؤ ۱۶۷۴ - محمد اکبر کوڈاپہ ۱۶۷۵ - محمد صالح بریلی ۱۶۷۶ - سعیدہ پروین بمبئی ۱۶۷۷ - اننت اچاری حمایت ساگر ۱۶۷۸ - امین الدین بھوپال ۱۶۷۹ - حیدر علی ڈھاکہ ۱۶۸۰ - محمد اکرم لاہور ۱۶۸۱ - توفیق احمد ڈرگ ۱۶۸۲ - مرزا ایس بیگ حیدرآباد ۱۶۸۳ ٹسین میدک ۱۶۸۴ - رام چند میرآباد ۱۶۸۵ - عبدالمجیب پیلی بھیت ۱۶۸۶ - محی الدین امبر پیٹ ۱۶۸۷ - نور الحسن بلیا ۱۶۸۸ - عظیم شاہ نگی ۱۶۸۹ - محمد اسمٰعیل شیخوپورہ ۱۶۹۰ - محمد اسحاق لاہور ۱۶۹۱ - تمیز الدین منٹگمری ۱۶۹۲ - محمد فاضل تونسہ شریف ۱۶۹۳ - جمن داس قوبانہ ۱۶۹۴ - سوہن لال نیودہلی ۱۶۹۵ - نصر اللہ سرگودھا ۱۶۹۶ - غلام سرور کدوڑہ ۱۶۹۷ - محمد لطیف منڈی بہاؤ الدین ۱۶۹۸ - سالمہ خاتون نیودہلی ۱۶۹۹ - مسز سوم ناتھ نیودہلی ۱۷۰۰ - محمد یونس آگرہ - ۱۷۰۱ - محمد اختر بستی پور ۱۷۰۲ - ممتاز احمد کلٹی ۱۷۰۳ - احمد اللہ قندھار ۱۷۰۴ - نور محمد سرینگر ۱۷۰۵ - نثار محمد جھنگ ۱۷۰۶ - اعجاز حسین جون پور ۱۷۰۷ - عبدالسلیم بیچ ۱۷۰۸ - رخسانہ شکیل دہلی ۱۷۰۹ - مدن لال دہلی ۱۷۱۰ - محمد اشرف پشاور ۱۷۱۱ زبیر احمد کراچی ۱۷۱۲ - انور وہاب سرگودھا ۱۷۱۳ - عبدالکریم راولپنڈی ۱۷۱۴ - آصف جاہ خانپور ۱۷۱۵ - علاؤ الدین راولپنڈی ۱۷۱۶ - سعید حسن سہارنپور ۱۷۱۷ - اختر حسین ناگور - ۱۷۱۸ - غلام احمد سرینگر ۱۷۱۹ - بی آر ترونگ پور ۱۷۲۰ شمیم احمد گورکھپور ۱۷۲۱ - رام رکھیا کی بنارس ۱۷۲۲ - ایس اے نعیم کراچی ۱۷۲۳ - سلیم بیگ کراچی ۱۷۲۴ - رضیہ سلطانہ نوابشاہ ۱۷۲۵ - محمد مشتاق وعالم احمد آباد ۱۷۲۶ - آمنہ خاتون راولپنڈی ۱۷۲۷ - مشتاق احمد راولپنڈی ۱۷۲۸ - اکبر عباس میرٹھ ۱۷۲۹ - محمد مسکین کیمبلپور ۱۷۳۰ - ساجد یار خاں کراچی ۱۷۳۱ - صبیحہ بانو لاہور ۱۷۳۲ - ثریا رحمان لاہور ۱۷۳۳ - ایم اے شفقت سرگودھا ۱۷۳۴ - مقبول حسین ایبٹ آباد ۱۷۳۵ - انور جہاں نوشہرہ ۱۷۳۶ - ایس ایف رضوی کراچی ۱۷۳۷ غلام حیدر منڈی بورے والا ۱۷۳۸ - محمد بشیر پشاور ۱۷۳۹ - ریاض اللہ پشاور ۱۷۴۰ - آصف شاہ لاہور ۱۷۴۱ - وجاہت علی وزیر آباد ۱۷۴۲ - عبدالوحید پشاور ۱۷۴۳ - ریاض الدین احمد ملتان ۱۷۴۴ - قائم النساء گورکھپور ۱۷۴۵ - اے آر شاکی کاکی نارہ ۱۷۴۶ - محمد نعیم پشاور ۱۷۴۷ - عشرت علی لاہور ۱۷۴۸ - سید سلیمان ملتان ۱۷۴۹ - شیخ محبوب بسمت نگر ۱۷۵۰ - زلیخا بیگم ساگر ۱۷۵۱ - امرناتھ پٹھانکوٹ ۱۷۵۲ - زردار خاں بھوپال ۱۷۵۳ - محمد رفیع الدین سکندرآباد ۱۷۵۴ - جگدیشور پرشاد گورکھپور ۱۷۵۵ - سید شوکت جے پور ۱۷۵۶ - ہدایت اللہ احمد آباد ۱۷۵۷ - اقبال الرحمن قاضی پیٹھ ۱۷۵۸ - شنکر سرن شاہجہانپور ۱۷۵۹ - محمد ارباب ویلور ۱۷۶۰ - حشمت علی سیتاپور ۱۷۶۱ - شہاب الدین احمد شیخوپورہ ۱۷۶۲ - شاہد منظر شیر آباد ۱۷۶۳ - پیر مومنین میانوالی -

پانچواں انعام

سب سے زیادہ حل بھیجنے کا انعام مبلغ تین سو روپے ۲۸۴ حل بھیجنے پر جناب محمد الیاس صاحب معرفت اے این الیاس، مراد خاں روڈ، کراچی کو دیا گیا

تمام حلوں کی جانچ پڑتال نہایت احتیاط سے کی جاتی ہے پھر بھی اگر کسی صاحب کو شبہ ہو کہ انہیں انعام ملنا چاہیے اور ان کا نام اس فہرست میں نہیں ہے یا ان کی غلطیاں کم ہیں اور اس فہرست میں زیادہ دکھائی گئی ہیں تو وہ ایک روپیہ دوبارہ جانچ کی فیس منی آرڈر سے شرط نمبر ۶ یا ۷ (صفحہ ۱۰۳) کے مطابق بھیج کر منی آرڈر رسید بھیجتے ہوئے یہ لکھیں کہ ان کی شکایت کیا ہے اور انہوں نے شمع معمہ نمبر ۲۹ کے کتنے حل کس تاریخ کو بھیجے تھے اور فیس کس ذریعے سے بھیجی تھی۔ اگر ان کی شکایت درست ہوئی تو ان کو انعام میں حصہ دیا جائے گا اور ان کا روپیہ بھی واپس کر دیا جائے گا۔ اگر غلط ہوئی تو جانچ کی فیس واپس نہ کی جائے گی۔ ایسی تمام شکایات ۵ دسمبر ۱۹۵۲ تک ہمیں مل جانی چاہئیں جن کا انتظار کر کے ۱۵ دسمبر ۱۹۵۲ کو سب انعام روانہ کر دیے جائیں گے۔ پاکستان میں انعامات جاوید انجینئرز رحمت بلڈنگ بندر روڈ کراچی ادا کریں گے۔

شمع معمّوں میں دو دفعہ پہلا انعام پانے والے

جناب عبدالرحمٰن بی۔ اے (معراج بلڈنگ اچھرہ لاہور) نے شمع معمہ نمبر ۲۰ کا ایک غلطی والا حل بھیج کر پہلے انعام کی رقم مبلغ تئیس ہزار (۲۳۰۰۰) روپے میں سے گیارہ ہزار پانچ سو روپے حاصل کئے — اور اب ایک بار پھر شمع معمہ نمبر ۲۹ کا صحیح حل بھیج کر پہلے انعام مبلغ چھبیس ہزار (۲۶۰۰۰) روپے میں سے دو ہزار آٹھ سو نواسی (۲۸۸۹) روپے حاصل کئے۔ عبدالرحمٰن صاحب کو شمع کی طرف سے مبارک باد!

شمع معمّہ نمبر ۳۲ کے ذریعے

تقسیم کئے جائیں گے

۵۰۰۰۰

پچاس ہزار روپے

کے انعامات

پہلا انعام:

پینتیس ہزار (۳۵,۰۰۰) روپے نقد

اس کے علاوہ پہلا انعام پانے والے کو انعام کے حصّے کے طور پر ایک بالکل نئی موٹر کار حاصل کرنے کا موقعہ بھی دیا جائے گا

شمع معمّوں کی طرف سے

ایک اور بے نظیر پیش کش

آپ اپنا حصّہ حاصل کیجئے

تفصیلات کے لئے شمع ماہ جنوری ۱۹۵۳ یا فروری ۱۹۵۳ کا انتظار فرمایئے

کم سن بچی نجمہ سلطانہ کے نام سے بھیجے ہوئے حل پر شمع معمہ نمبر ۲۷ کا پہلا انعام تقسیم

گیارہ ہزار پانچ سو روپے کا چیک خوش نصیب بچی کو پیش کرنے کے لئے جناب یوسف دہلوی کلکتہ تشریف لے گئے

کلکتہ :

(شمع کے اپنے نمائندے سے)

تاریخ : ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۲ - وقت : ۴ بجے شام بمقام، کلکتہ کے قریب مٹیابرج میں اکڑا روڈ، نمبر آر ۹۷، رہائش گاہ جناب سیفی اعظمی۔ کم سن بچی نجمہ سلطانہ اپنے والد سیفی اعظمی کی گود میں، سب حاضرین کی توجہ کا مرکز تھی، جب اس کے نام سے بھیجے گئے حل شمع معمہ نمبر ۲۷ میں صرف ایک غلطی ہونے پر اس پر پہلے انعام مبلغ تئیس ہزار (۲۳۰۰۰) روپے کا نصف مبلغ گیارہ ہزار پانچ سو (۱۱۵۰۰) روپے چیک کی صورت میں اسے پیش کیا گیا۔ یہ چیک پیش کرنے کے لئے شمع کے مدیر اعلیٰ جناب یوسف دہلوی بذریعہ ہوائی جہاز کلکتہ تشریف لے گئے تھے۔ اگرچہ شمع معموں کا پہلا انعام اب تئیس ہزار (۲۳۰۰۰) روپے تک پہنچ چکا ہے، مگر ایک انعام کئی حضرات میں تقسیم ہو جانے کے امکان کے باعث، گیارہ ہزار پانچ سو (۱۱۵۰۰) روپے کا یہ انعام اب تک شمع معموں میں سب سے بڑا انفرادی انعام ہے۔ اس سے پیشتر سب سے بڑا انفرادی انعام حیدر آباد کے ایک طالب علم جناب عبدالنبی صاحب کو دس ہزار (۱۰۰۰۰) روپے ملا تھا، جسے ادا کرنے شمع کے مدیر معاون جناب یونس دہلوی بذریعہ طیارہ حیدر آباد تشریف لے گئے تھے) اس ماہ شمع معمہ نمبر ۳۰ کے ذریعہ پہلا انعام مبلغ اٹھائیس ہزار (۲۸۰۰۰) روپے اور شمع معمہ نمبر ۳۱ کے ذریعے پہلا انعام مبلغ تیس ہزار (۳۰۰۰۰) روپے حاصل کرنے کا موقعہ آپ کے لئے پیش کیا جا رہا ہے۔

نجمہ سلطانہ کو گیارہ ہزار پانچ سو (۱۱۵۰۰) روپے کا چیک ادا کرنے کا خوش گوار فرض جناب احمد سعید ملیح آبادی، ایڈیٹر روزنامہ آزاد ہند، کلکتہ کے ہاتھوں ادا ہوا۔ اس تقریب پر موجود پروانوں اور مہمانوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے جناب احمد سعید ملیح آبادی نے کہا کہ شمع نے اردو صحافت کو اعلیٰ درجے کی لکھائی، چھپائی اور سجاوٹ کا راستہ دکھایا ہے اور ایک نئی راہ پیدا کی ہے جس پر دوسرے رسالے تقلید کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسی طرح شمع معموں نے ایمان داری اور خوش معاملگی کے ساتھ عوام میں علمی ذوق پیدا کرنے میں نمایاں حصہ لیا ہے۔

جناب اقبال کلکتوی نے بھی اس موقعہ پر تقریر فرماتے ہوئے شمع معموں کی دیانت داری کا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح ہر شعبہ زندگی میں ایک چیز اپنے لئے نمایاں مقام پیدا کر لیتی ہے، اسی طرح، اردو معموں کی دنیا میں شمع معمے راست بازی، دیانتداری اور مناسب حل پیش کرنے کے باعث ہر دل عزیز ہو کر اپنے لئے ایک نمایاں مقام پیدا کر چکے ہیں۔

جناب یوسف دہلوی نے اپنی تقریر میں خوش نصیب بچی نجمہ سلطانہ کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ شمع کی ترقی کا سبب

◀ جناب سیفی اعظمی اور ان کی کم سن صاحبزادی نجمہ سلطانہ، جس کے نام سے بھیجے ہوئے حل پر گیارہ ہزار پانچ سو روپے انعام کا چیک دینے کے لئے جناب یوسف دہلوی کلکتہ تشریف لے گئے۔

اوپر: خوش نصیب بچی کو چیک پیش کیا جا رہا ہے، (دائیں سے بائیں) نجمہ سلطانہ کے دادا صاحب جناب انعام الٰہی، نجمہ کے والد جناب سیفی اعظمی، نجمہ سلطانہ اور جناب احمد سعید ملیح آبادی۔

نیچے: چیک پیش کرنے کے بعد لئے گئے گروپ فوٹو میں (دائیں سے بائیں) جناب سیفی اعظمی، نجمہ سلطانہ، جناب احمد سعید ملیح آبادی، جناب یوسف دہلوی، جناب ابو الحسن اور جناب محمد یوسف کو دیکھا جا سکتا ہے۔

اس کی ایمان داری اور صاف گوئی ہے، اور یہ سب رب العزت کا عطیہ ہے۔ انہوں نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ شمع کی ایمانداری کا ایک مظاہرہ اس وقت آپ کے سامنے ہے۔ دہلی سے ایک ہزار میل دور مٹیا برج میں جب ایک ننھی بچی نجمہ سلطانہ جسے ہم نے کبھی خواب میں بھی نہیں دیکھا تھا جب ساڑھے گیارہ ہزار روپے کی حق دار ہوئی تو بلا چون و چرا ہم یہاں آئے اور آپ سب کے سامنے اس کی خدمت میں چیک پیش کر دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر ہم بے ایمانی کرنا چاہتے تو بہت آسانی کے ساتھ کر سکتے تھے۔ شمع معمہ نمبر ۲۷ کا صحیح حل ہمیں کوئی نہیں ملا تھا نجمہ سلطانہ کے نام سے بھیجے گئے حل میں ایک غلطی تھی۔ اپنے کسی عزیز دوست یا رشتہ دار کا نام پتہ شائع کر کے صحیح حل کا انعام تیئیس ہزار (۲۳۰۰۰) روپے آسانی سے ہضم کئے جا سکتے تھے اور کسی کو شبہ بھی نہ ہوتا۔ مگر ہم نے ایسا نہیں کیا۔۔۔ ایسا کرنے کا خیال تک بھی ہم دل میں نہیں لائے صحیح حل نہ ملنے پر پہلے انعام کے حق دار ایک غلطی والے ہیں، چنانچہ یہ انعام ایک غلطی والوں کو پہنچا دیا گیا۔ شمع معمے پہلے بھی کئی مرتبہ اسی طرح پہلا انعام ایک غلطی والوں میں تقسیم کر چکے ہیں، بلکہ شمع معمہ نمبر ۲۵ میں تو ایک غلطی والا حل بھی کوئی نہ تھا، اور پہلے انعام کی رقم بھی پینتیس ہزار (۳۵۰۰۰) روپے تھی، جو ایمانداری کے ساتھ دو غلطی والوں کو تقسیم کر دی گئی۔ ایمان داری شمع کی پالیسی نہیں بلکہ شمع کا اصول اور شمع کا فرض ہے۔

تقاریر کے بعد حاضرین نے چائے نوش کی۔ جس کے بعد یہ مسرت بھری محفل برخاست ہوئی۔

مشعلِ خرید
MARKET LIGHTS

آپ کی پرانی دل پسند
سولن نمبر ۱
خالص مالٹ وہسکی

ڈائر میکن بروریز لمیٹڈ
سولن، لکھنؤ، رانی کھیت، کسولی

فلمی حوریں

آج کی تمام حسین و جمیل فلم ایکٹرسیوں کے بالکل نئے بڑے سائز کے شخصی فوٹو اور خود نوشت حالات زندگی دیکھئے۔ کامنی کوشل۔ نرگس۔ مدھوبالا۔ ثریا۔ نمی۔ جبینت۔ نوتن۔ نگار۔ مینا کماری۔ بیگم پارہ۔ بینا رائے۔ ستارا دیوی۔ اوشا کرن اور آشا۔ بھرو وغیرہ نے اس خوبصورت اور بے نظیر کتاب کی تیاری میں حصہ لیا ہے۔ فلمی حوریں ۱۹۵۳ء کی ایک بیش قیمت تصنیف سمجھی جائے گی۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف پانچ روپیہ فی جلد جو احباب ۳۱ دسمبر ۱۹۵۲ء تک پیشگی قیمت ارسال کریں گے۔ ان کو صرف تین روپیہ میں یہ نادر تحفہ نذر کیا جائے گا۔ ایجنٹوں کی ہر شہر میں ضرورت ہے۔ یہ اور تمام فلمی ادبی کتابیں فوٹو وغیرہ ملنے کا پتہ:

مینیجر مست قلندر بک ڈپو۔ دہلی

نئی زندگی
مایوس بیماروں کی کایا کلپ

حضرت حکیم اجمل خانصاحب مرحوم دہلوی کے ممتاز اور خاص الخاص شاگرد جناب حکیم سید سکندر شاہ صاحب جن کا تذکرہ "حیات اجمل" میں بھی ہے۔ یہ اکسیر ان کے چالیس سالہ بے شمار تجربوں کا شاہکار ہے۔

۱۔ مایوس مریضوں کے لئے سچ مچ کایا کلپ ہے۔
۲۔ لطیف روح اور تازہ خون پیدا کرتی ہے اور نئی زندگی بخشتی ہے۔
۳۔ اعضائے رئیسہ دل و جگر کی مصلح اور مقوی ہے۔
۴۔ طبیعت میں جوش اور امنگ پیدا کرتی ہے اور بھوک پیاس کو اعتدال کیساتھ بڑھاتی ہے۔
۵۔ کثرت ریاح پیٹ کے بھاری پن۔ دائمی نزلہ اور پیشاب کی زیادتی کو روکتی ہے۔
۶۔ قوت مردانہ کیلئے بہترین ٹانک (مقوی) ہے۔ ۷۔ دمہ اور دم کشی کو پہلی خوراک فائدہ شروع ہو جاتا ہے۔ ۸۔ ذیابیطس کی بیماری کو مفید ہے قارورہ میں شکر آتی ہو تو اس کو روکتی ہے (نوٹ) فرمائش دیں ہمیں یہ بھی لکھئے کہ یہ اکسیری دوا مریض ذیابیطس کیلئے درکار ہے تاکہ ہم خاص ہدایت اور مناسب بدرقہ کے ساتھ بھیج سکیں۔
۹۔ بعض ایسے مریض کہ روزانہ کئی قسم کی ڈاکٹری دوائیں بڑی مدت سے کھا رہے تھے اور انجکشن بھی لگوا رہے تھے۔ ان کو اس اکسیر سے بڑھ چڑھ کر فائدہ ہوا۔ قیمت اکیس خوراک چار روپے (للعہ)

ملنے کا پتہ:۔ (شاخ) دواخانہ مجربات دہلی۔ زیر سرپرستی

حضرت حکیم سید سکندر شاہ صاحب متصل نئی سڑک کانپور

نوٹ:۔ جواب خط کیلئے ٹکٹ ڈاک آنا چاہئے

فینسی پائیدار مضبوط گھڑیاں
گارنٹی پانچ سال

رولڈ گولڈ پالش پندرہ جویل ۳/۴ ۲، سائز بیالیس روپے
کروم سفید پالش چمکدار پندرہ جویل ۳/۴ ۲، سائز انتالیس روپے آٹھ آنے
رولڈ گولڈ پالش پانچ جویل ۳/۴ ۲، سائز تینتیس روپے
کروم سفید پالش چمکدار پانچ جویل ۳/۴ ۲، سائز اٹھائیس روپے آٹھ آنے

رولڈ گولڈ پالش پندرہ جویل سینٹر سکنڈ ۱/۲ ۱۰، سائز اڑتیس روپے
کروم سفید چمکدار پندرہ جویل سینٹر سکنڈ ۱/۲ ۱۰، سائز تینتیس روپے بارہ آنے
رولڈ گولڈ پالش پندرہ جویل لیڈیز ۱/۲ ۵، سائز پچپن روپے

ہمارے ہاں ہر ایک قسم کی گھڑیاں گارنٹی کے ساتھ مرمت ہوتی ہیں

ہل مین واچ کمپنی ۱۳۳ بی رادھا بازار اسٹریٹ کلکتہ

HILLMAN WATCH Co.
133 B, RADHA BAZAR St.,
CALCUTTA

ایک ہزار روپیہ نقد انعام

جو چاہو گے وہی ملے گا

اب آپ کسی طرح سے مایوس نہ ہوں اس طلسمی انگوٹھی کو پہننے سے دل میں آپ جس عورت یا مرد کا نام لوگے وہ دیکھتے ہی دیکھتے فوراً بس میں ہو جاوے گا چاہے وہ کتنا ہی پتھر دل کیوں نہ ہو سات سمندر پہاڑ کر سات تالے توڑ کر آپکے قدموں میں حاضر ہو گا سنگدلی اور دشمنی کو چھوڑ کر آپکا حکم ماننے لگیگا دلپسند سگائی ،شادی ہوگی نوکری ملے گی بانجھ عورت کی سنتان ہوگی مردہ روحوں سے بات چیت ہوگی زمین میں دبی ہوئی دولت سپنے میں دکھلائی دے گی مقدمہ میں جیت ہوگی امتحان میں کامیابی ہوگی بیوپار میں نفع ہوگا بری گرہ ٹل جائیگی بدقسمتی دور ہو جائیگی خوش قسمت بن جاؤ گے ۔زندگی آرام و راحت سے بسر ہوگی ۔تانترک انگوٹھی ایک روپیہ پندرہ آنے سپیشل تین روپیہ ۔سپیشل پاورفل تین روپے پندرہ آنے بجلی کے کرنٹ کی طرح فوراً اثر ہوتا ہے ۔تانترک انگوٹھی گرہن اور شبھ مہورت میں تیار کی گئی ہے ۔سورج مشرق کی بجائے مغرب سے نکل سکتا ہے ۔لیکن اس تانترک انگوٹھی کا اثر کبھی خالی نہیں جاتا ۔ٹھیک نہ ہونے پر دوگنی قیمت واپس کی گارنٹی ہے ۔غلط ثابت کرنے والے کو ایک ہزار روپیہ نقد انعام ایک بار ضرور آزمائش کریں

پرنسپل شائننگ مسمریزم ہاؤس (S.D) کرتارپور (پنجاب)

صرف تین روپے میں گھڑی

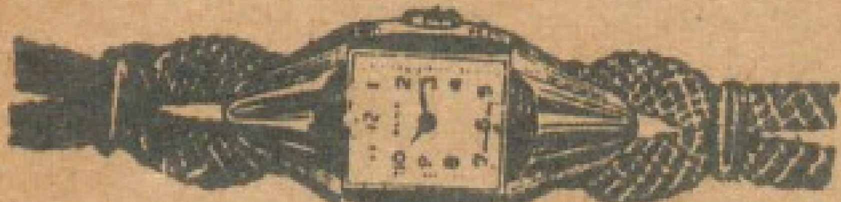

آپ گھڑی صرف تین روپے میں حاصل کر سکتے ہیں ۔مضبوطی اور خوبصورتی کی دس سال کی گارنٹی ہے ۔ڈاک خرچ الگ ۔مایوسی سے بچنے کیلئے جلد لکھیں

سوس واچ ٹریڈنگ کمپنی (S.D) جالندھر شہر

یہ ریڈیو

صرف پانچ روپے میں

آپ کا ہو سکتا ہے

بنا بجلی یا بیٹری کے صاف مدھر اور رسیلی آواز میں خبریں اور گانوں کا پروگرام سنیں صرف کاروبار کو بڑھانے اور اپنی سکیم کی مشہوری کے لئے دیا جا رہا ہے ۔سٹاک تھوڑا ہے جلد لکھیں

لنڈن ٹریڈنگ ایجنسی ریڈیو ہاؤس (S.D) جالندھر شہر

ایڈیٹر معمّہ

کیوں اور کیسے

شمع معمہ نمبر ۲۹ کے کئی اشاروں کے ایک سے زیادہ جواب ممکن ہو سکتے تھے لیکن صرف ایک ہی جواب صحیح تھا۔ ذرا سی دیر اشارے پر غور کرنے سے صحیح جواب پا جانا کوئی مشکل کام نہ تھا۔ آیئے آپ کو مختصر طور سے بتائیں ہم نے ایک جواب کو دوسرے پر کیوں ترجیح دی:

دائیں سے بائیں

اشارات ۱، ۵، ۸، ۱۰، ۲۰، ۲۳ اور ۲۷ کا ایک ہی ایک حل ممکن تھا۔

۹- محبوب — جاتا ہے تو زندگی کتنی دو بھر ہو جاتی ہے!: بگڑ (بچھڑ) فقرے کی بناوٹ کسی ایسی تکلیف کی طرف اشارہ کرتی ہے جو بار بار ہو سکتی ہے (ہو رہی ہوتی ہے)' اس لحاظ سے بگڑ جانے کو بچھڑ جانے پر ترجیح دی گئی ہے۔

۱۵- روٹھا ہوا محبوب پھر سے — جائے تو کتنی خوشی ہوتی ہے!: 'مل' جانے کے معنی میں 'من' جانے سے کہیں زیادہ وسعت ہے' اور اسی کے پیش نظر مل زیادہ مناسب جواب ہے۔

۱۶- ایسا آدمی دنیا کی مسرتوں اور لطافتوں سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتا: سوگی (جوگی، روگی) صرف وہی روگی (مریض) دنیا کی مسرتوں اور لطافتوں سے دلچسپی نہیں رکھتا جو زندگی سے تنگ آگیا ہو، جوگی دنیا کی کسی چیز سے بھی دلچسپی نہیں لیتا۔ اس کے لئے نہ کوئی غم ہے اور نہ کوئی مسرت۔ سوگ اور مسرت بالکل متضاد کیفیتیں ہیں، اور اسی لئے سوگی درست جواب ہے۔

۱۷- غیرت مند کے لئے سب سے مشکل کام کسی کے — پر سوالی بن کر جانا ہے: در (گھر) 'سوالی' کی مناسبت سے 'در' زیادہ موزوں جواب ہے۔

۱۹- بہت سے مدیران سمجھتے ہیں کہ لکھنے والوں کی چیزیں چھاپ کر انہیں مشہور کر دینا ہی ان کی تمام — کا مناسب معاوضہ ہے!: تکالیف (تصانیف) مصنف کو لکھنے یا تصنیف کے علاوہ اپنی تخلیقات کی بار بار نقل کرنے اور مدیران کی نظر تک پہنچانے میں کئی اور تکالیف بھی اٹھانی پڑتی ہیں، اسی لئے تکالیف زیادہ بہتر جواب ہے۔

۲۴- اس نے دنیا میں بے حد فتنے جگائے ہیں: حسد (حسن) حسن دنیا کی ہر شے میں پایا جا سکتا ہے، اور تخلیقی قوتوں کا بھی ساتھ دیتا ہے۔ حسد نے دنیا میں بے حد فتنے جگائے ہیں۔

۲۵- بہت سے مریض صرف اس وقت یہ کرتے ہیں جب پانی سر سے گزر چکتا ہے: دوا (دعا) دعا تو اکثر مریض آخر وقت کے قریب ہی کرتے ہیں مگر بدقسمتی سے خصوصاً ہندوستان اور پاکستان میں بہت سے مریض صرف اس وقت دوا کرتے ہیں جب پانی سر سے گزر چکتا ہے۔

۲۶- سن رسیدہ آدمی — کو حسرت کی نگاہ سے دیکھا کرتا ہے: جہان (جوان) سن رسیدہ آدمی صرف جوانوں کو ہی نہیں، سارے جہان کو حسرت کی نگاہ سے دیکھا کرتا ہے۔

اوپر سے نیچے

اشارات ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۱۴، ۱۸ اور ۱۹ کا ایک ہی ایک حل ممکن تھا۔

۶- ایسے لوگوں کی تعداد کچھ زیادہ نہیں: شاکر (شاطر، شاعر) شاعر اور شاطر تو بہت دیکھے جاتے ہیں، مگر موجودہ دور میں شاکر (شکر کرنے والے، مطمئن) لوگ کچھ زیادہ نہیں۔

۷- بہت سے بادشاہ محض اس کی وجہ سے سلطنت کھو بیٹھے: عشرت (عورت) یہ تاریخی امر ہے کہ بہت سے بادشاہ محض عشرت کی وجہ سے سلطنت کھو بیٹھے۔ عشرت کو عورت تک محدود کر دینا جنس لطیف کے ساتھ نا انصافی ہوگی۔

۱۲- جب — تلواریں ٹکراتی ہیں تو تباہیوں کی انتہا نہیں ہوتی: جنگی (ننگی) تلواریں ٹکرانے کے لئے تو ہمیشہ ننگی کر ہی لی جاتی ہیں۔ مگر وہ کبھی کسی معمولی جھگڑے کے لئے ننگی ہو سکتی ہیں اور کبھی جنگ کے لئے۔

جلیبیائی اشارے

۱۳- — کے وقت دل میں سکون نہیں ہوتا۔ ۱۱- میدان جنگ میں — سے ڈرنے والی فوجیں بزدل کہلاتی ہیں۔ ۱۳- — کو چھیڑنا ٹھیک نہیں: ضرورت، موت، ضعیف (شرارت، حرارت، مات، شریف، حریف) حریف کو چھیڑنا برا نہیں کہا جا سکتا، شرارت سوچ سمجھ کر ہی کی جا سکتی ہے' میدان جنگ میں مات سے تو سب ہی ڈرتے اور اس سے بچنے کے لئے لڑتے ہیں مگر موت کا خوف رکھنے والی فوجیں بزدل کہلاتی ہیں۔ ضرورت کے وقت دل میں سکون نہیں ہوتا، ضعیف کو چھیڑنا واقعی درست نہیں۔ ضرورت، موت، ضعیف مناسب ترین جوابات ہیں۔

۲۱- ہمت والے کسی بھی کام کو یہ نہیں سمجھتے۔ ۲۲- موسم گرما میں دھوپ کی — ناقابل برداشت ہو جاتی ہے: محال، حدت (مشکل، شدت) اس جلیبیائی اشارے کا جواب مقرر کرنے میں اوپر سے نیچے اشارے کا زیادہ اثر ہے: دھوپ کی شدت میں بھی اس کی حدت (گرمی) ہی ناقابل برداشت ہوتی ہے۔ ہمت والوں کے لئے مشکلیں حل کرنا بھی محال نہیں ہوتا۔

شمع معموں کے اشاروں پر بحث اور ان کے ممکن صحیح حل شائع کرنے کے لئے ایڈیٹر معمہ سے اجازت لینا ضروری ہے بلا لائسنس ایسا کرنے والوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔

Rs. 45,000 پینتالیس ۴۵ ہزار روپے کے نقد انعامات

Rs. 28,000 پہلا انعام بالکل صحیح حل پر: اٹھائیس ہزار روپے

دوسرا انعام ایک غلطی والے حل پر، چھ ہزار روپے۔ تیسرا انعام دو غلطیوں پر، پانچ ہزار پانچ سو روپے۔ چوتھا انعام تین غلطیوں پر، پانچ ہزار دو سو روپے۔ اور پانچواں انعام سب سے زیادہ حل بھیجنے والے کو تین سو روپے۔ صحیح حل وہی سمجھا جائے گا جو ہمارے سربمہر حل سے (جو لائیڈز بنک لمیٹڈ دہلی میں محفوظ ہے) بالکل مل جائے۔ صحیح حل اور انعام پانے والوں کے نام شمع جنوری ۱۹۵۳ میں شائع ہوں گے۔ ایک خاکے کی فیس داخلہ ایک روپیہ (یا ایک شلنگ چھ پنیں) اور تین خاکوں کی رعایتی فیس داخلہ دو روپے آٹھ آنے (یا چار شلنگ) ہے۔ آپ جتنے خاکے چاہیں اسی حساب سے بھیج سکتے ہیں۔ شمع معمہ نمبر ۳۰ کے اپنے سب خاکوں کے ساتھ صرف ایک کوپن شمع معمہ نمبر ۳۰ ضرور بھیجئے جو ماہنامہ شمع دہلی میں سے کاٹا گیا ہو۔ مفصل شرائط ماہنامہ شمع دہلی میں ہر ماہ شائع کی جاتی ہیں ان کی پابندی ضروری ہے۔ پاکستانی پڑھنے والے شرط نمبر ۷ ضرور دیکھیں۔

دفاتر شمع میں دستی حل وصول ہونے کی آخری تاریخ: ۷ دسمبر ۱۹۵۲، ۸ بجے رات تک

ڈاک سے حل وصول ہونے کی آخری تاریخ: ۹ دسمبر ۱۹۵۲، ایک بجے دوپہر تک

اشارے

دائیں سے بائیں

۱۔ شمع معمے ہر ماہ ــــ روپے کے انعامات ایمانداری سے تقسیم کرتے ہیں۔
۴۔ کسی کو ــــ دینے کا نتیجہ اکثر خود اپنے لئے بھی برا ثابت ہوتا ہے۔
۶۔ رقموں کی جمع یا ترازو۔
۷۔ ــــ کی رنگینیاں دیکھ کر حساس طبیعت والے کس قدر متاثر ہوتے ہیں!
۸۔ دل یا چالیس سیر۔
۹۔ "تم" کا واحد۔
۱۲۔ ہر شخص ہی اس سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔
۱۴۔ سمجھدار انسان ہمیشہ دوسروں کو اپنے ــــ سے جیتنے کی کوشش کرتے ہیں۔
۱۶۔ طویل سیاحت میں کوئی ساتھی ــــ ہو جائے تو بعض خود پسند اس سے پیچھا چھڑانا ہی مناسب سمجھتے ہیں۔
۱۸۔ اچھے دوکان دار ــــ میں کبھی کسی کی رعایت نہیں کرتے۔
۲۰۔ رگ۔
۲۲۔ کچھ مریضوں کو یہ بالکل نہ کھانے کی ہدایت کی جاتی ہے!
۲۳۔ بعض لوگ ایک معمولی سی ــــ کے پیچھے اپنی تمام زندگی برباد کر بیٹھتے ہیں۔
۲۴۔ شرابی کے خیالات اس کے ماحول کی ــــ تک ہی محدود رہتے ہیں۔

اوپر سے نیچے

۱۔ "میں" کی جمع۔ ۲۔ زیبائش۔
۳۔ حقیقی جمہوریت میں ہر شخص کو پوری آزادی ہوتی ہے کہ وہ دوسروں کو بھی اپنی ــــ پر چلنے کی دعوت دے سکے۔
۴۔ بعض دفعہ ایک مصیبت سے نکلنے کی کوشش میں ــــ مصیبتوں سے پالا پڑ جاتا ہے۔
۵۔ پرانے ــــ کو غور سے دیکھا جائے تو قدیم حالات جاننے میں بڑی مدد ملتی ہے۔
۷۔ وصف۔ خوبی۔
۸۔ چالاک و ہوشیار آدمی بھی کبھی کبھی ــــ سے دھوکہ کھا جاتا ہے۔
۱۰۔ کھلا ہوا۔ ۱۱۔ ہیرا۔
۱۳۔ دنیا ہمیشہ ایسے انسان کے قدموں پر گرتی ہے۔
۱۵۔ زہریلا سانپ یا بچھو جہاں کہیں بھی ملے ــــ نہیں چاہیئے۔
۱۷۔ کھیتوں میں چلایا جاتا ہے۔
۱۹۔ مشکل تو جب ہوتی ہے کہ دل آجائے کسی ــــ پر، جس کا نہ پتہ معلوم نہ نشان!
۲۱۔ بچوں کے سامنے اس کا بار بار ذکر کرنے سے ان کے ذہنوں پر برا اثر پڑتا ہے۔

شمع معمہ نمبر ۳۰

۵	۴ د	■ انعام پہلا	■	ن	و	۳ س	ا	۲	۱ ہ
ن	و		۶ گ	■ ہیں	ن	ا	ز	ی	۷
		■ آپ		۸ م	■ کرسکتے		■ آپ	ن	■ پہلا انعام
س	س	۱۲	■ حاصل		۱۱ ا	■ حاصل	۱۰	۹ ت	■
و	ی	■ کرسکتے		ا	ل	خ	۱۴ ا	■ ہیں	۱۳ ک
ن	■ ہیں	۱۷ ہ	ا	س	م	۱۶	■ کرسکتے	۱۵ چھ	ا
■ انعام پہلا	۱۹		■ حاصل	ی	ا	■ حاصل	ل		۱۸ م
■	ہ	■ آپ	۲۱	■ کرسکتے		۲۰ ن	■ آپ	ڑ	
ی	س	ک	و	۲۳	■ ہیں		ا	ن	۲۲ ا
ن	و	ی	ت	س	۲۴	■ پہلا انعام	■	ا	

اپنے حل اس پتے پر بھیجئے:

شمع معمہ نمبر ۳۰، شمع معمے، پھاٹک حبش خاں، دہلی

ہندوستان اور دوسرے ممالک کی فیس بھی اسی پتے پر آنی چاہیئے ✦ پاکستان سے فیس جاوید ایجنسیز، بندر روڈ کراچی کو بھیجئے۔

۷ دسمبر کو اتوار ہونے کے باوجود دفاتر شمع معمہ میں تعطیل نہ ہوگی۔ ڈاک سے حل بھیجنے والے حضرات اتوار کے باعث پڑنے والی ڈاک کی تاخیر کے خیال سے حل وقت سے پہلے بھیجیں۔

[illegible]

ے بائیں

۱۔ شمع معمے بابی ـــ کے اصولوں پر ہر ماہ ہزار ہا روپے حل کرنے والوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

۴۔ وہ کاریگر کبھی ـــ سے کام نہیں کرتا جس کو معقول معاوضہ نہیں دیا جاتا۔

۶۔ لپٹا ہوا، تہہ کیا ہوا۔

۷۔ نئی روشنی کے اکثر نوجوان بہت ہی ـــ واقع ہوئے ہیں۔

۸۔ دودھ سے نکالی ہوئی چکناہٹ۔

۹۔ سیاسی رہنما اپنی ہر ـــ کے ایک ایک لفظ کو احتیاط سے چنتے ہیں تاکہ کوئی غلط فہمی نہ پیدا ہو سکے۔

۱۱۔ خطرے کے دنوں میں مالداروں کو اس کی تلاش زیادہ رہتی ہے۔

۱۵۔ نصف۔

۱۷۔ ایسے اشخاص ہر حال میں ہماری ہمدردی اور امداد کے مستحق ہیں۔

۲۰۔ محبوب کے ـــ عاشق کے دل کو چھلنی ہی تو کر دیتے ہیں۔

۲۲۔ دیکھا گیا ہے اس وقت لوگ زیادہ ـــ ہیں جب ملک میں سخت افراتفری پھیل جاتی ہے۔

۲۳۔ اکبر کے دربار کا ایک مزاح کار رتن۔

اوپر سے نیچے

۱۔ محبت، چاہت، عشق۔

۲۔ من، مگر چالیس سیر کی بجائے چند تولے کا۔

۳۔ زہریلا سانپ۔

...ں کے دل ـــ سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔

۵۔ محنت اور سمجھ بوجھ سے شمع معمے حل کئے جائیں تو انعام پانا ـــ ہے۔

۱۰۔ صحیح ـــ نہ پا سکنے کے باعث کتنی ہی لڑکیاں گناہ کے غاروں کی طرف بھٹک جاتی ہیں!

۱۲۔ کچھ لوگ اپنی ہمت اور جواں مردی سے ہر ـــ کو آسان بنا لیتے ہیں۔

۱۳۔ قدرتی طور پر، اکثر اشخاص کوئی کام کرنے میں اس پر ضرور نظر رکھتے ہیں۔

۱۴۔ زمین کی سطح سے اوپر دیکھنے پر ـــ اپنی اصل جسامت سے بہت ہی چھوٹے دکھائی دیتے ہیں۔

۱۶۔ ہمت ٹوٹ جانے کے بعد مصیبت زدہ انسان تو بس ـــ گن گن کر ہی زندگی پوری کرتا ہے۔

۱۸۔ جب ملک کی سلامتی کو خطرہ ہو تو ـــ کارروائی کے لئے سب قوتوں کو متحد ہو جانا چاہیئے۔

۱۹۔ آزادی کے بعد بھی ہندوستان اور پاکستان میں ایسے لوگوں کی کچھ کمی نہیں!

۲۱۔ مصیبت کے وقت اس کا خیال ہی انسان کے حوصلے بلند رکھتا ہے۔

شمع معمہ نمبر ۳۱

۱ ا	م	۲ د	۳	د	روپے	۴ خ	و		۵ ی
	آپ	۶	ف	تیس	ہزار		کوشش	آپ	ق
ف	کوشش	کیجئے	۷ ع	ی	ا		کیجئے	۸ گھ	
۹ ت		۱۰ ر	ی	ر	پہلا	۱۱ ا	۱۲ م	ا	ن
روپے	تیس		پہلا	انعام	لیجئے	ت		تیس	ی
۱۳ م	ہزار	ت	۱۴	لیجئے	انعام	پہلا		ہزار	روپے
۱۵	۱۶ د	ہ	ی	پہلا	۱۷ م	۱۸ ف	ل	و	۱۹
ح		کیجئے	۲۰ ا			و	کیجئے	کوشش	ا
	آپ	کوشش	ر	تیس	ہزار		۲۱	آپ	ہ
۲۲ ل		ت	ے	روپے	۲۳ ب	ی	ر		ل

اپنے حل اس پتے پر بھیجئے:

شمع معمہ نمبر ۳۱ شمع معمے پھاٹک حبش خاں، دہلی ۶

ہندوستان اور دوسرے ممالک کے فیس بھی اسی پتے پر آنی چاہیئے؛ پاکستان سے فیس جاوید بکھنیز، بندر روڈ کراچی کو بھیجئے۔

کرسمس اور نئے سال کی چھٹیوں کے پیش نظر ڈاک سے بھیجے جانے والے حل جلد روانہ کیجئے؛ ڈاک خانے میں تاخیر ہونی ممکن ہے۔

Rs. 45,000 پینتالیس ۴۵ ہزار روپے کے نقد انعامات

Rs. 28,000 پہلا انعام بالکل صحیح حل پر: اٹھائیس ہزار روپے

دوسرا انعام ایک غلطی والے حل پر، چھ ہزار روپے۔ تیسرا انعام دو غلطیوں پر، پانچ ہزار پانچ سو روپے۔ چوتھا انعام تین غلطیوں پر، پانچ ہزار دو سو روپے۔ اور پانچواں انعام سب سے زیادہ حل بھیجنے والے کو تین سو روپے۔ صحیح حل وہی سمجھا جائے گا جو ہمارے سربمہر حل سے (جو لائیڈز بنک لمیٹڈ دہلی میں محفوظ ہے) بالکل مل جائے۔ صحیح حل اور انعام پانے والوں کے نام شمع جنوری ۱۹۵۳ میں شائع ہوں گے۔ ایک خاکے کی فیس داخلہ ایک روپیہ (یا ایک شلنگ چھ پنس) اور تین خاکوں کی رعایتی فیس داخلہ دو روپے آٹھ آنے (یا چار شلنگ) ہے۔ آپ جتنے خاکے چاہیں اسی حساب سے بھیج سکتے ہیں۔ شمع معمہ نمبر ۳ کے اپنے سب خاکوں کے ساتھ صرف ایک ٹوکن شمع معمہ نمبر ۳ ضرور بھیجئے جو ماہ نامہ شمع دہلی میں سے کاٹا گیا ہو۔ مفصل شرائط ماہ نامہ شمع دہلی میں ہر ماہ شائع کی جاتی ہیں ان کی پابندی ضروری ہے۔ پاکستانی پڑھنے والے شرط نمبر ۷ ضرور دیکھیں۔

ڈاک سے حل وصول ہونے کی آخری تاریخ: ۹ دسمبر ۱۹۵۲، ایک بجے دوپہر تک

شرائط شمع معمے

۱۔ تمام حل چھپے ہوئے یا سادہ کاغذ پر ہاتھ سے بنائے گئے خاکوں کی صورت میں آنے ضروری ہیں۔ خاکے روشنائی سے پُر کرنا اور ہر خاکہ علیحدہ کاغذ پر ہونا ضروری ہے۔ ہر خاکہ کے نیچے بھیجنے والے کا پورا نام اور پتہ روشنائی سے لکھا ہونا لازمی ہے۔ پنسل سے لکھے ہوئے یا کٹے پھٹے یا مشکوک خاکے غیر مستحق قرار دیئے جائیں گے۔ ایک بار حل بھیجنے کے بعد ان میں ترمیم کرنا ممکن نہیں ہے۔

۲۔ ایک لفافہ میں صرف ایک شخص ایک ہی نمبر کے شمع معمے کے اپنے حل بھیج سکتا ہے۔ ایک شخص کی طرف سے ایک ساتھ بھیجے گئے تمام حلوں کے ہمراہ ماہنامہ شمع دہلی میں سے کاٹا ہوا متعلقہ شمع معمہ کا ایک ٹوکن آنا لازمی ہے نیز لفافے کی پشت پر حل بھیجنے والے کا پورا نام اور پتہ درج ہونا ضروری ہے۔ ان تمام حلوں کی فیس کی منی آرڈر رسید یا پوسٹل آرڈر، یا نقد نامے حلوں کے ساتھ ہی، اسی لفافہ میں وصول ہونے لازمی ہیں۔

۳۔ تمام حل متعلقہ شمع معمے کے ساتھ ہی شمع میں شائع کی جانے والی تاریخوں پر مقررہ اوقات تک یا ان سے پیشتر دفتر شمع میں وصول ہو جانے چاہئیں۔ ڈاک سے حل بھیجتے وقت لفافہ پر متعلقہ شمع معمہ کا نمبر واضح طور پر لکھئے۔ حلوں کے وصول نہ ہونے، دیر سے وصول ہونے، ضائع ہو جانے یا گم ہو جانے کی صورت میں شمع کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

۴۔ ایک خانے میں ایک ہی صرف ایک حرف بھرنا ضروری ہے۔ بھ، پھ، تھ وغیرہ ایک ایک حرف ہیں۔ گ ر د ہ، ٹ وغیرہ ڈو ڈو، زیر زبر پیش، ء، ّ، اور مد کا کوئی خیال نہیں کیا جائے گا۔

۵۔ صحیح حل وہی ہو گا جو ایڈیٹر معمہ کے حل سے مل جائے۔ ایڈیٹر معمہ کا حل سربمہر لفافہ میں لائیڈز بنک لمیٹڈ دہلی میں محفوظ رکھا جاتا ہے۔ اس حل سے نہ ملنے والے ہر لفظ، یا کٹے پھٹے، یا تبدیل شدہ، یا پیچ کھچے گئے یا مٹائے گئے یا مشکوک یا نامکمل لفظ کی ایک غلطی شمار کی جائے گی۔ پہلا انعام بالکل صحیح حل بھیجنے والے شخص یا اشخاص کو دیا جائے گا۔ کوئی صحیح حل موصول نہ ہونے کی صورت میں پہلا انعام سب سے کم غلطیوں والے حل بھیجنے والے شخص یا اشخاص کو دیا جائے گا۔ اور بقیہ انعامات بھی نسبتاً زائد غلطی والے حل بھیجنے والوں کو دیئے جائیں گے۔

۶۔ ایک شخص ایک شمع معمے میں صرف ایک انعام یا اس کا کوئی حصہ حاصل کر سکتا ہے۔ مگر بڑے انعام کو چھوٹے انعام پر ترجیح دی جائے گی (سب سے زیادہ حل بھیجنے والے کا انعام اس پابندی سے مستثنیٰ ہے)۔ اگر انعامات کی تقسیم کے اعلان کے بعد کسی وقت کسی انعام کا کوئی اور حقدار پایا گیا یا کسی انعام پانے والے کی غلطیاں زیادہ پائی گئیں تو اس کی روشنی میں انعامات کی تقسیم میں اسی حساب سے ترمیم، اضافہ یا کمی کی جائے گی مگر انعامات کی روانگی کے بعد ایسی کوئی تبدیلی نہ ہو سکے گی، اور اس تقسیم کو قطعی اور ناقابل تغیر قرار دیتے ہوئے، ادا شدہ انعامات یا ان کے کسی بھی حصہ کے لئے کسی کا کوئی مطالبہ جائز تسلیم نہیں کیا جا سکے گا۔

۷۔ فیس داخلہ فی خاکہ ایک روپیہ (یا ایک شلنگ چھ پنس) ہے۔ اور ایک شمع معمے کے ایک وقت بھیجے گئے ہر تین خاکوں کی فیس داخلہ دو روپے آٹھ آنے (یا چار شلنگ) ہے۔ اس کے نام سے جتنے حل چاہیں بھیجے جا سکتے ہیں۔ ہر خاکہ کی فیس داخلہ بھیجنی لازمی ہے۔ یہ فیس داخلہ ہندوستانی یا برٹش پوسٹل آرڈر، شمع کے جاری کردہ نقد نامے یا منی آرڈر کے ذریعہ بھیجنی ضروری ہے۔ اور پوسٹل آرڈر، نقد نامے یا منی آرڈر کی رسید حلوں کے ساتھ منسلک ہونی لازمی ہے۔ ہندوستان اور دوسرے ممالک کے منی آرڈر اسی پتہ پر بھیجئے جس پر حل بھیجنے لازمی ہیں۔ پاکستان سے فیس بذریعہ منی آرڈر جاوید ایجنسیز، پوسٹ بکس نمبر ۴۸۱، رحمت بلڈنگ، بندر روڈ، کراچی کو بھیجنی ضروری ہے اور منی آرڈر رسید حل اور ٹوکن کے ساتھ دہلی بھیجنی لازمی ہے۔ منی آرڈر کرتے وقت کوپن پر یہ ضرور لکھ دیجئے کہ یہ شمع معمہ نمبر..... کے حلوں کی فیس ہے۔ ایک منی آرڈر یا پوسٹل آرڈر سے صرف ایک شخص کی طرف سے ایک نمبر کے شمع معمہ کی فیس بھیجئے۔ دفتر کے دوسرے شعبوں کی کوئی رقم اس میں شامل نہ کیجئے۔ پاکستانی پوسٹل آرڈر قبول نہیں کئے جائیں گے۔

۸۔ ماہنامہ شمع یا اس سے متعلقہ مطبوعات کا کوئی کارکن شمع معمے میں حصہ نہیں لے سکتا۔

۹۔ کوئی خاکہ جو ان شرائط یا شمع معمے کے ساتھ شمع میں شائع ہونے والی تمام ہدایات کی پابندی نہیں کرتا، غیر مستحق قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس طرح غیر مستحق قرار دیئے جانے والے کسی بھی خاکہ کی فیس داخلہ واپس نہیں کی جائے گی۔ اگر کسی کے ارسال کردہ خاکوں کے لئے ادا کردہ فیس ناکافی ہوئی تو اس کے کوئی سے خاکے غیر مستحق قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ اگر کسی کی ادا کردہ فیس اس کے بھیجے ہوئے خاکوں کے حساب سے زیادہ ہوئی تو ایسی زائد ادا کردہ فیس واپس نہیں کی جائے گی۔ شمع معموں میں شرکت کی یہ ایک واضح شرط ہے کہ شمع معموں سے متعلقہ تمام معاملات میں ایڈیٹر شمع کا ہر فیصلہ قطعی اور آخری ہو گا اور حل بھیجنے والا قانونی طور پر اس فیصلہ کا پابند ہو گا۔

۱۰۔ شمع معموں کی یہ شرائط مالک جناب شمع اور ہر حل بھیجنے والے کے درمیان ایک ایسے معاہدہ کی حیثیت رکھتی ہیں جو ہر حالت میں دہلی میں قرار پایا اور دہلی میں ہی مکمل طور سے عمل پذیر ہونا طے پایا۔ شمع معموں سے متعلقہ تنازعہ میں حق سماعت صرف عدالت ہائے دہلی کی عدالتوں کو ہے علاوہ کسی عدالت کو ان معاملات میں حق سماعت حاصل نہیں ہو گا۔

۱۱۔ ہر شمع معمے کے انعامات کی روانگی کے بعد اس کے لئے آئے ہوئے حل ضائع کئے جا سکتے ہیں۔ کسی شمع معمے کے کسی انعام کے مطالبہ کے سلسلہ میں کوئی دعویٰ دائر نہیں کیا جا سکے گا جب تک کہ اس مطالبہ سے متعلق پوری تفصیلات کی واضح تحریری اطلاع ایڈیٹر معمہ ماہ نامہ شمع کو اس معمے کے انعام پانے والوں کی فہرست کی شمع میں اشاعت کے پندرہ یوم کے اندر اندر اس فہرست کے ساتھ ہی چھپنے والی ہدایات کے تحت نہ دی گئی ہو۔ نیز کسی انعام کی ایک بار ادائیگی یا روانگی کے بعد اس انعام کی رقم کسی بھی شخص کو دوبارہ ادا کرنے کے لئے کوئی ذمہ داری نہ ہو گی۔ انعامات تقسیم ہو جانے کے بعد تقسیم انعامات کا ہر حل بھیجنے والا پابند ہو گا۔

حافظ محمد یوسف ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر نے پنجاب نیشنل پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر شمع پھاٹک حبش خاں دہلی سے شائع کیا

ROTARY CAMERA TEST CHART

AIIM X 113

IN

5 1/2 pt New Gothic a e g m 1 6 8 3 The Observer May Have Astig
5 1/2 pt Chelmsford c b n p 4 7 9 5 In Addition To Identifying The
7 pt New Gothic d r w j 8 0 2 1 Such A System, If No
7 pt Chelmsford t s u q 3 5 7 6 As The Reduction Is
9 pt New Gothic z f k v 8 3 0 5 Legibility
9 pt Chelmsford h i l y 8 3 0 5 The Exact

(The six lines above are printed eleven more times down the left column.)

220 mm

200 mm

AIIM

Association for Information and Image Management

(301) 587-8202

7 pt New Gothic d r w j 8 0 2 1 Such A System, If Not Properly Adjusted Or Assembled Or If
7 pt Chelmsford t s u q 3 5 7 6 As The Reduction Is Raised, It Will Become Progressively
9 pt New Gothic z f k v 8 3 0 5 Legibility May Be Judged By Scanning T
9 pt Chelmsford h i l y 8 3 0 5 The Exact Reflectance Of The White Sh
5 1/2 pt New Gothic a e g m 1 6 8 3 The Observer May Have Astigmatism That May Cause Two Equal Groups Of Par
5 1/2 pt Chelmsford c b n p 4 7 9 5 In Addition To Identifying The Condition Of A Particular Rotary Camera, These

CUT THIS SIDE AT DASHED LINE FOR NORTH AMERICAN 11" DIMENSION

CUT THIS SIDE AT DASHED LINE FOR METRIC A4 DIMENSION